



4051

RESERVED

M.A. LIBRARY, A.M.U.



PE4665







( الف )

ان کے از حالات ملا محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ مصنف کتاب انتخاب از کتاب اغصان الاربعہ مصنفہ  
مولوی ولی اللہ مرحوم فرنگی علی برادرزادہ کلام مرحوم

مولوی ولی اللہ مرحوم در کتاب خود سے اغصان الاربعہ میں لکھتا ہے کہ عم نامدار من ملا محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ وجودت ذہن کا  
در اہم قولیت معروف بود و در اہم تحصیل علم بر دیگر طلبہ عصر سبقت می برد و احدی در مقابلہ او سخن گفتن نمی توانست  
و بعد تکمیل حضور اساتذہ تدریس میکرد و طلبہ علم اساتذہ را گذاشتہ بخدمت او تحصیل میکردند و استفادہ میکردند خیریکہ  
نام می آید و جہرات ستادہ بلند گشتہ و در اطراف و اکناف آوازہ علم و فضل او شائع شدہ از آفاق مردم برای تحصیل علم ہر  
مجمع شدند و فراغ از تحصیل علوم کردہ بوطنہا می رشتہ و شاہ قزوین دائرہ علم و محیط عالم گشتہ میگوشید کہ ہر گاہ ملا محمد حسین علیہ الرحمۃ  
کہ استاد او بود از وطن لطیف ملک و بیگنہ رفتہ ملا محمد حسین علیہ الرحمۃ و جناب شاہ شاکر علیہ الرحمۃ حاضر شدہ سکا بہت  
رفتن ملا محمد حسین از وطن میان دور کہ شاہ موصوف خطاب می کردہ فرمود میان محمد حسین محمد بنیابی بود ان نام شاہ شاکر  
بجائہ بنشینید و در سہارہ باشند اعتبار شما درین ملک زیادہ از اعتبار ملا محمد حسین خواہد شد و بچنان اتفاق افتاد کہ  
حق تعالی در باطن اکثری از اہل ایمان از زمان مگر نہ ساختہ کہ مثل وی در سہارہ فضل نیست چنانچہ روزی در محفل وزیر الہام کلاں  
شجاع الدولہ بھادر مرحوم سید شاہ مراد علیہ الرحمۃ تذکور ملا محمد حسین کرد و در تہہ عالیہ در علم بیان پاختہ امیری قطع  
کلام کردہ مع ملا محمد حسین آغاز نمود و مرتبہ او را فوق مرتبہ ملا محمد حسین قرار دادہ سید شاہ مراد گفتہ کہ وی  
عزیز و تلمیذ ملا محمد حسین است امیر گفت غلط است او تلمیذ کسی نیست شاہ مراد خاموش ماند و گویند کہ آن امیر تفضی خان  
برنج بود و شاہ شاکر اسد کثر از ملا محمد حسین علیہ الرحمۃ فرمود کہ تفضی خان بد و نیازمند شاست و فی الواقع زیادہ  
از ارادت بخدمت و سے حاضر می شد و کمال خشوع و نیاز پیش می آمد اکثر علم علیہ الرحمۃ فرمود و بچنان کلام  
قدرت الہیست کہ مقام و مزون نیست صفت رزاقی او در بیان نمی آید ہر گاہ میخواند کہ کسی فائدہ از دست  
کسی بشود جب ریادہ دل آن شخص می اندازد و چنان فضل خود میفرماید کہ ہر امریکہ از عجب براسے او میشود میداند  
کہ از ان کس سے چنانچہ معاملہ من و تفضی خان ہمین قسم بودہ چون حق تعالی خواست کہ من از وسعہ فوائد  
و نیاز ویہ شوند و دل و سے انداخت کہ ہمہ کمال نظر و باطن در من مجتمع است و علم در محفل کہ میرفت تمامی  
اہل محفل فدائی می میشدند و نیازمند میگشتند و در ہر مہر کہ روی می نمود دشمن سبقت بروی نمی یافت و مقابل  
تقریر او احدی سخن گفتن نمی توانست چنانچہ فاضل خوش تقریر و تقریر و ادب بنظیر با عظمت و بیست بنظر نیامدہ از روزیکہ  
ہوش و اس در دست کردم و اکثر محفلہا کہ وی تشریف می برد ہمراہ میرفتم و گفتگوی ہر جنس از مردم کہ میکرد  
می شنیدم ہرگز کسی را ندیدم کہ در پلہ کلام او ہموزن شدہ باشد تا سبقت چہ رسد و این سخن از ان اہ  
نیکویم کہ او علم و استاد من بود فی الواقع چنین بود ہر کس کہ ویرا دیدہ باشد تصدیق این امر خواہد کرد

قل لا اِلهَ اِلاَّ هُوَ العَزِيزُ الرَّحِيْمُ

بِاَيِّ شَيْءٍ نَعْبُدُكَ يَا هُوَ الَّذِي هُوَ الْغَنِيُّ الرَّحْمَنُ

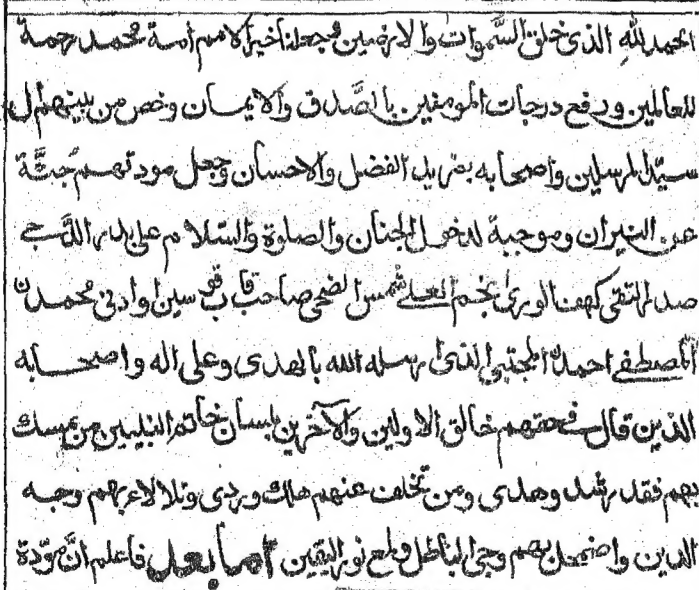
يَا اِيَّاهُ نَسْتَعِيْذُ

وَبِاِيَّاهُ نَتَوَكَّلُ

يَا اِيَّاهُ نَسْتَعِيْذُ وَبِاِيَّاهُ نَتَوَكَّلُ

وَبِاِيَّاهُ نَسْتَعِيْذُ وَبِاِيَّاهُ نَتَوَكَّلُ

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 یونانی فضل و احسان کا دار و کتب  
 میں نقل ہو گیا اور درج ذیل  
 سلام نازل ہوا  
 صدیق میرزا کا یہی ہے  
 یہاں سے لے کر  
 ان کے ہاں  
 اور ان کے ہاں  
 یہاں سے لے کر  
 ان کے ہاں  
 یہاں سے لے کر  
 ان کے ہاں

[illegible]

کتاب الاموال و مناقب علی (رضی اللہ عنہ)  
جلد دوم

ال سيد لكنا كذا من الايمان ولا بد المسلم من تعظيمهم باكرامان و  
 محبتهم بل الجنان ورعاية حقوقهم بالصدق والايمان واني في زمان  
 قد كثر فيه القيل والقال وكل العلماء وكثير الجاهل كل بضاعة اهل الزمان  
 الغشامة والجلال وقد كنت فوجا منهم وايمعهم من طاهر لقال من غير ان  
 يكون لهم الطماع على حقيقة الحال حتى يتسبون بالحسد والافتراء شاك الى  
 الخرج ولم يشاك الى ارفض لا يباون بذلك مع ان البهتان الكذب عن عليهم  
 الاثم عند الله ذلي جلال حتى من بين فضائل على يقولون انه ارفض ولا يفهمون  
 ما ارفض انما ارفض هو انكار الفضيلة والبعض من اصحاب الرسول لا يحببت  
 بال استول كما قال الشافعي رحمه الله لو كان ارفض حب الحمد فان شهد  
 التقليل ان شئ ارفض فالتسني ما يكون مشغوبا بحب النبي والا فهو  
 المنافق الشقي واللطائف ان اعدل التسني بحسب الحساب متساوية  
 حب على فمن لا يكون في قلبه حب على لا يكون معدا ودام التسني و

الله در هر سال یک بیت  
 سستی و شب علی را در باب  
 خابری خوار ابد می باشد  
 قل شتهر بین من عون ثمة

الالهي ساله انه لا يصح في كتب اهل السنة والجماعة فضائل العباد مناقب  
 علي الرضا ص ما دام الالهامي حتى سمعت هذا المقال من افواه بعض الرجال  
 فاملا قلبى بغيره الملال بغيره كالسنان في البقال قلت ما كنت اشم

انعام ہے اور انعام نہیں بنانا ہے  
بڑی اور کچھ سے اور اندک زندگی یہ قسم  
در دناک ہوتا ہے زندگی ترسنا  
سنان کے بچنے سے ہوا میں ہے  
لال سے بچنے سے ہوا میں ہے  
زبان سے بچنے سے ہوا میں ہے  
کونین سے بچنے سے ہوا میں ہے





[illegible]







[illegible]

قال الله تعالى من يقترف حسنة ننزهه فيها حسنا ولا نترك هذا الأمر العظيم بل نحن المأعنى اللئيم ونترك السنة بخوف الاتهام بالبدعة بل يحجب	كما الجواب الشافعي عند تمامه الرضى الرفض يئى ولا اعتقاد خير امام وخير هاد فالتمس الرضى العباد
قالوا ترضيت قلت كلا ما توليت من غير شك ان كان حب الولى رضى ومدحهم عين مدح المادح كونا	

عاملاً بالسنة كما ترجم هذا المعنى بالفارسية بعض العلماء من أهل  
السنة والجماعة أبيات جاثي قيس **رحم** ما في ابل بيت **رحم**

مدحت خویش تن کند یعنی  
 و ز خدا یم بود امید و هراس  
 نیست از طعن کج نهادم پاک  
 دشمن خصم بد خصا او یم  
 رخت من از دکان ایشانست  
 گشت روشن چراغ من زین بیت  
 کان منهم ولا اخاء للکم  
 لا یخافون لومة الاثم  
 کے ترکیب منافقان ترسم

[illegible]

نصف نصف و ہر ایک  
اور فی جہت اور فی کسب  
نصف نصف و ہر ایک

روشنی اهل عرفان است  
روشنی فرضی است بزرگی و غنی

رفض گریست حب آل نبی  
ویندرج تاریخ ایلین هذا ائمه

من الصلوات الأخيرة هذه الاستغاثة الجميلة لبعض الصلوات

موسیب ایہ کلام اللہ  
کرد قضیت از غایت حق  
گل تار میخ و اور جوئے

وز حدیث شریف سرور دین  
خوش کنایه بهر اهل تقوی  
هست در باغ میوای کتب

اللهم اجعل هذه الرسالة مشهورة بين الصغار والكبار والفقير الغني  
النهار ومقبولة عند الاميرار وهادية للاشرار انما الاعمال بالنيات  
ولكل امرء ما نوى والما مول من الناظرين ان لا يشعروني في دعائهم اني  
وما توفيقي الا بالله رب الارباب وعليه اتوكل في كل باب انه ليس  
والفاتح لخلق الارباب ربنا افزع بينا وبين قومنا بالحق وانت خير القانتين  
امين يا رب العالمين وصلى الله على خير خلقه محمدا واله وصحبا  
جميعين جهنك يا رحمن الرحيم

این رساله ایست موجز و مختصر در بیان احوال سید البشر و ائمه اثنا عشر  
و سیلمه النجات فی مناقب آنحضرت شتعل است بر مقدمه و دوازده  
باب خاتمه مقدمه در بیان احوال سید البشر و وجوب مودت او لاده الاطهر  
شفیعان روز حشر و دوازده باب هر باب در احوال هر یک از ائمه اثنا عشر

[illegible]

باوجود اس کے کہ اس وقت کے مسلمانوں نے  
 اسلام کو ایک نیا مذہب قرار دیا تھا اور  
 اس کے پیروں کو مسلمانوں کے طور پر  
 تسلیم کیا تھا، مگر ان کے خیال میں  
 اسلام ایک نیا مذہب نہیں تھا بلکہ  
 یہ صرف ایک نیا نام تھا جس کے  
 پیچھے وہی پرانے عقائد اور  
 رسوم و رواج چھپے ہوئے تھے۔  
 ان کے خیال میں اسلام صرف ایک  
 نیا لباس تھا جس کے اندر وہی  
 پرانے عقائد اور رسوم و رواج  
 چھپے ہوئے تھے۔ ان کے خیال میں  
 اسلام صرف ایک نیا نام تھا جس  
 کے پیچھے وہی پرانے عقائد اور  
 رسوم و رواج چھپے ہوئے تھے۔

[illegible][illegible]





اور سب عزت اخلاق  
درست سوختہ دل غم الاثر کے ہو کر  
علی ایوانِ عظمیٰ عزت اور بلند پای  
اس سے اس پر فضائل ہو اور یقین  
ان حضرت کے بارگاہ سے توفیق  
جو نقص کو راہ دین کی سے چھوڑا

شب روشن بود که در و کله تاس

شب میلاد محمّد چه شبی روشن بود  
که و شام چه گز مشرق و مغرب شن  
همه آفاق را انوار منور گشتند  
چون ز گنجینه اعطاء مددش کوثر شد  
عاقبت بر فلک عز و علاها سازد  
هرگز از هیچ سموئے نه پذیرد خشکی  
هرگز از منزل مقصود بجای نمی رسد  
اللّٰهُ اعلم که از دنیا و دین جمعه را

جس کے سب سے پہلے  
 اس شاہ کے سپرد اور والدہ کے  
 اس کے والد علیہ الرحمہ کی تحقیر  
 وہاب بن عبد مناف کا موجب  
 نبی کریمؐ کی تحقیر کا موجب  
 کہ نبی کریمؐ کی تحقیر کا موجب  
 ابن عبد المطلب ابن ہاشم کے  
 ساتھ قحط میں کہ وہ پیش قدمی کے  
 ساتھ قحط میں کہ وہ پیش قدمی کے  
 ساتھ قحط میں کہ وہ پیش قدمی کے  
 ساتھ قحط میں کہ وہ پیش قدمی کے

ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ میں ایک کھنڈی لے کر اس میں سے پانی پیتے اور فرماتے کہ یہ پانی میرا ہے۔  
 ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ میں ایک کھنڈی لے کر اس میں سے پانی پیتے اور فرماتے کہ یہ پانی میرا ہے۔  
 ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ میں ایک کھنڈی لے کر اس میں سے پانی پیتے اور فرماتے کہ یہ پانی میرا ہے۔







و ده یک جگم که در سبب بدین کار از مشهور  
سایبانچ با جده ریاست بکرین منتهی اوجین  
تو دران و هم سالن از ریاست بر خج  
مستمر که در این ایجابی و می شود که  
و در یک مینا و بان که در سبب بدین  
مستمر که در این ایجابی و می شود که  
و در یک مینا و بان که در سبب بدین  
مستمر که در این ایجابی و می شود که

[illegible]





[illegible]

لے اشد الا کر دوس سے جوعلی سے  
والا کر کے اور عداوت کر دوس سے جو  
علی سے عداوت کر کے اور دوس سے جو  
اوسکی جوعلی کی عداوت کر کے اور دوس سے جو  
خوار کر دوس کی جوعلی کی عداوت کر کے  
اور عداوت کر دوس سے جو علی سے  
اور ادا دوس سے جو علی سے  
گیا عداوت کر دوس سے جو علی سے  
پانی کی عداوت کر دوس سے جو علی سے  
کر دوس سے جو علی سے

در حق علی بن ابیطالب فرمود من کنست مولاة فعلی مولاة اللهم وال من والاه وعاد من عاداه  
والفر من نصره واخذل من خذله وحجرات آنحضرت از شمار بیرون و از حد افر و نست  
و کتب مطوله بسطوطه و احادیث و توارخ مسطور است و در سال یازدهم آنحضرت  
مرض گشت و وفات یافت و درین سال سیه اسامه بن زید است که آخر عزت  
و سرایا است که او را روز دوشنبه بیست و ششم ماه صفر سنه یازدهم از هجرت بجانب  
ابن بضم حخره و سکون موحد که از دیار روم است و قتل پراو بود و در سیه  
موت امیر ساخت و حکم فرمود که در رفتن تعقیب نماید که روز چهارشنبه بیست و ششم ماه صفر  
آنحضرت را عرض کرد و در عرض غرض گشت روز دیگر با وجود مرض بدست مبارک خود  
لواک براسه او عقد نمود و فرمود اعراسم الله فی سبیل الله فقاتل من کفر بالله پس  
اسامه را گرفت و بیرون رفت و حکم آنحضرت چنان صادر شد که اعیان مهاجرین شل  
ابوبکر و عمر و عثمان و سعد ابی وقاص ابو عبیده الجراح و غیر جمعی الله عنهم همراه اسامه  
باشند مگر علی مرتضی را فرمود که همراه نکرده و این معنی بر خاطر بعضی مردم گران آمد خاطر  
مبارک رسول خدا صلی الله علیه و آله بخیزه شد و غضب و آرد و در بعضی روایات  
آمده که گفت لعن الله من تخلف عن حبشیل اسامه و روز دیگر سنه یازدهم از هجرت اسامه  
برای خدمت نزد آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم آمد مرض آنحضرت چنان غایت  
که محال تکلم بداشت و اسامه بلاشکر گاه رفت صبح روز دوشنبه باز آنحضرت را خفته  
در مرض محال شده بود اسامه را و ادع نمود و فرمود اعراسم الله فقاتل من کفر بالله

رسول خدا کو از ع ہے اسلام پلے  
 ہوں اونی والدہ الامین سے ملا دی  
 قریبا عباد کو رنج کا رادہ کیا  
 شفیق ہوئی اسلام کو خفت کیا اور  
 عطا کر دے شہنشاہ کیا اور  
 کہان نہ کر سکتے تھے خود کو کچھ  
 سلم فرمے خود کا اس قدر غالب تھا  
 جو میں اسلام حضور کا رخصت ہو گیا  
 شکرین بنا دے خود کو رخصت ہو گیا  
 کہ فرمایا الفت کہ اسلام پلے  
 کہ فرمایا اور بعض راہ دیا تین میں پر  
 کہ فرمایا اور بعض راہ دیا تین میں پر











وقت بیست و نهم در روز یکشنبه  
 از مسجد مبارک جادوئی در کعبه مبارک  
 در وقت بیست و نهم در روز یکشنبه  
 از مسجد مبارک جادوئی در کعبه مبارک

و گریه فاطمه و سیدہ آنحضرت اورا کہ تو بیشتر لاتی میشودی این و تو سید سنا و جنت خواهی بود  
 درین وقت آمد و گفت بار خدا یا ویرا در مفارقت من صبر کر امت فدای فاطمه  
 سلام اللہ علیہا گفت و اگر یافرمود آنحضرت صلعم نیست هیچ کرب و اندوه بر پدر  
 تو بعد از امر و زینب کرب و اندوه بسبب شدت کم و صعوبت وجع بود و بواسطہ  
 قشر جسمانی و تعلقات کہ لازم بشریت است انگاه فاطمہ را فرمود کہ سپران خود پیش  
 آرس فاطمہ حسین را علیہم السلام پیش آنحضرت صلعم اللہ علیہا آہ و سلم آورد  
 چون او را بدین حال دیدند گریہ آغاز نہادند و چنان گریہ و زاری کردند کہ از گریہ  
 ایشان ہر کہ در خانہ بود بگریست آنحضرت صلعم ایشان را بپوسید و بپوشید و بآ  
 تعظیم و احترام و محبت ایشان صحابہ و تمامہ امت را وصیت فرمود و در روایتی  
 آمدہ کہ آنہا در حجرہ بودند نیز گریستند و چون آواز گریہ ایشان بگوش حضرت رسید  
 آنحضرت صلعم نیز بگریست ام سلمہ گفت یا رسول اللہ ذنب گذشتہ و آئینہ تو منقور  
 گشتہ موجب گریہ نیست فرمود صلعم گریہ من برائے رحم و شفقت بر امت است کہ آیا  
 بعد از من حال ایشان عجبی خواہد رسید بعد از ان عائشہ رضی اللہ عنہا پیش رفت و گفت  
 یا رسول اللہ چشم بکشاے و در من نگاہ کن و وصیت فرماے حضرت صلعم چشم بکشا  
 و گفت اے عائشہ من نزدیک شود فرمود کہ ویر و ز کہ وصیت کردہ ام وصیت ہما  
 باید کہ بموجب آن عمل کنی و حفصہ نیز پیش رفت و بدستور سے کہ با عائشہ مکالمہ فرمود  
 با حفصہ نیز گفت و تمامہ زواج مطلات را وصیت کرو بعد از ان فرمود و برادر من

و سیدہ زینب کبریہ را وصیت فرمود  
 و سیدہ زینب کبریہ را وصیت فرمود  
 و سیدہ زینب کبریہ را وصیت فرمود  
 و سیدہ زینب کبریہ را وصیت فرمود

و سیدہ زینب کبریہ را وصیت فرمود  
 و سیدہ زینب کبریہ را وصیت فرمود  
 و سیدہ زینب کبریہ را وصیت فرمود  
 و سیدہ زینب کبریہ را وصیت فرمود

علی را بیارید علی بیاید و بر بالین حضرت نشست و سر مبارک را بر زانوئے خویش نهاد  
 آن سر و صلم فرمود اے علی فلان یہودی پیش من چندین مبلغ داد کہ زو سے ہر اے  
 لشکر خیر اسامہ بقرض گرفتہ بودم ز نہار کہ قرض و را از دہ من ادا کنی و فرمود اے علی تو  
 اول کسے خواہد بود کہ در لب حوض کوثر من برسی و بعد از من مکر و ہات تبو خواہد رسید  
 باید کہ لتنگ نشوی و صبر کنی و چون بنی کہ مردم دنیا اختیار کنند باید کہ تو آخرت اختیار  
 کنی و در روایتی آئکہ فرمود و ہات و صحیفہ پیار تبار اے تو و صحیفہ نبویسم علی گوید پیغمبر  
 کہ تا من اسباب کتابت را متہا سازم آنحضرت از دنیا نقل کنند و من بدولت و وصیت  
 وی ز رسم فتم یا رسول شد و وصیت کہ من خواہی کن کہ من یاد گیرم فرمود الصلوٰۃ و ما  
 ملکت یا لکم در روایتی آئکہ گفت اللہ اللہ فیما ملک البسوا ظہور ہم و شہدوا بطونہم  
 و النیوالہم القول علی قضی گوید کہ حضرت با من سخن میگفت و آج ہن سے میں سیرید  
 پس حال یہ دے متغیر شد و زنان از پس پردہ بطاقتی بینمود و من نیز تھل آن  
 نداشتم کہ ویرا بین حال بنم فتم لے عباس مراد ریاب عباس مدو یا یکدیگر میر بخوابیم  
 ذکر ہذا کہ فی روضۃ الاحباب و مدارج النبوة و ہر گاہ کہ ملک الموت روح  
 اطہر ویرا صلم قبض کرد و با علی علیہ السلام برگشت و امجدہ و ارسول رب العالمین از  
 علی ابن ابیطالب منقول ہست کہ گفت از جانب آسمان آواز و امجدہ مے شنیدم  
 در وایت کردہ شدہ ہست از ام سلمہ کہ گفت آدم من دوست برسدینہ آنحضرت  
 روز یکہ وفات یافت نام دم پس نشست بر من چند جگہ طعام بخورم و وضو میکنم و میرود

یوئے مشک از دست من و بخت رسیده که چون آنحضرت علت کرد فاطمه زهرا اگر یکروز  
 وزاری نمود و گفت یا ابتاه دعوت حق را اجابت فرمودی و ابتاه بخت الفردوس  
 نزول نمودی و ابتاه خبر مرگ ترا بخیبر بیل که رساند و ابتاه بعد از تو وحی بر که فردا آید  
 و جبرئیل بر آکے آید خداوند ارواح فاطمه را بروح او صلعم برسان بار خدا یا مریه بیدار  
 رسول خویش قرین گردان بار خدا یا مریه از خواب حبیب خویش بیدار و غیب مدار  
 و در روز قیامت از شفاعت او محروم گردان و گویند بعد گشتن آنحضرت صلعم  
 فاطمه زهرا را کسے خندان ندید و آورده آمد که صحابه بعد از وفات آنحضرت صلعم  
 سر آید و حیران گشتند و بر علی مرتضیٰ علیه السلام طاری گشت که طاقی جنبین نداشت  
 و ابو بکر در خانه خود بود در محله سبخ از عوالی مدینه بعد از وفات رسول خدا صلعم آمد و تفریه  
 و تسلیه اهل بیت بجا آورد و گفت کار غسل و تجوین و تکفین تعلیق بشما دار و شما یان قیام  
 نمایند و خود با اکابر مهاجرین و انصار یک پیغمبر بنی ساعده به قرار دادن امر  
 خلافت رفت و مشغول بخلافت شد چرا که آنحضرت در ایام مرض فرموده بود که غسل  
 دهند مرا و ان اهل بیت من را بر علی مرتضیٰ و عباس آنحضرت را بر سینه خویش  
 گرفته غسل میداند شقران و اسامه اب بنیریت مند و فتم در گرد ایندن و سه از  
 پہلو به پہلو سے اعانت و اندا و علی مرتضیٰ مدینوند و ان غیب نیز در ان امر اعانت  
 واقع میشد چنانچه پنداشتند که خود دستے بر دستے دیگر میگردد و چشمهاے هم بسته بود  
 و بیفت قریه از آب بر عرس بفتح عین و هم آن و سکون را و مدین محله که چاہے است

روایت کنی که آنحضرت صلعم در روز وفات فرمود که غسل من را بر علی مرتضیٰ و عباس آنحضرت را بر سینه خویش  
 گرفته غسل میداند شقران و اسامه اب بنیریت مند و فتم در گرد ایندن و سه از پہلو به پہلو سے اعانت و اندا و علی مرتضیٰ مدینوند و ان غیب نیز در ان امر اعانت  
 واقع میشد چنانچه پنداشتند که خود دستے بر دستے دیگر میگردد و چشمهاے هم بسته بود و بیفت قریه از آب بر عرس بفتح عین و هم آن و سکون را و مدین محله که چاہے است

روایت کنی که آنحضرت صلعم در روز وفات فرمود که غسل من را بر علی مرتضیٰ و عباس آنحضرت را بر سینه خویش  
 گرفته غسل میداند شقران و اسامه اب بنیریت مند و فتم در گرد ایندن و سه از پہلو به پہلو سے اعانت و اندا و علی مرتضیٰ مدینوند و ان غیب نیز در ان امر اعانت  
 واقع میشد چنانچه پنداشتند که خود دستے بر دستے دیگر میگردد و چشمهاے هم بسته بود و بیفت قریه از آب بر عرس بفتح عین و هم آن و سکون را و مدین محله که چاہے است

روایت کنی که آنحضرت صلعم در روز وفات فرمود که غسل من را بر علی مرتضیٰ و عباس آنحضرت را بر سینه خویش  
 گرفته غسل میداند شقران و اسامه اب بنیریت مند و فتم در گرد ایندن و سه از پہلو به پہلو سے اعانت و اندا و علی مرتضیٰ مدینوند و ان غیب نیز در ان امر اعانت  
 واقع میشد چنانچه پنداشتند که خود دستے بر دستے دیگر میگردد و چشمهاے هم بسته بود و بیفت قریه از آب بر عرس بفتح عین و هم آن و سکون را و مدین محله که چاہے است

[illegible]

در شهرته شمال برینیه طیبیه بر مسافت نصف میل ششستہ آنحضرت صلعم را سه بار  
بآب خالص آب برگ کنار و آب کافور و روایت کرده شده است که جمع شد آن بوقت  
غسل زیر پلکها سه و گویان آنحضرت صلعم میلید و بر میداشت علی مرتضی آن آب  
را بر زبان خود و فرموده که از اینجا بود که کثرت علم و قوت حفظ من و چون تمام شد  
غسل جنوط کرد و نزد مساجد و مفاصل شریفین را دو نیمه کرد و ندعو و را سه بار  
پس بر داشتند و ندا ندید بر سر بر آورده است که علی مرتضی علیه السلام مقدار سه  
مشاک و جنوط بفرزدان خود سپرده بود و وصیت کرد که این را در کفن من بکار برید  
که رضا که جنوط رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم اما تکفین آنحضرت در سه جامه سفید  
سجونی بود و سجونی بفتح سین منسوب بسجون بمعنی قصار و این روایت شهر و اکثر است  
و میگویند که منسوب است بسجول که نام ویه است از زمین و بضم سین نیز آمده است  
منسوب به سجول صحیح مجمل بمعنی جامه سفید و نمیشد مگر از پنبه و در حدیث دیگر آمده و من  
از سفت بضم کاف و سکون را و ضم سین بمعنی پنبه است و بعضی بضم سین نیز نام  
قریه گفته اند و در روایتی دو جامه سفید بود و بر دیوانی و از حاکم آورده که گفت  
متواتر شده اند اخبار از علی بن ابی طالب و عباس و غیره در تکفین  
آنحضرت در سه جامه که نیست در سه قمیص و عمامه و اختلاف است در معنی  
این قول که نیست در سه قمیص و عمامه ظاهر عبارت در آن است که در کفن آن  
حضرت قمیص و عمامه نبود و اصلاً و یا آنکه کفن کرده شد در سه جامه خارج از قمیص و عمامه

[illegible]

دو غنیمت کو دفات فرمایا اور یہ غنیمتیں  
اسی وجہ سے دُفعین بن تاخیر ہوئی  
گروہ کو کون کے گناہ پر جو بعد  
بعد انصاف سے بعد گروہ کے  
پہلے بعد ان کے گناہ پر جو  
بنی اسماعیل کے گناہ پر جو  
مناز حضرت علیؓ رسالت سن  
اور ایک روایت میں کہ  
مات بن ثمار سے  
اسلام سے



[illegible]

[illegible]



دران صحیح ہے

وینیک  
بہار وینیک بیچ اولیٰ اور  
دوسری بیچ اولیٰ اور  
تیسری بیچ اولیٰ اور  
چوتھی بیچ اولیٰ اور  
پنجمی بیچ اولیٰ اور  
ششمی بیچ اولیٰ اور  
ہفتمی بیچ اولیٰ اور  
آٹھویں بیچ اولیٰ اور  
نواں بیچ اولیٰ اور  
دسویں بیچ اولیٰ اور

اور زمری کے نزدیک شمشیر کے زور سے زخمی ہو کر مر گیا اور اس کے خون کا قطرہ زمین پر پڑا اور اس کے خون کا قطرہ زمین پر پڑا اور اس کے خون کا قطرہ زمین پر پڑا

ازبر ابن عازب آورده گفته بود رسول خدا خوب روئے و خوش روئے ترین مردم  
 و در حدیث ابی ہریرہ آمدہ کہ نزدیک من پنج چیز بہتر از پیغمبر اکرم حسن و سہ ازی  
 ہمہ اشیاء فائق بود و کفایت چنان روشن و تابان بود کہ گویا سیر میکند آفتاب در رو  
 و سلم و در حدیث دیگر آمدہ کہ چون میدیدی تو روئے او را میدیدی کہ  
 گویا آفتاب طلوع میکند شمس تاشب نیست روہستی را و آفتابے چو تو ندارد  
 یاد و فرمود رسول خدا اما لیل و نخی یوسف اصبح و فرق است میان یوسف و رسول خدا  
 کہ صباحت صفت یوسف بود و ملاحظہ کہ در دیدن خوش روئے آید و در دل جا  
 کند و لذتین کرد و صفت محمد صلم است و در کہ این صفت ذوق است  
 و وصف آن بہ بیان رہت نیاید چنانچہ گفته است **صلی** شاہد آن  
 نیست کہ موئے و میان دارد و بندہ طلعت آن با شکر آنے دارد  
 و در بعضی احادیث تشبیه و جہ شریف بہ قطرہ و رقع شدہ بود رسول خدا کہ چون  
 شکنجے افتاد و در جبہ مبارک روئے روشن میشد و میدرخشید گویا کہ پارہ قرص است  
 و بود آنحضرت بزرگ چشم دراز مرغان و سیاہی چشم روئے بہ سرخی مینزد و نزدیکی  
 سفیدی چشمش بہ سرخی مینزد و در بعضی روایات آمدہ کہ نیک سیاہ چشم بود چنان  
 آنحضرت گویا کہ سرخ شیدہ است و میدید و در تاریکی چنانچہ میدید و در روشنائی و بود  
 تمام الاذنین و بود کشادہ پیشانی متصل ابرو و بار یک ابرو و کمان ابرو و بلند بینی و آفتاب  
 سیکر و سخن را ختم میکرد و کج و مان سخن از زبان شریف تمام کمال برآمد و شکستہ و ناقص

اما یوسف و رسول خدا  
 در حدیث دیگر آمده که چون میدیدی تو روئے او را میدیدی  
 گویا آفتاب طلوع میکند شمس تاشب نیست روہستی را و آفتابے چو تو ندارد  
 یاد و فرمود رسول خدا اما لیل و نخی یوسف اصبح و فرق است میان یوسف و رسول خدا  
 کہ صباحت صفت یوسف بود و ملاحظہ کہ در دیدن خوش روئے آید و در دل جا  
 کند و لذتین کرد و صفت محمد صلم است و در کہ این صفت ذوق است  
 و وصف آن بہ بیان رہت نیاید چنانچہ گفته است **صلی** شاہد آن  
 نیست کہ موئے و میان دارد و بندہ طلعت آن با شکر آنے دارد  
 و در بعضی احادیث تشبیه و جہ شریف بہ قطرہ و رقع شدہ بود رسول خدا کہ چون  
 شکنجے افتاد و در جبہ مبارک روئے روشن میشد و میدرخشید گویا کہ پارہ قرص است  
 و بود آنحضرت بزرگ چشم دراز مرغان و سیاہی چشم روئے بہ سرخی مینزد و نزدیکی  
 سفیدی چشمش بہ سرخی مینزد و در بعضی روایات آمدہ کہ نیک سیاہ چشم بود چنان  
 آنحضرت گویا کہ سرخ شیدہ است و میدید و در تاریکی چنانچہ میدید و در روشنائی و بود  
 تمام الاذنین و بود کشادہ پیشانی متصل ابرو و بار یک ابرو و کمان ابرو و بلند بینی و آفتاب  
 سیکر و سخن را ختم میکرد و کج و مان سخن از زبان شریف تمام کمال برآمد و شکستہ و ناقص

و در حدیث دیگر آمده که چون میدیدی تو روئے او را میدیدی  
 گویا آفتاب طلوع میکند شمس تاشب نیست روہستی را و آفتابے چو تو ندارد  
 یاد و فرمود رسول خدا اما لیل و نخی یوسف اصبح و فرق است میان یوسف و رسول خدا  
 کہ صباحت صفت یوسف بود و ملاحظہ کہ در دیدن خوش روئے آید و در دل جا  
 کند و لذتین کرد و صفت محمد صلم است و در کہ این صفت ذوق است  
 و وصف آن بہ بیان رہت نیاید چنانچہ گفته است **صلی** شاہد آن  
 نیست کہ موئے و میان دارد و بندہ طلعت آن با شکر آنے دارد  
 و در بعضی احادیث تشبیه و جہ شریف بہ قطرہ و رقع شدہ بود رسول خدا کہ چون  
 شکنجے افتاد و در جبہ مبارک روئے روشن میشد و میدرخشید گویا کہ پارہ قرص است  
 و بود آنحضرت بزرگ چشم دراز مرغان و سیاہی چشم روئے بہ سرخی مینزد و نزدیکی  
 سفیدی چشمش بہ سرخی مینزد و در بعضی روایات آمدہ کہ نیک سیاہ چشم بود چنان  
 آنحضرت گویا کہ سرخ شیدہ است و میدید و در تاریکی چنانچہ میدید و در روشنائی و بود  
 تمام الاذنین و بود کشادہ پیشانی متصل ابرو و بار یک ابرو و کمان ابرو و بلند بینی و آفتاب  
 سیکر و سخن را ختم میکرد و کج و مان سخن از زبان شریف تمام کمال برآمد و شکستہ و ناقص



بیان شیخان و فضیلت ایشان و در بیان  
 او و در بیان او و در بیان او و در بیان او  
 او و در بیان او و در بیان او و در بیان او  
 او و در بیان او و در بیان او و در بیان او

و گریه میکردند و در وایت ام مانی آن که چون آنحضرت بکفر قدم آورده بود و در  
 چهار گیسو بافته بود و لحیه شریف آنحضرت انبوه بسیار موسی و فرجه بود و پیریکر و سید  
 مبارکش را و در طول لحیه حدیث معجزه نظر نیامده و در وظائف الهی گفته که لحیه شریف  
 چهار انگشت بود یعنی با پنجه در بود از دست خلقت که دراز و کم نمیشد و می برید و  
 میکرد و سبقت را و فرمود نیست از ما کسی که بر سبقت را اکثر علمای ائمه که آنحضرت  
 خضاب نکردند و اگر رسیده بود پیری آنحضرت بسبب خضاب و در تمام سر و لحیه  
 مبارک مویها سفید بخت رسیده بود و چون اربابان میکردند پوشیده میشد  
 پیری و نمایان نمیشد و مویها سفید و در حدیثی آن که بود و گردن رسول خدا سفید  
 گوید که ریخته شده است از سیم و امین شانه است آنحضرت پس کم داشت و هموار  
 سینه و کشاده بود و دستوی ابطن بود و از فوق سینه تا ناف خطی از موسی بود  
 پاریک و برهنه از موسی هر دو پستان بودند و هر دو ذراع و هر دو باز و هر دو  
 دوش و بالا سینه و ساقهای مویدار بودند و در بعضی روایات اجر و آن  
 یعنی برهنه از موسی بود اما عاده یعنی موسی ز بار در بعضی احادیث آمده که خلق  
 میکرد و در بعضی آمده که نوره میکرد و حدیثی بجانب ضعیف است و حدیثی خلق  
 ضعیف تر نه افی مدارج النبوة و بعلها و تشریف میفرماید که سائرین بودند و گوشه کار و می  
 هر که رسول خدا در گرفت آنکس خود گوشه میافتد و بعضی نقل میفرماید که در حدیثی شریف  
 واقع گشته یعنی میکند موسی بغل را و در میان دو شانه آنحضرت خاتم نبوة بود و کتوب

و آن که در حدیثی از فضیلت ایشان  
 و آن که در حدیثی از فضیلت ایشان  
 و آن که در حدیثی از فضیلت ایشان  
 و آن که در حدیثی از فضیلت ایشان

او و در بیان او و در بیان او و در بیان او  
 او و در بیان او و در بیان او و در بیان او  
 او و در بیان او و در بیان او و در بیان او







[illegible]

صفیہ بنت حبیب از بنی النضر و آنکه مردن در آنحضرت و کس خدیجه و زینب المکین  
و وفات آنحضرت از دزدان بود و خلاف نیست در آنکه اول زنی که تزویج کرد  
او را آنحضرت خدیجه است و تزویج نکرد و آنحضرت صلعم بر دوش هیچ زنی را  
ناتر داد و این یازده زن است که آنحضرت ایشان را خواستنه و یا ایشان  
زفاف کرد و از بعضی ایشان اولاد بوجود آمد و از پنجاه خدیجه و زینب بنت  
خریمه در حیات آنحضرت از دنیا رفته و نه باقی بعد از حضرت وفات یافته  
و جماعه دیگر از نسای مذکور است یا زیاد که بعضی را تزویج نموده و زفاف  
نکرده و پیش از دخول مفارقت نمود و بعضی را خطبه کرد و خواستگاری نمود  
اما تزویج نکرد و بعضی از آن تزویج کرد و در وقت تنحیه که یا ایها البنی قل  
لا زاد لک ان کنتم ترون الحیوة الدنیا و زینبها الایه از جمله آنحضرت بدر رفتند  
و اما سدری آنسر و صلعم چهار بودند اول ماریه بنت شمعون قطی که مقوقس  
قطی صاحب مصر و الی اسکندریه بر اے آنحضرت پیشکش فرستاده بود و آن  
ام ابراهیم بود و دوم رکانه بنت زید بن عسر و بعضی گفته اند بنت شمعون  
از سیبایه بنی النضر و بقولے از بنی قریظہ و الاوّل اظہر و طی میگرد آنحضرت  
او را بمکه مین و بعضی گفته اند که از او کرد و تزویج نمود و در محرم سال ششم از  
هجرت و وفات یافت پیش از وفات آنحضرت و وقت رجوع آنحضرت الی مدینه  
دو فن کرده شد به یقین و دیگر گشت خیر بود و جمیع که از بعضی سیبایه یا آنحضرت

مبارک ہو اور اجازت کے اندر سے  
 انکی دل برداشتہ اور کلمے حسن و بزم  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 اور کلمہ شریف میں اور  
 ان کے تمام مین اور بزم کے  
 بزموں سے حضور کے سامنے  
 وفات کی اور ان کی حقیقت  
 حاضر حضور نے انکی حقیقت  
 حاضر حضور نے انکی حقیقت  
 حاضر حضور نے انکی حقیقت

رسیده و دیگر کسی که بود که زینب بنت جحش شش پسر بخشیده بود اما اولاد کرام  
 آنحضرت چهار انچه اتفاق کرده شده است بر ایشان شش اند و پس قاسم  
 و ابراهیم و چهار و هتر زینب رقیه و ام کلثوم و فاطمه و در غیر ایشان اختلاف است  
 بعضی طیب و طاهر نیز شمرده اند پس جمله هشت باشند چهار و کور و چهار پاش  
 و بعضی میگویند که غیر ابراهیم و قاسم عبد الله است که یکصد و نوزده عالم هفت  
 و طیب و طاهر لقب عبد الله است هجده تولد و در عهد اسلام و اکثر اهل علم  
 انسای برین آمده و اقطبی گفت که این قول اثبت است پس مجموع هفت  
 باشند و کور و چهار اناث و انچه مشهور است در عیال و بر زبانها میگوید این  
 کلام است و در و ابراهیم از و اقطبی حکایت کرده که طیب و طاهر غیر  
 عبد الله اند پس و کور و پنج تن باشند و مجموع نه و از بعضی مردم نقل کرده شده  
 که طیب و طیب از یک شکم مولود اند و طاهر و طاهر از یک شکم و دیگر پس هم  
 یازده باشند و از بعضی منقول است که زائیده شده بر اس آنحضرت  
 پیش از بعثت پس که نام کرد و او را عبد مناف پس مجموع و نوزده و شش  
 که همه زائیده شده اند در اسلام غیر عبد مناف گفته است ابن اسحق که زائیده  
 شده اند همه غیر ابراهیم پیش از اسلام و وفات یافتند در اسلام و در  
 یافتند و حالت ارتضاع و در بعضی اقوال عبد الله بعد از نبوت مولود شده  
 و اختلاف کرده اند در کسب اولاد آنحضرت و ترتیب ایشان و اولاد پس

نصف و عرض که از تفریق ملکیت  
 و در بعضی از اینها اختلاف است  
 و در بعضی از اینها اختلاف است  
 و در بعضی از اینها اختلاف است  
 و در بعضی از اینها اختلاف است

و در بعضی از اینها اختلاف است  
 و در بعضی از اینها اختلاف است  
 و در بعضی از اینها اختلاف است  
 و در بعضی از اینها اختلاف است

و در بعضی از اینها اختلاف است  
 و در بعضی از اینها اختلاف است  
 و در بعضی از اینها اختلاف است  
 و در بعضی از اینها اختلاف است

و در بعضی از اینها اختلاف است  
 و در بعضی از اینها اختلاف است  
 و در بعضی از اینها اختلاف است  
 و در بعضی از اینها اختلاف است

بعضی گفتہ اند کہ اکبر اولاد و صلح تمام ہو پھر پھر زینب پھر تفتہ  
 پھر عبداللہ پھر ام کلثوم پھر فاطمہ زہرا پھر ابراہیم و بعضی گفتہ کہ اکبر  
 زینب پھر تمام پھر ام کلثوم پھر فاطمہ زہرا پھر عبداللہ کہ لقب اطیب ہے  
 پھر ابراہیم و ابن علی کہ بعضی قول ہے صحیح اما قاسم اول مولود  
 کہ زائیدہ شد مرا حضرت را پیش از نبوت و بوسے کنیت کردہ شد آنحضرت  
 بابو القاسم زینب نامشی کرد و بعضی گفتہ تا قابل رکوب شد و بعضی گفتہ دو  
 سال زینب و بعضی ہفتہ ماہ گفتہ اند و قات یافت پیش از نبوت و نزد  
 بعضی و اسلام و وے اول کنے ست کہ مرد از اولاد رسول خدا اما عباد  
 در کہ در اسلام بوجود آمد و در طفولیت فوت شد اما ابراہیم آخر اولاد است  
 در مدینہ در پنج سال ہشتم از ہجرت تولد نمود مادر او ماریہ قبطیہ بود و سکنے زوجہ  
 ابو رافع از مولاد رسول خدا قائلہ و بود و برائے ماریہ خانہ ساختہ دادہ بود و کہ الان  
 ان موضع را مشہرہ ام ابراہیم میگونیذرا و تبرک بہ بود و عمر ابراہیم ہفتاد و پنج سال  
 ابو داؤد ذکر کردہ و در روئے شائزہ ماہ و ہشت روز و نزدیک سال و  
 دہ ماہ و شش روز و بعضی قریب یک سال و نیم گفتہ اما اکبر بنات آنحضرت  
 نزد امیر علمائے زینب است و نزد ابن اسحق آنست کہ زائیدہ شد و در سنہ  
 ثلثین از ولادت آنحضرت کہ در واقعہ قیل بود و دریافت اسلام را و ہجرت  
 کرد و تزویج کردہ بود اورا با پسرخالہ اش کہ ابوالعاص بن الزبیر بن عبدالمطلب

بعضی گفتہ اند کہ اکبر اولاد و صلح تمام ہو پھر پھر زینب پھر تفتہ  
 پھر عبداللہ پھر ام کلثوم پھر فاطمہ زہرا پھر ابراہیم و بعضی گفتہ کہ اکبر  
 زینب پھر تمام پھر ام کلثوم پھر فاطمہ زہرا پھر عبداللہ کہ لقب اطیب ہے  
 پھر ابراہیم و ابن علی کہ بعضی قول ہے صحیح اما قاسم اول مولود  
 کہ زائیدہ شد مرا حضرت را پیش از نبوت و بوسے کنیت کردہ شد آنحضرت  
 بابو القاسم زینب نامشی کرد و بعضی گفتہ تا قابل رکوب شد و بعضی گفتہ دو  
 سال زینب و بعضی ہفتہ ماہ گفتہ اند و قات یافت پیش از نبوت و نزد  
 بعضی و اسلام و وے اول کنے ست کہ مرد از اولاد رسول خدا اما عباد  
 در کہ در اسلام بوجود آمد و در طفولیت فوت شد اما ابراہیم آخر اولاد است  
 در مدینہ در پنج سال ہشتم از ہجرت تولد نمود مادر او ماریہ قبطیہ بود و سکنے زوجہ  
 ابو رافع از مولاد رسول خدا قائلہ و بود و برائے ماریہ خانہ ساختہ دادہ بود و کہ الان  
 ان موضع را مشہرہ ام ابراہیم میگونیذرا و تبرک بہ بود و عمر ابراہیم ہفتاد و پنج سال  
 ابو داؤد ذکر کردہ و در روئے شائزہ ماہ و ہشت روز و نزدیک سال و  
 دہ ماہ و شش روز و بعضی قریب یک سال و نیم گفتہ اما اکبر بنات آنحضرت  
 نزد امیر علمائے زینب است و نزد ابن اسحق آنست کہ زائیدہ شد و در سنہ  
 ثلثین از ولادت آنحضرت کہ در واقعہ قیل بود و دریافت اسلام را و ہجرت  
 کرد و تزویج کردہ بود اورا با پسرخالہ اش کہ ابوالعاص بن الزبیر بن عبدالمطلب

بعضی گفتہ اند کہ اکبر اولاد و صلح تمام ہو پھر پھر زینب پھر تفتہ  
 پھر عبداللہ پھر ام کلثوم پھر فاطمہ زہرا پھر ابراہیم و بعضی گفتہ کہ اکبر  
 زینب پھر تمام پھر ام کلثوم پھر فاطمہ زہرا پھر عبداللہ کہ لقب اطیب ہے  
 پھر ابراہیم و ابن علی کہ بعضی قول ہے صحیح اما قاسم اول مولود  
 کہ زائیدہ شد مرا حضرت را پیش از نبوت و بوسے کنیت کردہ شد آنحضرت  
 بابو القاسم زینب نامشی کرد و بعضی گفتہ تا قابل رکوب شد و بعضی گفتہ دو  
 سال زینب و بعضی ہفتہ ماہ گفتہ اند و قات یافت پیش از نبوت و نزد  
 بعضی و اسلام و وے اول کنے ست کہ مرد از اولاد رسول خدا اما عباد  
 در کہ در اسلام بوجود آمد و در طفولیت فوت شد اما ابراہیم آخر اولاد است  
 در مدینہ در پنج سال ہشتم از ہجرت تولد نمود مادر او ماریہ قبطیہ بود و سکنے زوجہ  
 ابو رافع از مولاد رسول خدا قائلہ و بود و برائے ماریہ خانہ ساختہ دادہ بود و کہ الان  
 ان موضع را مشہرہ ام ابراہیم میگونیذرا و تبرک بہ بود و عمر ابراہیم ہفتاد و پنج سال  
 ابو داؤد ذکر کردہ و در روئے شائزہ ماہ و ہشت روز و نزدیک سال و  
 دہ ماہ و شش روز و بعضی قریب یک سال و نیم گفتہ اما اکبر بنات آنحضرت  
 نزد امیر علمائے زینب است و نزد ابن اسحق آنست کہ زائیدہ شد و در سنہ  
 ثلثین از ولادت آنحضرت کہ در واقعہ قیل بود و دریافت اسلام را و ہجرت  
 کرد و تزویج کردہ بود اورا با پسرخالہ اش کہ ابوالعاص بن الزبیر بن عبدالمطلب

بعضی گفتہ اند کہ اکبر اولاد و صلح تمام ہو پھر پھر زینب پھر تفتہ  
 پھر عبداللہ پھر ام کلثوم پھر فاطمہ زہرا پھر ابراہیم و بعضی گفتہ کہ اکبر  
 زینب پھر تمام پھر ام کلثوم پھر فاطمہ زہرا پھر عبداللہ کہ لقب اطیب ہے  
 پھر ابراہیم و ابن علی کہ بعضی قول ہے صحیح اما قاسم اول مولود  
 کہ زائیدہ شد مرا حضرت را پیش از نبوت و بوسے کنیت کردہ شد آنحضرت  
 بابو القاسم زینب نامشی کرد و بعضی گفتہ تا قابل رکوب شد و بعضی گفتہ دو  
 سال زینب و بعضی ہفتہ ماہ گفتہ اند و قات یافت پیش از نبوت و نزد  
 بعضی و اسلام و وے اول کنے ست کہ مرد از اولاد رسول خدا اما عباد  
 در کہ در اسلام بوجود آمد و در طفولیت فوت شد اما ابراہیم آخر اولاد است  
 در مدینہ در پنج سال ہشتم از ہجرت تولد نمود مادر او ماریہ قبطیہ بود و سکنے زوجہ  
 ابو رافع از مولاد رسول خدا قائلہ و بود و برائے ماریہ خانہ ساختہ دادہ بود و کہ الان  
 ان موضع را مشہرہ ام ابراہیم میگونیذرا و تبرک بہ بود و عمر ابراہیم ہفتاد و پنج سال  
 ابو داؤد ذکر کردہ و در روئے شائزہ ماہ و ہشت روز و نزدیک سال و  
 دہ ماہ و شش روز و بعضی قریب یک سال و نیم گفتہ اما اکبر بنات آنحضرت  
 نزد امیر علمائے زینب است و نزد ابن اسحق آنست کہ زائیدہ شد و در سنہ  
 ثلثین از ولادت آنحضرت کہ در واقعہ قیل بود و دریافت اسلام را و ہجرت  
 کرد و تزویج کردہ بود اورا با پسرخالہ اش کہ ابوالعاص بن الزبیر بن عبدالمطلب

ابن عباس سے حضور کے بارگاہِ نبوی میں  
 حضور کے ایک فرزند نام رکھا گیا  
 ابن عباس سے حضور کے بارگاہِ نبوی میں  
 حضور کے ایک فرزند نام رکھا گیا  
 ابن عباس سے حضور کے بارگاہِ نبوی میں  
 حضور کے ایک فرزند نام رکھا گیا

بن عبد شمس بن عبد مناف وادراہو العاص بنت خویلد اخت خدیجہ بنت  
 خویلد ازیک باور و پیر و زینب را از ابو العاص پسکر بود علی نام و خوشتر آن  
 نام علی نزد یک بچہ پلوس رسیدہ از دنیا رفت و حضرت علی ابن ابیطالب  
 بعد وفات فاطمہ زہرا علیہ السلام علیہا واجب وصیت و  
 امام را بخوانست و زینب و سہ برائے علی ولدے را کہ نام و سہ را و سہ را  
 محمد اکبر و محمد اصغر نیز از اولاد علی مرتضیٰ اند محمد اکبر محمد بن حنفیہ و محمد صغر  
 ام و ام ولد بود کہ شہید شد با حضرت امام حسین علیہ السلام علیہ و علی جدہ  
 و سلم وفات زینب در زمان حیات آنحضرت و سال ششم از ہجرت واقع شد  
 اما رقیہ ولادت و سہ در سال سی و سوم از واقعہ قبیل است بعد از زینب  
 بسہ سال و رقیہ پیش از عہد نبوت تحت عقیقہ بن ابی لب و اخت او ام کلثوم  
 تحت برادر و عقیقہ و در کتب و جامع الاصول و راوول بعینہ کبر و  
 در ثانی مصغر و در روضۃ الاحباب یکس این آورده و ہم گاہ کہ عقیقہ طلاق داد  
 با حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان و کہ نزد ویج نمود و عقیقہ ہم ام کلثوم را  
 گذاشت و آنحضرت در حق و دعا کرد و شکر نینہ اسرا پاره ساخت و  
 آنحضرت ام کلثوم را بعد فوت رقیہ در سنہ ثلاث از ہجرت بثمان داد  
 و ام کلثوم در سنہ سبع از ہجرت وفات یافت و از دختر پیغمبر فرزندی عثمان  
 رضی اللہ عنہ بن عفان را بوجہ آدانا باقی ماند و مرد علما را امام زینب و کلثوم

ابن عباس سے حضور کے بارگاہِ نبوی میں  
 حضور کے ایک فرزند نام رکھا گیا  
 ابن عباس سے حضور کے بارگاہِ نبوی میں  
 حضور کے ایک فرزند نام رکھا گیا  
 ابن عباس سے حضور کے بارگاہِ نبوی میں  
 حضور کے ایک فرزند نام رکھا گیا

ابن عباس سے حضور کے بارگاہِ نبوی میں  
 حضور کے ایک فرزند نام رکھا گیا  
 ابن عباس سے حضور کے بارگاہِ نبوی میں  
 حضور کے ایک فرزند نام رکھا گیا  
 ابن عباس سے حضور کے بارگاہِ نبوی میں  
 حضور کے ایک فرزند نام رکھا گیا

ابن عباس سے حضور کے بارگاہِ نبوی میں  
 حضور کے ایک فرزند نام رکھا گیا  
 ابن عباس سے حضور کے بارگاہِ نبوی میں  
 حضور کے ایک فرزند نام رکھا گیا  
 ابن عباس سے حضور کے بارگاہِ نبوی میں  
 حضور کے ایک فرزند نام رکھا گیا







[illegible]

من هؤلاء الذين وجبت علينا حقوقهم قال علي وفاطمة وابناهما رواد احمد  
وابن ابي حاتم والطبراني والحاكم وصححه وفي الصواعق ونقل الشعلبي والنبوي عن ابن  
عباس انه لما نزل قوله تعالى قل لا اسألكم عليا اجر الا المودة في القربى قال قوم  
في نفوسهم يا يزيد ان الان خشيتمنا على قربته من بعد فاخرج جبريل النبي صلى الله  
عليه وآله وسلم انهم تموه فانزل الله تعالى ام يقولون افترى على الله كذبا لا يه  
فقال القوم يا رسول الله انك صادق فانزل وهو الذي يقبل لتوبة عن عباده  
واخرج الطبراني عن الامام زين العابدين عليه السلام لما جئ به سيرة عقيب مقتل  
الحسين وقيم على درج دمشق قال بعض جناده اهل الشام الحمد لله الذي قتلهم وقطع  
عرق الفتنة فقال اما قرئت قل لا اسألكم عليا اجر الا المودة في القربى قالوا نعم  
بهم قال نعم واخرج البيهقي عن ابي سعيد الخدري ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال  
في قوله تعالى وقومهم نعم مستولون عن ولايتي على اهل البيت لان الله امر علي بن  
الحق انه لا يلاؤمهم على تبليغ الرسالة اجر الا المودة في القربى والمعنى نعم مستولون على الواجب  
حق المودة كما ادعاهم لبني امية اعدوا ما يملكون عليهم المطالبة والتبعة ومن ذلك  
اخرج مسلم عن زيد بن ارم قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يا فتينا  
خطبنا بما يريدكم خابرين مكة والمدينة فحمد الله واشته عليه وعظ وذكر ثم قال يا بعد الا  
ايها الناس انما ابشروكم بشك ان يا بني رسول ربنا فاجبت وانما ترك فيكم لتقايين اهل البيت  
فيه الهدى والنور فخذوا بكتاب الله واتمسكوا به فمحصى على كتاب الله وغب فيه ثم

[illegible]

قال و الهی اذکر کم اشدنی الی بی اذکر کم اشدنی الی بی تحریر منقول است از ابن عباس  
 هرگاه که این آیه مودت نازل شد قومی در دلماسی خود خیال فاسد آوردند که رسول خدا  
 را دیده اند و در کار قرابت خود را برتر استند تا من به ترسیم بعد از حق تعالی جبرئیل را  
 فرستاد و ازین خیالات فاسده ایشان خبر داد و آگاه ساخت رسول خدا صلی الله علیه و آله  
 را که این قوم تهمت میکنند ترا و آیه نازل گردید میگوشید در حق رسول خدا که این تاکید و  
 ترغیب مودت قریب آید اما فراتر از آن است بر خدا و رسول و بر خلیسته یا مجنون است که  
 در حالت جنون این چنین کلمات میگوشید بعد از نزل آیه قوم گفتند یا رسول الله تو را  
 ما یان از خیالات خود با توبه که دریم پس نازل شد و هو الذی یقبل التوبه عن عباده و  
 آیه کریمه و تقوه هم انهم مسکونون و است بر اینکه در روز حشر از همه مشرب سوال خواهد  
 کرد در حق امیر المؤمنین علی بن ابیطالب صلوٰه الله علیه و آله و سلم و علیه الصلوات و السلام  
 سلوک کردید و حقوق موالات ایشان که احصا نمیدانند و آنچه رسول خدا صلی الله علیه و آله  
 علیه السلام در ادعای حقوق و اطاعت و انقیاد و احرا ایشان فرموده آن را شما  
 و طاعتنا اثمنا کردید یا تخلف نمودید پس آنکه مطابق فرموده رسول خدا صلی الله علیه و آله  
 علیه السلام محبت آل سید الوری نمودند و فرموده ایشان بمل و جان قبل کردن و نیز  
 روضه رضوان و حور و قصور خان فائز خواهند شد هر که نعوذ بالله من النار  
 از ایشان و زید بعد از نیران گرفتار خواهد گردید و ازینجاست که روایت کردیم  
 از زید بن ارقم که ایستاده شد رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم را و در میان او حالیکه خطیب

در این کتاب مودت از ابن عباس  
 هرگاه که این آیه مودت نازل شد قومی در دلماسی خود خیال فاسد آوردند که رسول خدا را دیده اند و در کار قرابت خود را برتر استند تا من به ترسیم بعد از حق تعالی جبرئیل را فرستاد و ازین خیالات فاسده ایشان خبر داد و آگاه ساخت رسول خدا صلی الله علیه و آله را که این قوم تهمت میکنند ترا و آیه نازل گردید میگوشید در حق رسول خدا که این تاکید و ترغیب مودت قریب آید اما فراتر از آن است بر خدا و رسول و بر خلیسته یا مجنون است که در حالت جنون این چنین کلمات میگوشید بعد از نزل آیه قوم گفتند یا رسول الله تو را ما یان از خیالات خود با توبه که دریم پس نازل شد و هو الذی یقبل التوبه عن عباده و آیه کریمه و تقوه هم انهم مسکونون و است بر اینکه در روز حشر از همه مشرب سوال خواهد کرد در حق امیر المؤمنین علی بن ابیطالب صلوٰه الله علیه و آله و سلم و علیه الصلوات و السلام سلوک کردید و حقوق موالات ایشان که احصا نمیدانند و آنچه رسول خدا صلی الله علیه و آله علیه السلام در ادعای حقوق و اطاعت و انقیاد و احرا ایشان فرموده آن را شما و طاعتنا اثمنا کردید یا تخلف نمودید پس آنکه مطابق فرموده رسول خدا صلی الله علیه و آله علیه السلام محبت آل سید الوری نمودند و فرموده ایشان بمل و جان قبل کردن و نیز روضه رضوان و حور و قصور خان فائز خواهند شد هر که نعوذ بالله من النار از ایشان و زید بعد از نیران گرفتار خواهد گردید و ازینجاست که روایت کردیم از زید بن ارقم که ایستاده شد رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم را و در میان او حالیکه خطیب

این حدیث از ابن عباس است  
 هرگاه که این آیه مودت نازل شد قومی در دلماسی خود خیال فاسد آوردند که رسول خدا را دیده اند و در کار قرابت خود را برتر استند تا من به ترسیم بعد از حق تعالی جبرئیل را فرستاد و ازین خیالات فاسده ایشان خبر داد و آگاه ساخت رسول خدا صلی الله علیه و آله را که این قوم تهمت میکنند ترا و آیه نازل گردید میگوشید در حق رسول خدا که این تاکید و ترغیب مودت قریب آید اما فراتر از آن است بر خدا و رسول و بر خلیسته یا مجنون است که در حالت جنون این چنین کلمات میگوشید بعد از نزل آیه قوم گفتند یا رسول الله تو را ما یان از خیالات خود با توبه که دریم پس نازل شد و هو الذی یقبل التوبه عن عباده و آیه کریمه و تقوه هم انهم مسکونون و است بر اینکه در روز حشر از همه مشرب سوال خواهد کرد در حق امیر المؤمنین علی بن ابیطالب صلوٰه الله علیه و آله و سلم و علیه الصلوات و السلام سلوک کردید و حقوق موالات ایشان که احصا نمیدانند و آنچه رسول خدا صلی الله علیه و آله علیه السلام در ادعای حقوق و اطاعت و انقیاد و احرا ایشان فرموده آن را شما و طاعتنا اثمنا کردید یا تخلف نمودید پس آنکه مطابق فرموده رسول خدا صلی الله علیه و آله علیه السلام محبت آل سید الوری نمودند و فرموده ایشان بمل و جان قبل کردن و نیز روضه رضوان و حور و قصور خان فائز خواهند شد هر که نعوذ بالله من النار از ایشان و زید بعد از نیران گرفتار خواهد گردید و ازینجاست که روایت کردیم از زید بن ارقم که ایستاده شد رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم را و در میان او حالیکه خطیب

این حدیث از ابن عباس است  
 هرگاه که این آیه مودت نازل شد قومی در دلماسی خود خیال فاسد آوردند که رسول خدا را دیده اند و در کار قرابت خود را برتر استند تا من به ترسیم بعد از حق تعالی جبرئیل را فرستاد و ازین خیالات فاسده ایشان خبر داد و آگاه ساخت رسول خدا صلی الله علیه و آله را که این قوم تهمت میکنند ترا و آیه نازل گردید میگوشید در حق رسول خدا که این تاکید و ترغیب مودت قریب آید اما فراتر از آن است بر خدا و رسول و بر خلیسته یا مجنون است که در حالت جنون این چنین کلمات میگوشید بعد از نزل آیه قوم گفتند یا رسول الله تو را ما یان از خیالات خود با توبه که دریم پس نازل شد و هو الذی یقبل التوبه عن عباده و آیه کریمه و تقوه هم انهم مسکونون و است بر اینکه در روز حشر از همه مشرب سوال خواهد کرد در حق امیر المؤمنین علی بن ابیطالب صلوٰه الله علیه و آله و سلم و علیه الصلوات و السلام سلوک کردید و حقوق موالات ایشان که احصا نمیدانند و آنچه رسول خدا صلی الله علیه و آله علیه السلام در ادعای حقوق و اطاعت و انقیاد و احرا ایشان فرموده آن را شما و طاعتنا اثمنا کردید یا تخلف نمودید پس آنکه مطابق فرموده رسول خدا صلی الله علیه و آله علیه السلام محبت آل سید الوری نمودند و فرموده ایشان بمل و جان قبل کردن و نیز روضه رضوان و حور و قصور خان فائز خواهند شد هر که نعوذ بالله من النار از ایشان و زید بعد از نیران گرفتار خواهد گردید و ازینجاست که روایت کردیم از زید بن ارقم که ایستاده شد رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم را و در میان او حالیکه خطیب







من ابی بیتی قطعه احسنه و الذی نفسی بیده لایدخل قلب مرء الا ایمان حتی یحییتم الله و لصرتم  
 منی فی الصواعق روایت صحیحہ و اخرج احمد و المستدرک عن عبد المطلب بن ربیعہ  
 لایدخل قلب امرء الا ایمان حتی یحییتم الله و لصرتم مرء الا ایمان حتی یحییتم الله و لصرتم  
 و ربیعہ و ابن عساکر و تاریخ خود از محمد بن کعب زعبان بن عبد المطلب هم رسول خدا  
 صلی الله علیه و آله که فرمود رسول خدا چه رسید قومی را که با هم سخن میکنند هرگاه که  
 می آید مرده از طبیعت موقوف میکنند سخن خود را و سخن می سازند و قسم بخند که ذات من  
 در دست قدرت اوست و در بنی آید و در دل مرده ایان مگر که دوست دارد و  
 طبیعت مرا بر اے خدا و بحیث قرابت ایشان با من خدا فی قتال النجا و غیره  
 و اخرج ابو یعلی فی مسنده عن الحسن و ابی اویس و ابی الدرداء عن ثعلب بن فضال حب بنی  
 و حب بنی و قرة القرآن فان حملته القرآن فی نخل الله یوم لاطل الاطلع ندیا و صفیا  
 اخرج احمد فی مسنده و الطبرانی فی الکبیر و ابی نعیم فی الحلیة و الحاکم فی المستدرک  
 عن ابن عمر الدیناطی و ملعون ما فینا الا یقینی لحد و لال محمد بن ابی توبی الجاسم الغنیم  
 و فی البخاری عن ابی بکر رضی الله عنه و ابی بکر عن ابی بکر عن ابی بکر عن ابی بکر عن ابی بکر  
 ابن عساکر عن علی بن النعمان ان لایل السمار و اهل بیتی امان لاسی و ابو یعلی فی مسنده  
 عن سلمة بن الاکوع عن ابی بکر عن ابی بکر عن ابی بکر عن ابی بکر عن ابی بکر عن ابی بکر  
 علی بن النعمان عن النعمان ان لایل الارض من الفرق و اهل بیتی امان لاسی من الاخطا  
 فان اخطا فمنا قبیله من العرب و اختلفوا مضار و اخرج ابی بکر عن ابی بکر عن ابی بکر

این حدیث از شیخین است و در کتاب التوحید و در کتاب التوحید و در کتاب التوحید و در کتاب التوحید  
 و در کتاب التوحید و در کتاب التوحید و در کتاب التوحید و در کتاب التوحید و در کتاب التوحید  
 و در کتاب التوحید و در کتاب التوحید و در کتاب التوحید و در کتاب التوحید و در کتاب التوحید

این حدیث از شیخین است و در کتاب التوحید و در کتاب التوحید و در کتاب التوحید و در کتاب التوحید  
 و در کتاب التوحید و در کتاب التوحید و در کتاب التوحید و در کتاب التوحید و در کتاب التوحید  
 و در کتاب التوحید و در کتاب التوحید و در کتاب التوحید و در کتاب التوحید و در کتاب التوحید

این حدیث از شیخین است و در کتاب التوحید و در کتاب التوحید و در کتاب التوحید و در کتاب التوحید  
 و در کتاب التوحید و در کتاب التوحید و در کتاب التوحید و در کتاب التوحید و در کتاب التوحید  
 و در کتاب التوحید و در کتاب التوحید و در کتاب التوحید و در کتاب التوحید و در کتاب التوحید







رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم  
 و علی بن ابی طالب و امیر المؤمنین  
 و جعفر بن ابی طالب و زین العابدین  
 و محمد باقر و سید الشهدا و ائمه  
 معصومین علیهم السلام و صلوات  
 الله علیهم اجمعین

<p> یادشاه نبیا و کیتباد  من حب گفت قوما همدم  محو گردانگناه غافلان  حشر او با او بود روز عظیم  از گناه او را ضرر گو که بود  محب را تابع محبوب بین  حب واصل را تو حجت او خیر  بر که و مده او کجا گیر و مرام  چشم دل بگشا و اندر دل نگر  سیات و سلطان نکن ضرر  سیات پاکبازان بے ریا  کار اصل قرب خاصان خدا  چون حسن آمد بجائے مومنین  سیات پاکبازان اسے عمو  </p>	<p> و جبریت دیگر آن سلطان راد  شرح یعنی بریا نکر داسے عمو  هست معنی آنکه حب و سلطان  هر که حب مرتضی دارد و مقیم  و انکار او را با عیال محشر بود  و حقیقت چشم بگشا بر یقین  اصل بیان حب حق اسے پسر  هر که حق را دوست دارد داسے تمام  و حقیقت هست تحویل و گمر  مرعوم مومنان را اسے پسر  بلکه خود طاعت بود و مخلق را  هست و تحقیق حب مرتضی  سیات اهل قرب قانتین  مومنان را چه ضرر دارد و گمر  </p>
--	---

**و ربیان درجات محبان و طیبان شیرین و ان**  
**علی نبیا و علیه الصلوٰۃ الرحمن**  
 در مدارج انبوة آورده از ابی المومنین علی بن ابی طالب صلوٰۃ الله علیه و آله و سلم

در مدارج انبوة آورده از ابی المومنین علی بن ابی طالب صلوٰۃ الله علیه و آله و سلم  
 در مدارج انبوة آورده از ابی المومنین علی بن ابی طالب صلوٰۃ الله علیه و آله و سلم  
 در مدارج انبوة آورده از ابی المومنین علی بن ابی طالب صلوٰۃ الله علیه و آله و سلم







[illegible][illegible][illegible]



[illegible]

۵۴

ہندوستان کے ادب کی تاریخ میں ایک نیا دور  
کھلنے لگا ہے۔ اس دور میں ادب کی حالت  
کے ساتھ ساتھ ادب کی تاریخ میں ایک  
نیا دور کھلنے لگا ہے۔ اس دور میں  
ادب کی حالت کے ساتھ ساتھ ادب کی  
تاریخ میں ایک نیا دور کھلنے لگا ہے۔

[illegible]

روى الامام ابو جعفر الطوسي رحمه الله عن علي بن موسى الرضا عليه السلام قال حدثني ابي قال حدثني ابي قال حدثني ابي الحسين قال حدثني ابي الحسين قال حدثني ابي الحسين قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حُرِّمَتِ الخُبْرَةُ عَلَى مَنْ ظَلَمَ الْإِنْسِيَّةَ وَأَذَانِي فِي عَقْرِ ذِي الصُّلْفِ صُنْفَةَ السَّاحِدِينَ لِعَبْدِ طَلَبِ









سجدہ کند جب کہ چھپرہ کا اور شل طاقت جنبش تیرہشت و سجدہ کروں گے تو ناست  
و اول و آخر و سیکہ با سعادت باشد و از لوث شرک و شوب شقاوت و خلط  
نجاست پاک باشد و بجز طهارت از ابتدا تا انتها مگذشتہ باشد سوائے علی مرتضیٰ از  
صحابہ کہ نبو و لہذا بر نام نامی آنحضرت کرم اللہ و جہمیکو نیند سئل عمدہ تحقیق و  
الحمدین شیخ شہاب الدین ابن حجر المکی عن حکمہ استعال کرم اللہ و جہم فی حق علی علیہ السلام  
و دن غیر و عوضا من الرضی و ہل یستعمل فی کس غیرہ من الصحابہ فاجاب بقولہ حکمہ کلام  
ان علیا علیہ السلام لم یسجد لہم قط فماسب ان یسجد لہ باہو و مطابق لحالہ من تکریمہ الوجہ  
و المراد بحقیقتہ و الکفایۃ عن الذات کحفظہ عن ان تبویہ لغير اللہ تعالیٰ فی عبادتہ و عدم  
سجودہ لہم و حج علیہ السلام و ہو صبی غیر صحیح اسلامہ حنیذ علی خلاف نہ ہذا لان الاحکام  
وقت اسلامہ کانت منوطہ بالتیمیز ثم بعد ذلک نسخ الامر و ط بالبلوغ کما بینہ البیئۃ و غیرہ  
فانقلبت کثیر من الصحابۃ لم یسجدوا لہم و یسجدون لہم العنیم کالعباد لہ لان ابن عباس عن ابن عمر و ابن الزبیر  
و غیرہم مع ذلک لا یقولون لنا فی حرمہم کہ ہل رضی عنہم قلت ہذا و نظر اوسم  
انما و جہد و بعد از محال الشکر و خود و از الضلال و لغتہ فلم یثابہو و کانت تکریمہ لہم بقدر التکریم  
من السجود لہم مع منی لغتہ الہ و الناس بالانتم فی ذلک و کان فی التکریم عنی اللہ و  
ولا تارب و تحمل المشاق التي لا یطاق من الدلالة علی الصدق المیس فیہ بعد ظہور الاسلام  
و نہ ہو فی الضلال فماسب لان یسجد عن یقیمہ الصحابہ بہذا الخصوصۃ العظیۃ علیہ السلام



این معنی که است روز جمعه سیر و سیم جب بعد از بیست و شصت سال و نزدیک  
 سی سال زعامت نصیر و رک بود و ایت کرده اند که پیدا شد و چون کعبه و پیدا نه گشت  
 که در چون کعبه بجز و س و خد استعالی مخصوص گردانید او را باین فضیلت و  
 شرف گردانید کعبه باین شرف و در بعضی کتب سیر از بریره نقل کرده که مادر  
 عباس با جمعی از بنی هاشم علیه السلام در مسجد الحرام نشسته بودیم ناگاه فاطمه بنت اسد  
 مادر علی حیدر بر سیده بطوان کعبه مشغول گردید و در آثار طواف بر و نه  
 مبتلا شد و آثار ولادت و علامت زائیدن بر و س ظاهر گشت طافش  
 نماد دیدم که دیوار خانه کعبه شقی شد و فاطمه درون رفت مابین خنجر خاستیم که در  
 در آیم میسر نشد روز چهارم علی را بر دست گرفت و بر دامن آمد ابو طالب خواست که  
 مولود مسعود را زید نام کند مادرش را و ده نمود و آن فرزند را محمد را به حیدر موسوم نمود  
 آخر پدر و مادر محبت ایشان به خیر البشیر نام نامیش علی قرار دادند و در مدارج النبوة  
 است که تسمیه او را ابو طالب علی و تسمیه بنویسند بنویسند و لقبی به باین شریف  
 و هادی موسی دادند و اعینه و عیوب الامته و کنیتش ابو طالب حسین  
 و ابو تراب ابو اسطین و ابو الریحانین و اشهر القابش مرتضی و اسد الله  
 الغالب و حیدر الوصی امیر المومنین و سید المرسلین امام المتقین و عیوب المومنین  
 و سید العرب امام البره و قاتل الفجره و ذی القرمین و سیم النار و اجته و غیر ذلک  
 ما بطول شرح ما بود و آورده اند امامیه که ولادت با سعادت حضرت علی مرتضی

این معنی که است روز جمعه سیر و سیم جب بعد از بیست و شصت سال و نزدیک  
 سی سال زعامت نصیر و رک بود و ایت کرده اند که پیدا شد و چون کعبه و پیدا نه گشت  
 که در چون کعبه بجز و س و خد استعالی مخصوص گردانید او را باین فضیلت و  
 شرف گردانید کعبه باین شرف و در بعضی کتب سیر از بریره نقل کرده که مادر  
 عباس با جمعی از بنی هاشم علیه السلام در مسجد الحرام نشسته بودیم ناگاه فاطمه بنت اسد  
 مادر علی حیدر بر سیده بطوان کعبه مشغول گردید و در آثار طواف بر و نه  
 مبتلا شد و آثار ولادت و علامت زائیدن بر و س ظاهر گشت طافش  
 نماد دیدم که دیوار خانه کعبه شقی شد و فاطمه درون رفت مابین خنجر خاستیم که در  
 در آیم میسر نشد روز چهارم علی را بر دست گرفت و بر دامن آمد ابو طالب خواست که  
 مولود مسعود را زید نام کند مادرش را و ده نمود و آن فرزند را محمد را به حیدر موسوم نمود  
 آخر پدر و مادر محبت ایشان به خیر البشیر نام نامیش علی قرار دادند و در مدارج النبوة  
 است که تسمیه او را ابو طالب علی و تسمیه بنویسند بنویسند و لقبی به باین شریف  
 و هادی موسی دادند و اعینه و عیوب الامته و کنیتش ابو طالب حسین  
 و ابو تراب ابو اسطین و ابو الریحانین و اشهر القابش مرتضی و اسد الله  
 الغالب و حیدر الوصی امیر المومنین و سید المرسلین امام المتقین و عیوب المومنین  
 و سید العرب امام البره و قاتل الفجره و ذی القرمین و سیم النار و اجته و غیر ذلک  
 ما بطول شرح ما بود و آورده اند امامیه که ولادت با سعادت حضرت علی مرتضی

این معنی که است روز جمعه سیر و سیم جب بعد از بیست و شصت سال و نزدیک  
 سی سال زعامت نصیر و رک بود و ایت کرده اند که پیدا شد و چون کعبه و پیدا نه گشت  
 که در چون کعبه بجز و س و خد استعالی مخصوص گردانید او را باین فضیلت و  
 شرف گردانید کعبه باین شرف و در بعضی کتب سیر از بریره نقل کرده که مادر  
 عباس با جمعی از بنی هاشم علیه السلام در مسجد الحرام نشسته بودیم ناگاه فاطمه بنت اسد  
 مادر علی حیدر بر سیده بطوان کعبه مشغول گردید و در آثار طواف بر و نه  
 مبتلا شد و آثار ولادت و علامت زائیدن بر و س ظاهر گشت طافش  
 نماد دیدم که دیوار خانه کعبه شقی شد و فاطمه درون رفت مابین خنجر خاستیم که در  
 در آیم میسر نشد روز چهارم علی را بر دست گرفت و بر دامن آمد ابو طالب خواست که  
 مولود مسعود را زید نام کند مادرش را و ده نمود و آن فرزند را محمد را به حیدر موسوم نمود  
 آخر پدر و مادر محبت ایشان به خیر البشیر نام نامیش علی قرار دادند و در مدارج النبوة  
 است که تسمیه او را ابو طالب علی و تسمیه بنویسند بنویسند و لقبی به باین شریف  
 و هادی موسی دادند و اعینه و عیوب الامته و کنیتش ابو طالب حسین  
 و ابو تراب ابو اسطین و ابو الریحانین و اشهر القابش مرتضی و اسد الله  
 الغالب و حیدر الوصی امیر المومنین و سید المرسلین امام المتقین و عیوب المومنین  
 و سید العرب امام البره و قاتل الفجره و ذی القرمین و سیم النار و اجته و غیر ذلک  
 ما بطول شرح ما بود و آورده اند امامیه که ولادت با سعادت حضرت علی مرتضی

منه لکنی و در آخر بابی خافت که چون از انسان  
مستحقان او را با تیری بختن که چه انسان  
او را با تیرین سگها یا اسوق بین او را  
پت پستی کلان کردا و شک و حال صدق می باشد



علاء الدین علی بن ابی طالب  
اور بدین مبارک میں اور کمال  
اور شام مبارک اور کابل و قبا  
سلاطین و ملوک کے پاس پہنچا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
شادمانان کوئی اور جان  
علی السلام نہ ہو گا  
میں جو حق پرست ہیں  
اربعین تاج الکرام  
سے چاہو

[illegible]

عطا کرده بود از آنکه خواست با و از غیر و نیکی آن بود که رسید بقصرش سلمی فخط شدید و بود  
ابوطالب عیال دار و فطرس پس فرمود رسول عزم خود عباس را که بود الدار در میان  
بنی هاشم ای عباس من رستی برادر تو ابوطالب عیال دار است و آنچه در آن نرسد و  
و مشقت رسیده است تو بی بینی آن را بیا همراه من بسوی بطلاب که با گنیم و در آن  
عیال و گیرم من از فرزندان تو را بگیرم تو بگوئی رافت عباس من هستم پس رفتند  
هر دو تا آمدند نزد ابی طالب گفتند میخواهیم که بسکیار سازیم ترا از نوبت از عیال تو  
تا وقتیکه بروی این شیده از آدمیان هستند و آن گفت ابوطالب بگذارید شما بر  
عقبیل را و هشام روایت کرده که گفت ابوطالب بگذارید پس ابی طالب بر  
من هر چه خواهد بکنید پس گفت سوختن اعلی را و چو پانید و ابی سینه بی کینه خود و  
بود علی مرتضی را سوختن اما معبرش کرد و او را حضرت جمل و علایک گشت علی مرتضی او را  
و ایمان آورد او و تصدیق او نمود و گرفت عباس حفر را همیشه بود و جعفر نزد عباس تا که اسلام  
آورد و بی نیاز گشت از و قال ابن سنی و کربعض اهل العلم ان رسول الله صلی الله علیه و سلم  
کان اذ حضره الصلوة خرج الی شایعته خرج معه علی ابن ابیطالب من جمیع اعماره و سایر قومه  
فیصعد الی الصلوة فیها اذا اسیار جنانهم کذا لک ما شار الله ان یکثرت من ابی طالب  
عشر علیها یوما و یامی صلیان فقال رسول الله صلی الله علیه و سلم ان الذی را که تدین به قال یا عم  
نزد این الله و لا گفته و رساله و دین بسیار برهم بود که قال العیثی الله رسول الله الی العباد و انت  
یا عم حق من نبوت الله فی حق و دعوت الی الهدی و حق من اجابنی الله و اعاننی علیه و

[illegible][illegible]





بر رسول خدا و تصدیق نمود چنانچه که آورد آنرا از نزد خدا و نماز گذارد و هم همراه و سعه الله  
 و پیروی کرد و بوسه زد و نماز گفت ابو طالب مرتضی علی را که هرگز نخواهد خواند ترا  
 رسول خدا اگر بوسه نیکو پس لازم که صحبت و سعه قطعه

بر رسول خدا و تصدیق نمود چنانچه که آورد آنرا از نزد خدا و نماز گذارد و هم همراه و سعه الله  
 و پیروی کرد و بوسه زد و نماز گفت ابو طالب مرتضی علی را که هرگز نخواهد خواند ترا  
 رسول خدا اگر بوسه نیکو پس لازم که صحبت و سعه قطعه

بر کزین تو سائیه قبسال شاه  
 خوشنشین را حلقه ای گنجینه مند  
 تا بهی از دشمنان پنهان ستیز  
 سبق مانی بر هر ان سابق که هست

### فضل در بیان فضائل علی ابن ابیطالب علیه السلام

قال احمد والنسائی و غیره سالم یرونی حق احدین الصحابة لا سائیه الجیاد اکثر مما جاء  
 فی علی علیه السلام و اخرج عن احمد بن حنبل قال ما ورد لاحد من اصحاب رسول الله  
 من الفضائل ما ورد لعلی گفت احمد و النسائی و غیره نشان که وارد نشده احادیث  
 با سائیه و حق هیچ یکی از صحابه پیشتر از آنکه وارد شده و در حق علی ابن ابیطالب علیه السلام  
 از آنجا است که سوره و در در شان و سعه علیه السلام نازل گشت و فرمود رسول خدا  
 هر جا که آیه کریمه ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات و کلام خدا است علی را سئو است  
 اخرج الطبرانی عن ابن عباس قال ما نزل الله یا ایها الذین آمنوا الا علی امیر المؤمنین  
 و فی روایه را سماء و آیه کریمه من یقرن حسنه در شان محبت و سعه نازل گشت و الذین  
 یفقدون اموالهم سر او علانیة لایة در بیان اوصاف حمیده اوست و از آنجمله

بر رسول خدا و تصدیق نمود چنانچه که آورد آنرا از نزد خدا و نماز گذارد و هم همراه و سعه الله  
 و پیروی کرد و بوسه زد و نماز گفت ابو طالب مرتضی علی را که هرگز نخواهد خواند ترا  
 رسول خدا اگر بوسه نیکو پس لازم که صحبت و سعه قطعه

بر رسول خدا و تصدیق نمود چنانچه که آورد آنرا از نزد خدا و نماز گذارد و هم همراه و سعه الله  
 و پیروی کرد و بوسه زد و نماز گفت ابو طالب مرتضی علی را که هرگز نخواهد خواند ترا  
 رسول خدا اگر بوسه نیکو پس لازم که صحبت و سعه قطعه

بر رسول خدا و تصدیق نمود چنانچه که آورد آنرا از نزد خدا و نماز گذارد و هم همراه و سعه الله  
 و پیروی کرد و بوسه زد و نماز گفت ابو طالب مرتضی علی را که هرگز نخواهد خواند ترا  
 رسول خدا اگر بوسه نیکو پس لازم که صحبت و سعه قطعه

[illegible]

اولیای را همچو خود پنداشتند	همسری با انبیاء داشتند
همچو مادر است خواهند و خور	گفته اند یک نابشر ایشان بشد
در میان سر قی بود لا انتها	این ندانستند ایشان از علی







[illegible]



[illegible]

اخراج کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ ایک عظیم الشان مقام ہے جس کا کوئی انسان اس قدر شرف نہیں پہنچا سکتا جتنا کہ اس نے اپنے رب کے سامنے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔

فی السجود حدثننا ابو نعمان قال ثنا حماد عن غیبان بن جریر عن مطرف بن عبد اللہ  
 قال صلیت خلف علی ابن ابی طالب صلوۃ اللہ علی نبیا وعلیہ انا و عمران بن حصین کان  
 اذا سجده کبر و اذا رفع را سہ کبر و اذا انقض من الرکعتین کبر فلما انقضی الصلوۃ اخذ بید  
 عمران بن حصین فقال قد ذکر فی یہ صلوۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم او قال لقد صلی بنا صلوۃ  
 محمد علیہ الصلوۃ والسلام ثم رجعت مطرف بن عبد اللہ کہ نماز خواندم من و عمران  
 بن حصین و پس علی بن ابیطالب صلوۃ اللہ علی نبیا وعلیہ و او ہر گاہ سجدہ میکرد تکبیر  
 میگفت و وقتیکہ بر میداشت سر خود از سجدہ باز تکبیر میگفت و ہر گاہ کہ بر میخواست  
 بعد ادا کرد رکعت بر رکعت ثالثہ تکبیر میگفت و وقتیکہ تمام شد نماز گرفت  
 مطرف بن عبد اللہ را دست عمران بن حصین گفت تحقیق یاد دہانید مرا علی رضی اللہ عنہ نماز  
 محمد مصطفیٰ یگفت کہ نماز خواندہ با ما چنانچہ میگذاشت در سوختن از با عجمی مرہوار و تو وزیر  
 خود مسازید تا بر آید جان پاکت در نماز کہ چہ نعمت دادش بی علت است و  
 طاعت او ز کار صاحب لیت است و ز آنجہ آنست کہ رسول خدا حضرت علی رضی اللہ عنہ را  
 بر دوش خود سوار ساخت در آنوقت آنچہ بامین الارض و السماء بود بر او منکشف شد  
 اخرج النسائی عن علی قال انطلقت مع رسول اللہ حتی اتینا الکعبۃ و صعد الی علی بن حصین  
 علی فلما را حی صعد علی قال لیجلس فی اللہ و جلس لی قال صعد علی تکبیر صعد علی تکبیر  
 فنقض لی فقال علی انہ یخجل فی رؤیت لثلاث اشیاء السماء و صعد علی الکعبۃ و علیہا مثال صمغ  
 و ناسخ حکمت اعالیہ لای یلینیا و شمالا و قد اما بین یرید من خلفہ حتی اذا کنت منہ قال البنی

و بعد از نماز حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمودند کہ این نماز را با ما چنانچہ میخواندند کہ ہر گاہ کہ سجدہ میکرد تکبیر میگفت و ہر گاہ کہ بر میخواست بعد ادا کرد رکعت بر رکعت ثالثہ تکبیر میگفت و وقتیکہ تمام شد نماز گرفت مطرف بن عبد اللہ را دست عمران بن حصین گفت تحقیق یاد دہانید مرا علی رضی اللہ عنہ نماز محمد مصطفیٰ یگفت کہ نماز خواندہ با ما چنانچہ میگذاشت در سوختن از با عجمی مرہوار و تو وزیر خود مسازید تا بر آید جان پاکت در نماز کہ چہ نعمت دادش بی علت است و طاعت او ز کار صاحب لیت است و ز آنجہ آنست کہ رسول خدا حضرت علی رضی اللہ عنہ را بر دوش خود سوار ساخت در آنوقت آنچہ بامین الارض و السماء بود بر او منکشف شد اخرج النسائی عن علی قال انطلقت مع رسول اللہ حتی اتینا الکعبۃ و صعد الی علی بن حصین علی فلما را حی صعد علی قال لیجلس فی اللہ و جلس لی قال صعد علی تکبیر صعد علی تکبیر فنقض لی فقال علی انہ یخجل فی رؤیت لثلاث اشیاء السماء و صعد علی الکعبۃ و علیہا مثال صمغ و ناسخ حکمت اعالیہ لای یلینیا و شمالا و قد اما بین یرید من خلفہ حتی اذا کنت منہ قال البنی

اسات کہ در سون برس یہ وقت پیش می آمد و در آنوقت کہ علی رضی اللہ عنہ را بر دوش خود سوار ساخت در آنوقت آنچہ بامین الارض و السماء بود بر او منکشف شد

[illegible]







[illegible]





[illegible]



عظیم حضرت امام علی بن ابی طالب علیہ السلام کی جانب سے تمام  
عطا فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ ان کے ہاتھوں سے اور ہر  
کا درجہ بہت زیادہ ہو گیا تھا اور ان کے علم و ادب کا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب و ائمہ  
اور ان کے اصحاب و ائمہ اور ان کے اصحاب و ائمہ اور ان کے  
یہاں کیا تھا اور ان کے اصحاب و ائمہ اور ان کے اصحاب و ائمہ  
اور ان کے اصحاب و ائمہ اور ان کے اصحاب و ائمہ اور ان کے  
اور ان کے اصحاب و ائمہ اور ان کے اصحاب و ائمہ اور ان کے





[illegible]





آنحضرت در تقاضای نبی حطمتہ دہ بودند و غروہ کہ یکے از تیر اندازان یهود بود تیر می زدند  
تیر بچیمکہ آنحضرت رسید و از آنجا خیمہ بجائے دیگر زدند امیر المؤمنین علی مرتضیٰ علی نبی  
وعلیہ الصلوٰۃ والسلام در کمین و بود و انگاه شمشیر بر پهنہ در دست بآئینہ دیکر پیروزان  
آمد علی مرتضیٰ صلوات اللہ علی نبیہا وعلیہ بر سئے حلقہ گرد و سر شوم و در از تن پلیدی  
جہر کردہ پیش آنحضرت آورد و از آنجکہ آنست کہ در غزوہ بنی قریظہ کہ قبیلہ  
عظیمہ یهود بود در وقت محاصره یکے از اسباب نزول آنما از حصون لاوری  
و شجاعت علی مرتضیٰ صلوات اللہ علی نبیہا وعلیہ بود قال بن اسحاق حدیثی  
من اثبت بہ من اہل العلم ان علی بن ابیطالب صلح و ہم محاصر بنی قریظہ ویدعوہ الی الایمان  
و تقدم ہو قال لا ذوقن ما ذاق حمزہ و لا فتحن حصنہ فقالوا یا محمد فینزلو علی حکم سعد  
بن معاویہ و از آنجکہ آنست کہ در غزوہ خیبر و فتح حصنہ از حصون دزگ واقع  
شدہ راایت بدست علی مرتضیٰ دادند و بد آنجہاب روان ساختند فتح آن حصن  
بر دست او تحقیق گشت قال محمد بن اسحق حدیثی بنید بن سفیان عن ابیہ سفیان  
عن سلمۃ بن الاکوع قال لعبد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ابابکر برایتہ الی  
بعض حصون خیبر فقال ورجع ولم ین فتح و قد جہد ثم بعث من الغد فقال ثم رجع  
و لم ین فتح و قد جہد فقال سؤل اللہ لاطین الہر ایتہ خدا را بکتاب اللہ و رسولہ و کتب اللہ  
در رسولہ کہ اگر غیرہ را لایرجح حتی فتح اللہ علی ید یہ قال یقول سلمۃ بن عاصم  
و ہو رید ان یقتل فی عینہ ثم قال خدا را ایتہ فامضی ہا حتی یفتح اللہ علیک قال یقول

[illegible]



[illegible]







او کھلا یا دو را کھلا یا یک کھلا ہے اس کا قائل ہے  
 کہ میں نے اس کو قوت ربوبانی سے اور محض  
 او کھلا یا دو را کھلا یا ایک کھلا ہے اس کا قائل ہے  
 کہ میں نے اس کو قوت ربوبانی سے اور محض

کھانا پانی لکھو اس ملک سے مراد دار  
و رستہ ان مشیقاں کو تمام

باستقبال هفتسار از خمیر بدن آمد و دیرادر کنار گرفت و میان درخشان سحر داد و فرمود  
بلغنی المشکور و نفاک المذکور قد رضی الله و رضیت انما نیک پس میسر گریه کرد و حضرت  
فرمود و گریه شادی است یا گریه اندوه علی مرتضی صلوات الله علی نبینا و علی هتک  
شادی و چگونه شاد نباشم که تو از من رضی باشی فرمود حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه  
و آله من تنها از تو رضی ام بلکه خداوند تعالی هم پس یل و میکایل و جبرائیل و شاکان از تو  
رضی اند و گویند که در خمیر من که والی آن کنایه بن ابی الحقیق بود صد جو شش و چهار صد شش  
و هزار نیزه و پانصد یکان یافتند و اثاث و اتمعه فر و ان دست داد و از آن خنجر  
آنست که در غزه خمیر ریاست را آنحضرت حواله وی فرمود و گفت تأمین الرایة خدا جل  
جلیل الله رسول الله محمد رسول الله و اجماعه من ابی انفس من المتواتر و از آن خنجر آنست که فرمود  
در حق من آنحضرت علی بن ابی طالب من المتواتر ایضا و از آن خنجر آنست که برای آنحضرت  
التمس که و از خنجر آن خلیفه بعد من علی باشد که از ابی نعیمه و در بعضی کتب مجتبه مسطور است روی  
ابی هریره عن النبی صلی الله علیه و آله انه قال لما عرج لی سالت فی ان یحیل الخلیفة من  
بعدی علی بن ابی طالب فقالت الملائكة یا محمد ان شد فعلی امشیاء الخلیفة من بعدک  
ابو محمد فعلی شد عنه فی روایة ثلاث مرات اسما

<p>اوست سلطان هر چه خواهد آن کند          هست سلطانی مسلم مرو را          و گرانیکه از خواش اینزدیست</p>	<p>عالمی را در دستم ویران کند          نیست کس را زهره چون و چرا          ترا و مراد در میان دخل نیست</p>
--	---

[illegible]

[illegible][illegible]

عبداللہ علی بن ابی طالب کو سب سے زیادہ محبوب تھا اسے محمد بن عبد اللہ نے اپنے پیار سے سب سے زیادہ محبوب قرار دیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص اس کی خدمت میں بیٹھتا ہے اس کی عمر پانچ سو سال کی ہوتی ہے۔

الانبیاء قال وما ورث الانبياء قبل قال كتاب وسنة نبهم وانت معني في قصر في الجنة مع فاطمة بنتي وانت اخي ورفيقي ثم تلا رسول الله صلى الله عليه وآله هذا الاية اخوانا على سرر متقابلين لا اخلا في الله نظير بعضهم الى بعض ورفيقتين بيان فرمود کہ احکام کتاب و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم خواهد ماند و دوستی بخانه رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و حبیبت با فاطمہ زہرا خواهد بود و آخر جہالتی عن ابی عمر قال اخي رسول الله صلى الله عليه وآله بين اصحابه فجا على ترزع عيناها فقال رسول الله اخيت بين اصحابك ولم تواج بيني وبين احد فقال رسول الله انت اخي في الدنيا والاخرت هذا كله في ازالة الخلاف وغيره واذ انجمله آتست که برائی تبلیغ احکام او ایل سورہ برات علی مرتضیٰ اور کہ فرستاد و آخر جہالتی عن ابی عمر قال قال رسول الله اني است باللسن بالخطيب قال ابدي ان اذنب بها انما اذنب بها انت قال فان كان لا بد فاذهب انما قال فانطلق فان الله يشهد بها انك وبهدي تلكك ثم وضع يده على فم ترجمه فرستاد رسول خدا حضرت علی مرتضیٰ را بمسوی کہ برائی قرأت برات پس عرض کرد کہ من لسان و زبان او را خطیب منستم رسول خدا فرمود کہ زہرا نیست مرا ازین کہ من بہ برم این سورہ را یا تو بہ بری ترا و دیگرے سزاوار نیست پس علی مرتضیٰ عرض کرد کہ اگر ضرورت و ازفتن چارہ نیست من میروم فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ بر ویدہ سبتیکہ خدا می تعالی ثابت خواهد شد زبان ترا و ہدایت خواهد کرد دل ترا بعد از ان نهاد رسول خدا دست خود را بر دامن علی مرتضیٰ علیہ السلام و ملو گردانید و ہان مبارک را از علوم خدا و نصرت فرمود و در

۹۳

عبداللہ علی بن ابی طالب کو سب سے زیادہ محبوب تھا اسے محمد بن عبد اللہ نے اپنے پیار سے سب سے زیادہ محبوب قرار دیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص اس کی خدمت میں بیٹھتا ہے اس کی عمر پانچ سو سال کی ہوتی ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ جو شخص اس کی خدمت میں بیٹھتا ہے اس کی عمر پانچ سو سال کی ہوتی ہے۔













[illegible]



[illegible][illegible]

کہ تم کیا کہتے ہو مرق کیا اور نہوں نے  
 وارک دیکھ کر حضرت عیدین رضی اللہ عنہ سے  
 کہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے  
 یہاں سے دیکھا کہ تم نے کہا کہ  
 ہے اور نہ فرق اور احکام شرعی سے  
 ہیں اور ان کو نہ چھوڑنا ہے اور  
 اور عمار کے غلام نے کہا کہ پاس  
 ہمارے غلام نے کہا کہ پاس  
 ہمارے غلام نے کہا کہ پاس









[illegible]





[illegible]



در یافت نماید اخرج البخاری من حدیث ابن المبارک عن یونس عن الزہری عن  
عبد اللہ بن کعب عن ابن عباس قال اخرج علی من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فی  
مرضہ فقالوا لیکف صبح رسول اللہ یا اباحسن فقال صبح کجاشد بار یا فقال العباس  
اللاتری انی اری رسول اللہ یستوی من وجهہ وانی لاعرف فی وجہہ بنی عبد المطلب  
فانطلق بنا الی رسول اللہ فلیسکلم فان کان الامر فینا یمنینہ واکنان فی غیرنا کلناہ  
فاوصی لنا فقال علی ان کان الامر فی غیرنا لم یعطینہ الناس بدوا وانی و اللہ لا کلم  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فی ہذا البدا واما ان ابابکر الصدیق و سایر شہید  
در بخاری وغیرہ آمدہ کہ علی رضی وعباس بن زید حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ در مرض  
موت برآمدند وعباس بن علی رضی گفت بیا وطلب کن ابن ام خلفان را از حضرت  
اگر در ما باشد بیان کند و بدینم انرا از آن حضرت پس علی رضی گفت من طلب نمیکم  
در وقتیکہ ابوبکر و عمر وغیرہ صحابہ حاضر اند و بعضی روایات آمدہ کہ از رسول خدا  
و بنی اطلب کنیم و از آنجہ است اتهام منصب سولجہ کردن و بر آن نصرت و  
ہمت قویہ بکار بر روی و فیض الہی و اعیہ علما و کلمہ للہ و نفس و فروختن و مقام  
شکرت بہر سایندن کہ قصیر از ان باخوت رسول معلوم و مولایہ او و بلفظ وصی وارث  
و امثال ان کہ وہ شود اخرج الحاکم عن ابن عباس ان النبی قال یکم یتولانی  
فی الدنیا و الآخرۃ فقال کل رجل منہم یکم یتولانی فی الدنیا و الآخرۃ فقال  
صحن علی اکثرہم فقال علی انما اتوالک فی الدنیا و الآخرۃ فقال انت ولی فی الدنیا

و از آنجمله آنست که حضرت علی مرتضی فرمود من احق منی کیست سزاوارتر  
 از من اخراج الحاکم عن ابن عباس قال کان علی یقول فی حیوة رسول الله ان الله  
 یقول افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم و الله لا ینقلب علی عقابنا بعد ذلک الا  
 و الله لمن مات او قتل لاقننا علی ما قاتل علیته حتی اموت و الله انی لآخوه و ولیه  
 و ابن عمه و وارث علی بن ابی طالب و از آنجمله آنست که سعد بن ابی وقاص قتیله معاویه  
 با و گفت که چه چیز منعی کند ترا از سب ابی تراب پس فضائل و کمالات آن ذات  
 قدسی صفات بیان فرمود اخراج مسلم بن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ایه  
 قال امر معاویه بن سفیان سعد ان قال انتک ان تسب ابی تراب قال اما ذکرت  
 علیاً قال من رسول الله فلن انسیته لمن یکون لی واحد منهن احب الی من خمر الخمر  
 سمعت رسول الله یقول له و قد خلفه فی بغض مغازیة فقال له علی یا رسول الله  
 خلفتني مع النساء و الصبيان فقال له رسول الله اما ترضی ان تكون منی بمنزلة نهر  
 من سبی الا ان لا نبوة بعدی و سمعته یقول یوم خیبر لا عظیمین هذا الراية رجلها حبیب الله  
 و رسوله و یحب الله و رسوله قال قطا و لنا لها فقال ادعوا لی علیا فاتی و به ردد  
 فبصیق فی عینیه و وقع الراية الیه ففتح الله علیه و لما ترلت هذه الایة قل تعالوا  
 ابناؤنا الخ و عار رسول الله علیا و فاطمة و حسنا و حسینا فقال اللهم مولانا ابی و از ابی  
 و سلمان و مقداد و ابیطیفیل و غیره صحابه کرام فضائل آن قدوه امام بسیار  
 منقول است فی الصواعق اخراج احمد بن محمد بن سال معاویه عن سید فقال قال

و از آنجمله آنست که حضرت علی مرتضی فرمود من احق منی کیست سزاوارتر  
 از من اخراج الحاکم عن ابن عباس قال کان علی یقول فی حیوة رسول الله ان الله  
 یقول افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم و الله لا ینقلب علی عقابنا بعد ذلک الا  
 و الله لمن مات او قتل لاقننا علی ما قاتل علیته حتی اموت و الله انی لآخوه و ولیه  
 و ابن عمه و وارث علی بن ابی طالب و از آنجمله آنست که سعد بن ابی وقاص قتیله معاویه  
 با و گفت که چه چیز منعی کند ترا از سب ابی تراب پس فضائل و کمالات آن ذات  
 قدسی صفات بیان فرمود اخراج مسلم بن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ایه  
 قال امر معاویه بن سفیان سعد ان قال انتک ان تسب ابی تراب قال اما ذکرت  
 علیاً قال من رسول الله فلن انسیته لمن یکون لی واحد منهن احب الی من خمر الخمر  
 سمعت رسول الله یقول له و قد خلفه فی بغض مغازیة فقال له علی یا رسول الله  
 خلفتني مع النساء و الصبيان فقال له رسول الله اما ترضی ان تكون منی بمنزلة نهر  
 من سبی الا ان لا نبوة بعدی و سمعته یقول یوم خیبر لا عظیمین هذا الراية رجلها حبیب الله  
 و رسوله و یحب الله و رسوله قال قطا و لنا لها فقال ادعوا لی علیا فاتی و به ردد  
 فبصیق فی عینیه و وقع الراية الیه ففتح الله علیه و لما ترلت هذه الایة قل تعالوا  
 ابناؤنا الخ و عار رسول الله علیا و فاطمة و حسنا و حسینا فقال اللهم مولانا ابی و از ابی  
 و سلمان و مقداد و ابیطیفیل و غیره صحابه کرام فضائل آن قدوه امام بسیار  
 منقول است فی الصواعق اخراج احمد بن محمد بن سال معاویه عن سید فقال قال

و از آنجمله آنست که حضرت علی مرتضی فرمود من احق منی کیست سزاوارتر  
 از من اخراج الحاکم عن ابن عباس قال کان علی یقول فی حیوة رسول الله ان الله  
 یقول افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم و الله لا ینقلب علی عقابنا بعد ذلک الا  
 و الله لمن مات او قتل لاقننا علی ما قاتل علیته حتی اموت و الله انی لآخوه و ولیه  
 و ابن عمه و وارث علی بن ابی طالب و از آنجمله آنست که سعد بن ابی وقاص قتیله معاویه  
 با و گفت که چه چیز منعی کند ترا از سب ابی تراب پس فضائل و کمالات آن ذات  
 قدسی صفات بیان فرمود اخراج مسلم بن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ایه  
 قال امر معاویه بن سفیان سعد ان قال انتک ان تسب ابی تراب قال اما ذکرت  
 علیاً قال من رسول الله فلن انسیته لمن یکون لی واحد منهن احب الی من خمر الخمر  
 سمعت رسول الله یقول له و قد خلفه فی بغض مغازیة فقال له علی یا رسول الله  
 خلفتني مع النساء و الصبيان فقال له رسول الله اما ترضی ان تكون منی بمنزلة نهر  
 من سبی الا ان لا نبوة بعدی و سمعته یقول یوم خیبر لا عظیمین هذا الراية رجلها حبیب الله  
 و رسوله و یحب الله و رسوله قال قطا و لنا لها فقال ادعوا لی علیا فاتی و به ردد  
 فبصیق فی عینیه و وقع الراية الیه ففتح الله علیه و لما ترلت هذه الایة قل تعالوا  
 ابناؤنا الخ و عار رسول الله علیا و فاطمة و حسنا و حسینا فقال اللهم مولانا ابی و از ابی  
 و سلمان و مقداد و ابیطیفیل و غیره صحابه کرام فضائل آن قدوه امام بسیار  
 منقول است فی الصواعق اخراج احمد بن محمد بن سال معاویه عن سید فقال قال







علم تقویٰ کو نہایت عزیز رکھو اور اس کی تعلیم حاصل کرو  
 کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے تم کو نجات دے گا  
 اور اس کی تعلیم حاصل کرو کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے تم کو نجات دے گا  
 اور اس کی تعلیم حاصل کرو کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے تم کو نجات دے گا









پس کی کہ جواب کہ سن کر تھکا  
پس میں جانو کہ میری بات  
سنا تھا وہ سنو نہ دی ہے جیسی  
نہی کہ کیا پیا اور زنا ہے  
میری ہے کہ کیوں کہ تو میرا  
شہ نام میرا کھام روکا  
نہا نہ کہ میرا کھفتا کہ تو  
پوچھا یہ جی

سلوات الله على نبينا وعليه تحقيق بود علی مرتضیٰ بعدله المدی یعنی نهایت و غایت  
نزد اوست که او صفاتش در احاطه و صفات در آید **شعر** غزلی  
لا تدرك الوصف المحطى خصاييسه | وان يك سابقا في كل ما وصفنا

نمید و نہ بیند و گر روزگار  
اوصاف علی بگشاید ممکن نیست  
من ذات علی بواجبی کے دائم

جوان چون علی تیغ چون ذوالفقار  
گنجائش بحر و سبب ممکن نیست  
الآ دائم کہ مشکل او ممکن نیست

و سخت و محکم بود و در قوت و شجاعت بیست

مود از غایت قنوت خویش  
خالی از حول خویش و قوه خویش  
قوه فعلی از زده سر  
کند بچویشتن و خیر

ومی گفت قول مفصل که میدامی که سخن می حق را از باطل ایستات

وحي دليرش که منظر گاه اوست  
چون خطا باشد چو دل آگاه اوست

و حکم دے کر و بعد ازل کہ دوران پہلی و خفی بر تہیج کس نے بود اسیات

عدل چه بود آب ده اشجار را  
عدل وضع نعتی بر موضعش  
ظلم چه بود آب دادن خارا  
نی بگرنجی که باشد اکبش  
دست او ابر مو هبت باران  
هر کسو سیرتان و بدکاران

نمود از غایت فتوت خویش	خالی از حول خویش و قوه خویش
قوة فعل حق از زده سر	کند بخویش و خیر
و می گفت قول افضیل که جدای که سخن می حق را از باطل	اسیاست
و می دلیرش که منظر گاه است	چون خطا باشد چو دل آگاه است
آنکه از حق یا بد او وحی و جواب	وحی حق و الله اعلم بالقواب
و حکم می کرد و بعدل که در آن میلی و حقی بر میچسب می نمود	اسیاست
عدل چه بود آب ده اشجار را	ظلم چه بود آب دادن خار را
عدل وضع نعمتی بر مومنان	نی بگرینجی که باشد اکبش
هز کو سیرتان و بدکاران	دست او ابر مو هبت باران

فیض آن ابر بر همه عالم  
 و جاری بود علم از هر پهلوی وی یعنی علی مرتضی دریا می علم بود که هر جانب  
 افاضه فیض می میشد و قیامت جاری خواهد ماند و شومی

علم دریائی است بحد و کنار  
 این گمشده بود این بار علم  
 و در دلت بینی علوم انبیا  
 و میگوید حکمت از هر کنار علی مرتضی یعنی هر سخن آنحضرت مستطاب سرار و حکمت بود

آن سخنانی که از عقل گشت  
 آن دماغی که بران گشتن تند  
 دل بیار آمد ز گفتار صواب  
 گنج سلونی دروش علم لدنی حاصلش

و میگفت علی مرتضی از دنیا و متوحش می گشت از زب و زینت آن

ترک دنیا گیر تا سلطان شوی  
 آنچه با تو در نیاید زیر خاک  
 و انس می گرفت علی مرتضی در ظلمت شب و حش آن با خدا و انوس می گشت

از دنیا و از هر پهلوی وی یعنی علی مرتضی دریا می علم بود که هر جانب افاضه فیض می میشد و قیامت جاری خواهد ماند و شومی

۱۸  
 علی مرتضی علی بن ابی طالب  
 علیه السلام  
 در دنیا و در نیاید زیر خاک  
 و انس می گرفت علی مرتضی در ظلمت شب و حش آن با خدا و انوس می گشت

در دنیا و در نیاید زیر خاک  
 و انس می گرفت علی مرتضی در ظلمت شب و حش آن با خدا و انوس می گشت









علی بن ابی طالب علیه السلام در روزی که در مسجد کوفه ایستاده بود و مردم را خطبه می‌خواند و در میان خطبه فرمود که ای کسانی که ایمان آورده‌اید بدانید که من را در این شهر کوفه در روزی که در این مسجد ایستاده‌ام و مردم را خطبه می‌خوانم و در میان خطبه فرمود که ای کسانی که ایمان آورده‌اید بدانید که من را در این شهر کوفه در روزی که در این مسجد ایستاده‌ام و مردم را خطبه می‌خوانم

و بود علی مرتضیٰ صلوات الله علی دنیا و علییه که غالب بود بر همه قویا و امید  
 نمیداشت کسی از اقویا نظر بر و بدیه و شمت و قوه و شجاعت او که قوی  
 و فعلی بجز صدق و راستی از ان مظهر حق بنظر او آید یعنی خوف جبر خدا و  
 رسول از دیگری نداشت و او غالب بود و همه را مغلوب اشیات

گفت پیغمبر علی را کای علی	شیر حقی پهلوانی بر دلی
از علی آموز اخلاص عمل	شیر حق را دان نمیره از دغل

و بود علی مرتضیٰ علیه السلام که نمیدانید که از عدل و انصاف وی  
 هیچ معنی و عاجزی یعنی بد او غریبان و مسکینان میرسید و در هر کار صدق  
 و راستی را کاری فرمود اشیات

صدق بین جان و آتش ای یقون	از نبی بر جهان رحال صبا و قون
از حدیث راست آرام و دست	رشته‌ها دانه دام و دست
دل نیار آمد بگفتار و دروغ	همچنانکه روغن اندر عین و روغ
زنگ شک و ننگ کفران نفاق	تا ابد باقی بود و در جهان عاق
زنگ صدق و زنگ تقوی یقون	تا ابد باقی بود و در تقسین

و گفت خراسندی که حاضر شدم در جائیکه می‌ایستاد علی مرتضیٰ علیه السلام  
 برای عبادۀ خدا وقت تاریکی شب فرو رفتن ستارگان دیدم که آنحضرت  
 ریش مبارک خود بدست خود گرفته بی قرار و بی تاب بودند مانند بیانی مارگزیده

علی بن ابی طالب علیه السلام در روزی که در مسجد کوفه ایستاده بود و مردم را خطبه می‌خواند و در میان خطبه فرمود که ای کسانی که ایمان آورده‌اید بدانید که من را در این شهر کوفه در روزی که در این مسجد ایستاده‌ام و مردم را خطبه می‌خوانم و در میان خطبه فرمود که ای کسانی که ایمان آورده‌اید بدانید که من را در این شهر کوفه در روزی که در این مسجد ایستاده‌ام و مردم را خطبه می‌خوانم

علی بن ابی طالب علیه السلام در روزی که در مسجد کوفه ایستاده بود و مردم را خطبه می‌خواند و در میان خطبه فرمود که ای کسانی که ایمان آورده‌اید بدانید که من را در این شهر کوفه در روزی که در این مسجد ایستاده‌ام و مردم را خطبه می‌خوانم و در میان خطبه فرمود که ای کسانی که ایمان آورده‌اید بدانید که من را در این شهر کوفه در روزی که در این مسجد ایستاده‌ام و مردم را خطبه می‌خوانم

[illegible]

ومی گریست بهر ششخصی سخت اند و مهنک باد و د و سقاری و بغایت تضرع و فراری

می خنک چندی که آن گریان دوست  
 اشک کان از بر او بارند خلق  
 ناله می آید ناله ها خوش آمدش  
 هر که باشد شاه در روش بر او  
 چون قصر عزت بر حق قدر است  
 و می هایدون دل که آن بریان است  
 گوهر است اشک پندارند خلق  
 کز دوا عالم ناله و غم باید شش  
 گر چو ناله نباشد زنی نوا  
 آن بها کا نجاست زاری الحاح است

و منی نمود علی رضی صلوات الله علی نبینا وعلیه در گریه و آه و ناله ای و دنیا  
فریب ده و صغور ساز غیر آریا پیش آری مرا و عرض کردی نفس خود را  
بر من یا بسوی من شوق و رغبت نمودی دور است دور است آنچه  
می توانی مرا بدرستی که طلاق و ادم ترا سه طلاق و گذشتیم ترا بسوی یکایک داشت  
نمیت در آن بروود و رشوا بیات

هر که از دیدار برخوردار شد  
مال و نیا دام مرغان ضعیف  
سوی دریا عزم کن زین آبگیر  
این جهان در چشم او مردار شد  
ملک عقیق دام مردان خریف  
مهر جوی ترک این گرداب گیر

و می فرمود علی مرتضی کاشی دنیا عمر تو قلیل است کما قال الله تعالی قل متاع  
الدنیا قلیل و عظمت جثمت و زینت تو ناچیز و حقیر است ابیات

[illegible]













علی کلام نبی صلی الله علیه و آله و سلم در این باب که در حدیث آمده است که هر که از مال خود صدقه بدهد خداوند او را صد بار عافیت بخشد و هر که از مال خود صدقه ندهد خداوند او را صد بار عافیت ندهد.

فغضب محمدی له حدیثه و قر بها من حده و هو غافل قناره فقال یخرج من هذه  
 و تعرضی لئلا یجتمعت فقال لا ذین الی من یعطنی تبراً و یطعننی تمراً فلیتی بمعایه و قال  
 یومالوا لعلم فی غیره من اخیة اقام عندها و ترکة فقال له عقیل انی غیر لی فی دینی و انت  
 غیر لی فی دینالی و قد اخرت دینالی و اسال الله غایة خیر و اخرج ابن عساکر  
 ان عقیلاً اسال علیاً فقال فی محتاج و انی فقیر فاعطنی قال صبرتی یخرج عطاء لی  
 مع المسلمین فاعطیک معهم فالتج علیة فقال لرجل خدیجة فانطلق به الی الجوانیت  
 اهل السوق فقال دق نذره الا فقال و قد مانی نذره الجوانیت قال ترید ان  
 یتخذنی سارقاً قال و انت ترید ان یتخذنی سارقاً ان اخذ اموال المسلمین  
 فاعطتیکما و منهم قال ین معاویة قال انت و ذاک فاتی معاویة فسا افا عطا  
 ما له الف و ربها ثم قال صدق علی المنبر فا ذکر ما اولاک علی و ما اولتیک فصدع فخر الله  
 و اثنی علیه ثم قال یا الناس فی الخبر کم انی اردت علیاً علی دینه و انی اردت  
 معاویة علی دینه فاختار فی علی دینه از اخرج ابو عمر عن عاصم بن کلیب عن  
 ابيه قال قدم علی علی مال صفهان فقسمة سبعین سباع و جدینار و زعفران فقسمة  
 سبع کسرو و جعل علی کل جزء کسیرة ثم اقرع بیخیم ایتیم بطله اولاً  
 ترجمه آمد علی مرتضی صلوات الله علیه و علیس  
 مال از صفهان و اثر اهفت حصه نمود و تقسیم فرمود و یافت و ران مال  
 نانی ان نان را هفت حصه نمود و بر هر حصه دین مال گذاشت بعد و فرم

و در این باب که در حدیث آمده است که هر که از مال خود صدقه بدهد خداوند او را صد بار عافیت بخشد و هر که از مال خود صدقه ندهد خداوند او را صد بار عافیت ندهد.

علی کلام نبی صلی الله علیه و آله و سلم در این باب که در حدیث آمده است که هر که از مال خود صدقه بدهد خداوند او را صد بار عافیت بخشد و هر که از مال خود صدقه ندهد خداوند او را صد بار عافیت ندهد.



این کتاب را در روز جمعه در ماه رجب سال ۱۰۰۰ هجری قمری در شهر کابل  
 در روز دوشنبه در ماه رجب سال ۱۰۰۰ هجری قمری در شهر کابل  
 در روز دوشنبه در ماه رجب سال ۱۰۰۰ هجری قمری در شهر کابل  
 در روز دوشنبه در ماه رجب سال ۱۰۰۰ هجری قمری در شهر کابل

پس استاد مروتی گفت من پیش از این در این کتاب  
 طبعی معیشت و انرا بقدرش گوارا ساختن از اخراج ابوبکر بن ابی  
 علی لاسه فاطمه بنت اسد گفتی فاطمه بنت رسول الله صلی الله علیه و آله  
 فی بیت العجرج العجرج الطحی من حجه گفت علی بن ابیطالب صلوات الله علی بنیها و علیها که  
 ما در خود را که کفایت میکنم من براسه خدمت فاطمه زهرا صلوات الله علی بنیها و علیها که  
 تعلق از بیرون خانه دارد و از درون آب و غیره حاجات و کفایت میکنی برای خدمتی  
 که تعلق بدرون خانه دارد مانند خمیر کردن و نان بختن و آرد کردن و فی الصواعق  
 نقد ظنون علی الدنيا لانا و قال لقد رفعت بدرعی نه احتی استخیت من رقاعها و از  
 اخراج احمد بن مجاهد قال قال علی جعت مرة بالمدينة فوجدت فاطمة بنت محمد صلی الله علیه و آله  
 فی حوالی المدينة فاولاها امرأة فاجتهدت مدافعتها تا دیدها فاطمة طعنها کل ذنوب علیة ثمرة  
 ثمرة استستة عشر ذنوبا حتی مجلت یامی ثم اتیت المار فاصبت منه ثم اتیتها فجلت  
 کفنی فکفها فعدت لی ستة عشر ثمرة فاتیبت النبی صلی الله علیه و آله فاجتهدت فاکمل منی  
 سنیا فزید و علی گرسنه شدم یکبار در مدینه به سخت گرسنگی و بیرون آمدم تا کاری بکنم و  
 مردان کار را هر طاعت خود نمایم ناگاه دیدم زنی را که جمیع کرده کلو خپاس گمان کردم  
 که این زن بخوابد که این را نکند و کل سازد پس مقاطعه کردم که من این را ترک کرده  
 میسم پس بیکه بعضی هر دو یک خوا از تو در خواهم گرفت و پس کشیدم  
 شانزده و لو تا آبله بر آورد دست من از کشیدن و لو با بعد از آن آوردم آب

این کتاب را در روز جمعه در ماه رجب سال ۱۰۰۰ هجری قمری در شهر کابل  
 در روز دوشنبه در ماه رجب سال ۱۰۰۰ هجری قمری در شهر کابل  
 در روز دوشنبه در ماه رجب سال ۱۰۰۰ هجری قمری در شهر کابل  
 در روز دوشنبه در ماه رجب سال ۱۰۰۰ هجری قمری در شهر کابل

این کتاب را در روز جمعه در ماه رجب سال ۱۰۰۰ هجری قمری در شهر کابل  
 در روز دوشنبه در ماه رجب سال ۱۰۰۰ هجری قمری در شهر کابل  
 در روز دوشنبه در ماه رجب سال ۱۰۰۰ هجری قمری در شهر کابل  
 در روز دوشنبه در ماه رجب سال ۱۰۰۰ هجری قمری در شهر کابل

[illegible]



بسیار از حدیث سابقه معلوم شد و از آنجا که آنست که براس  
 حضرت فاطمه زهرا علیها السلام مردانیکه از اجابہ صحابہ خیر الوری بودند خواستگار  
 نمودند بدینجه اجابت فرسید و بامداد رسول الله حضرت علی مرتضی صلوات الله  
 علی نبینا وعلیه تزویج فرمود و در آنجا آن فضیلت علی مرتضی بیان نمود و از آنجا که آنست  
 فی خصائص علی عن عبد الله عن بریدہ عن ابیہ قال خطب ابو بکر و عمر فاطمہ علیہا السلام  
 فقال رسول الله انما صغیرۃ فخطبها علی فرجها عن ابی ہریرۃ قال قالت فاطمہ رسول الله  
 زوجتی من علی و ہو فقیر لا مال له فقال یا فاطمہ اما ترضین ان اسمعک و حل طلع الی اہل البیت  
 فاخرجہم جلیس احمد با ابو بکر و الاخر معک خرجہ الطبری فی الکبیر و الخطیب عن ابی ہریرۃ  
 ترجمہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام عرض کرد کہ یا رسول الله من بامروی کردی کہ  
 تقییر است و مال ندارد و در جوابش رسول خدا فرمود کہ حق حل و علامتہ بوسہ اہل بیت  
 کہ ویس برگزیدہ و مردی کہ از ان دو مرد بدتر است محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ و دیگر  
 برگزیدہ حق علی مرتضی ایست نفس سول محبتہ زوج تو ای رسا بہ قایم مقام مصطفی  
 صاحب نصاب ہل اتے بہ عالی علم والاہم شیعہ خدایمیر ہم بہ شاہ و عہد سلطان جملہ  
 اولیاء بہ و در وقت نزول آیه کریمہ انما انت منذر و کل قوم ہاد رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وآلہ در حق علی مرتضی صلوات اللہ علی نبینا وعلیہ فرمود کہ انار رسول الله منذر و انت  
 الامادی غرض جملہ اوصاف و نشان او بہ کہ کسیست خالی از احسان و  
 و اخرج احمد و الطبری فی الکبیر عن معقل بن یسار ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال

بسیار از حدیث سابقه معلوم شد و از آنجا که آنست که براس  
 حضرت فاطمه زهرا علیها السلام مردانیکه از اجابہ صحابہ خیر الوری بودند خواستگار  
 نمودند بدینجه اجابت فرسید و بامداد رسول الله حضرت علی مرتضی صلوات الله  
 علی نبینا وعلیه تزویج فرمود و در آنجا آن فضیلت علی مرتضی بیان نمود و از آنجا که آنست  
 فی خصائص علی عن عبد الله عن بریدہ عن ابیہ قال خطب ابو بکر و عمر فاطمہ علیہا السلام  
 فقال رسول الله انما صغیرۃ فخطبها علی فرجها عن ابی ہریرۃ قال قالت فاطمہ رسول الله  
 زوجتی من علی و ہو فقیر لا مال له فقال یا فاطمہ اما ترضین ان اسمعک و حل طلع الی اہل البیت  
 فاخرجہم جلیس احمد با ابو بکر و الاخر معک خرجہ الطبری فی الکبیر و الخطیب عن ابی ہریرۃ  
 ترجمہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام عرض کرد کہ یا رسول الله من بامروی کردی کہ  
 تقییر است و مال ندارد و در جوابش رسول خدا فرمود کہ حق حل و علامتہ بوسہ اہل بیت  
 کہ ویس برگزیدہ و مردی کہ از ان دو مرد بدتر است محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ و دیگر  
 برگزیدہ حق علی مرتضی ایست نفس سول محبتہ زوج تو ای رسا بہ قایم مقام مصطفی  
 صاحب نصاب ہل اتے بہ عالی علم والاہم شیعہ خدایمیر ہم بہ شاہ و عہد سلطان جملہ  
 اولیاء بہ و در وقت نزول آیه کریمہ انما انت منذر و کل قوم ہاد رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وآلہ در حق علی مرتضی صلوات اللہ علی نبینا وعلیہ فرمود کہ انار رسول الله منذر و انت  
 الامادی غرض جملہ اوصاف و نشان او بہ کہ کسیست خالی از احسان و  
 و اخرج احمد و الطبری فی الکبیر عن معقل بن یسار ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال

بسیار از حدیث سابقه معلوم شد و از آنجا که آنست که براس  
 حضرت فاطمه زهرا علیها السلام مردانیکه از اجابہ صحابہ خیر الوری بودند خواستگار  
 نمودند بدینجه اجابت فرسید و بامداد رسول الله حضرت علی مرتضی صلوات الله  
 علی نبینا وعلیه تزویج فرمود و در آنجا آن فضیلت علی مرتضی بیان نمود و از آنجا که آنست  
 فی خصائص علی عن عبد الله عن بریدہ عن ابیہ قال خطب ابو بکر و عمر فاطمہ علیہا السلام  
 فقال رسول الله انما صغیرۃ فخطبها علی فرجها عن ابی ہریرۃ قال قالت فاطمہ رسول الله  
 زوجتی من علی و ہو فقیر لا مال له فقال یا فاطمہ اما ترضین ان اسمعک و حل طلع الی اہل البیت  
 فاخرجہم جلیس احمد با ابو بکر و الاخر معک خرجہ الطبری فی الکبیر و الخطیب عن ابی ہریرۃ  
 ترجمہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام عرض کرد کہ یا رسول الله من بامروی کردی کہ  
 تقییر است و مال ندارد و در جوابش رسول خدا فرمود کہ حق حل و علامتہ بوسہ اہل بیت  
 کہ ویس برگزیدہ و مردی کہ از ان دو مرد بدتر است محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ و دیگر  
 برگزیدہ حق علی مرتضی ایست نفس سول محبتہ زوج تو ای رسا بہ قایم مقام مصطفی  
 صاحب نصاب ہل اتے بہ عالی علم والاہم شیعہ خدایمیر ہم بہ شاہ و عہد سلطان جملہ  
 اولیاء بہ و در وقت نزول آیه کریمہ انما انت منذر و کل قوم ہاد رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وآلہ در حق علی مرتضی صلوات اللہ علی نبینا وعلیہ فرمود کہ انار رسول الله منذر و انت  
 الامادی غرض جملہ اوصاف و نشان او بہ کہ کسیست خالی از احسان و  
 و اخرج احمد و الطبری فی الکبیر عن معقل بن یسار ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال

[illegible]

لقاطم حنین زوجا من علی الاثر ضیق فی زواجک اقدم امتی مسلما و اکثرهم  
علما و اعظمهم علما و اخرج النسائی فی خصائص علی و الحاکم عن عباد بن عبد الله قال سمعت  
علیاً یقول انا عبد الله و اخو رسول الله و انا الصديق الاکبر و فی رواية انا الفاروق عظم  
للقول ان بعدی الاکاذب و هذا حدیث صحیح علی راسی الحاکم و قال النبی النظر الی وجهه علی  
عبادة و ذکر علی عبادة و صححه الحاکم و عن ابن عباس قال رسول الله لعلی هذا الصديق الاکبر  
و هذا فاروق بن النبی لا یفرق بین الحق و الباطل و هذا یسوب المؤمنین رسول الله و  
حق علی رضی عنهما و انه قد اخرج حدیث اکبر و ابن فاروق عظم است که فرق میکند میان  
حق و باطل پس بیان هر دو لقب سید الوری علی رضی را لقب ساخت فی الصواب  
کان ابو بکر کثیر النظر علی وجهه علی فسألت عائشة فقال سمعت رسول الله صلعم  
یقول النظر الی وجهه علی عبادة و انه حدیث حسن و اخرج الدلمی عن عائشة ان النبی  
صلی الله علیه و آله و سلم قال خیر اخوتی علی و خیر عامی خمره و ذکر علی عبادة و سبج  
الخطیب عن البراءة الدلمی عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه و آله قال علی منی  
منبر له راسی من بدنی و اخرج الحسکری عن انس قال بینما النبی صلی الله علیه و آله  
فی المسجد اذا قبل علی فسلم ثم وقف لیطروضا جالس فیه و نظر صلعم فی وجهه  
اصحابه انهم یوسع له و کان ابو بکر عن یمنیه فخرج له عن مجلسه و قال لهنیا یا ابا ان  
فجلس بین النبی و بین ابو بکر فرفعت السور و رنے وجهه النبی و قال یا ابا کرنا یعرف  
افضل الایام افضل الاذ و افضل و لما جاء ابو بکر و عمر لزيارة قبر النبی بعد وفاته

[illegible][illegible][illegible]







شکر کن مر شاکر ان را بنده باش  
و بود و عزم الخطاب که پناه می جست بجز از مشکلی که در آن مشکلیست اعلی مرتبه





این طبع را از من راضی بودی  
 و از من راضی بودی که در این کتاب  
 از من راضی بودی که در این کتاب  
 از من راضی بودی که در این کتاب

بخدمت علی مرتضی در حلقه خطبه میخواند و میفرمود بهر سید از من حقیقت کتاب  
 خدا را قسم خورم است مرا که نیست هیچ آیتی مگر آنکه من می دانم اینک در شب فرود  
 آمده است یا در روز و در دشت یا در کوه و فی فضل الخطاب فی عدة المسائل  
 رجح عمری قول علی ثم قال عجزت الناس ان تمدن مثل علی بن ابیطالب لولا علی  
 لملک عمرو و یعتقدی جل علی و علی جالساً فی مجلس عس فالتفت الی علی عرف قال یا  
 ابا حسن قم فاجلس مع خصک فقام علی فجلس مع خصمه فیاظر و انصرف الرجل و رج  
 علی الی مجلسه بین بصره و کوفه فی وجهه فقال یا ابا الحسن انی اراک متغیراً کمره ما کان  
 قال نعم یا ابا الحسن فقلت لی قم یا  
 ابا الحسن و لم تقل قم یا علی فجلس مع خصک فقام عمرو اس علی و قبل من عنیه ثم قال  
 بانی انتم کلمه برانا الله عز وجل و کم اخرنا من الظلمات الی النور و اذا خرج ابو  
 عن سعید بن المسیب قال کان احد من الناس یقول سلونی غیر علی بن ابی طالب  
 ابو عمر از سعید بن المسیب آرد که سعید بن المسیب گفت که بخیر علی مرتضی گفت  
 که سلونی قبل ان تفقدونی و چگونه کسی می گفت در یابی علمی که علی بود و دیگر  
 باصل آن نرسیده به بیت

تفلهای ناکشوده مانده بود | از کف انما تحت بر کشود  
 و عن عبد الله بن مسعود ان القرآن انزل علی سبعة احرث باسنا حرق لاله  
 طهر و یطین قال علی بن ابی طالب عنده من علم الظاهر و الباطن از عبد الله بن مسعود

در این کتاب از من راضی بودی  
 و از من راضی بودی که در این کتاب  
 از من راضی بودی که در این کتاب  
 از من راضی بودی که در این کتاب

در این کتاب از من راضی بودی  
 و از من راضی بودی که در این کتاب  
 از من راضی بودی که در این کتاب  
 از من راضی بودی که در این کتاب

در این کتاب از من راضی بودی  
 و از من راضی بودی که در این کتاب  
 از من راضی بودی که در این کتاب  
 از من راضی بودی که در این کتاب



منعده که فرمود که قضی و اعلم بکتاب الله و سنت رسول الله میان شما ما  
 علی مرتضی است و ابن عباس از عمر بن الخطاب است می کند که قضی میان صحابه  
 علی مرتضی است و کلام وی در تفسیر قرآن با سایر صحابه بسیار است و مملو از انوار  
 کتب کبار اخرج ابن سعد و غیره عن ابی الطفیل عن علی قال و الله ما نزلت  
 الا یتیه الا قد علمت فیما نزلت و این نزلت ان نزلی و هم یلی قلیا عقولاً و لساناً  
 تا طعناً فرمود علی مرتضی که نازل نشد هیچ آیه ای مگر آنکه میدانم و ریزیکه نازل  
 شد و در مکانی که نازل شد و در شان شخصی که نازل شد بدستیکه خدا انشاء  
 عطا فرموده است مرا ولی عاقل و داناکه هر چه میخواهم از قرآن بر می آرم و  
 زبانم داده است گویا که از ان افاضه فیض بر عالم میکند از اخرج ابن کثیر  
 عن محمد بن سیرین قال لما توفي رسول الله صلی الله علیه و آله ابطا علی عن البیعه  
 فلقیه ابوبکر فقال کرمت امارتی فقال لا و لکن آلیت لا اری بک بر دای الا  
 الی الصلوة حتی اجمع القرآن فرعوا انه کتبه علی تنزیله قال محمد لو حبست ذلک  
 الکتاب لیکان فی العلم والی داود از محمد بن سیرین که از مشاهیر تابعین است  
 می آید که هرگاه وفات یافت رسول خدا و مقرر گشت خلافت بر ابی بکر صدیق  
 توقف کرد علی مرتضی در بیعتش پس ملاقات کرد با وی ابوبکر صدیق و گفت  
 ای ابنا خوش آمد ترا امارت من ای علی مرتضی فرمود نه لکن من قسم خوردم و بر خود  
 لازم گرفته ام که چادر بدوش نگیرم و بر خرم مگر برای نماز پنجگانه اما آنکه جمیع کتب

در بیان آنکه این کتاب از کتب معتبره است و در بیان آنکه این کتاب از کتب معتبره است و در بیان آنکه این کتاب از کتب معتبره است

روایت از حضرت امیرالمؤمنین علیه السلام  
 که در بیعت نبوت من صاحب  
 ابی بکر صدیق علیه السلام  
 فضل عمر بن الخطاب علیه السلام  
 ضعیف و غفیر صحابه چنان است  
 صاحب فضل و خیر و نوری  
 زیاد و توانی فرموده است که

در بیان آنکه این کتاب از کتب معتبره است و در بیان آنکه این کتاب از کتب معتبره است و در بیان آنکه این کتاب از کتب معتبره است

در بیان آنکه این کتاب از کتب معتبره است و در بیان آنکه این کتاب از کتب معتبره است و در بیان آنکه این کتاب از کتب معتبره است





عقبت میں خصوصاً شہزادہ علی در  
عساکر اور سلطان کی دراز خراج کیل  
حاکم و طلبہ ابن عباس بن عثمان  
نیز بیک علی کی طرف سے ایک خط  
دوسیدہ بھی آیا میں اور سید علی  
مطابق اور ریزہ کی بیک نے حاکم کی  
علی کے لئے اول غنیمت کا ذکر فرمایا  
اور غم و فراق اور غصہ و حسرت کا  
شعور اور بڑے دوست کا غم

قال قال وقلت على امير المؤمنين علي بن ابي طالب صلوات الله على نبينا  
وعليه فرأيت مطرقا متفكرا انقلت فقيم متفكرا يا امير المؤمنين فقال في سمعت بيلكم  
هرا بجا فارتوت ان اضع كتابي في اصول العربية فنقلت ان فعلت هرا فاحينا  
وقبعت فينا هذه اللفظة ثم ايتت بعد ثلاث فالتقي الى صحيفة فيها بسم الله الرحمن  
الرحيم الكلام كله اسم وفعل وحرف فالاسم ما ابتاع عن المسمى والفعل ما ابتاع عن  
المسمى والحرف ما ابتاع عن معنى ليس باسم ولا فعل ثم قال لي اتبعه وز وفيه كما وقع  
لك اعلم يا ابا اسود ان الاشياء ثلثت في ظاهر وضم وكنى ليس بظاهر ولا مضمير قال يا ابا  
جمعت منه شيئا وعرضتها عليه وكان في ذلك حروف النصب فذكرت  
منها ان وان وليت ولعل وكان ولم اذكر لكن فقال لم تركتها فقلت لم  
احسبها منها فقال بل هي منها فزادها اليها هذا قال السيوطي في تاريخه وفي حيوته  
الحويان روى ان عليا وضع له ان الكلام على ثلثة اصناف اسم وفعل وحرف  
ثم دفعه اليه قال ثم على هذا روى النحوي ان ابا الاسود قال ستاذب عليا في ان  
اضع نحو ما وضع فتعني لذلك نحو اوابو الاسود كان من سادات التابعين صحبت  
عليا وشهد مصنفين وكان لكل الرجال رايا واعجزهم عقلا ويعده من الشعراء الخمين  
قيل له ل شهد معاوية بر اقال نعم لكن من الجانب الاخر ود ز بحث توحيد  
وصفات زباني داشت فصيح وان محبت وخطب وى عليه السلام يا فتى  
وحضرت على ترضى صلوات الله على نبينا وعليه ميان صحابه سيد لورى بان زبان

[illegible]

افرن چا کدو ارضی سناگر بیستون  
نظر علی نقشه کما وین



متفرد است گویا در باب توحید و صفات از فن کلام متکلم اول دست و وی  
علیه السلام در آن مقالات از اصل جمال که در سفته سینه انبیا است تفصیلش  
بر آورده لیکن متاخران بر اتموال نسخ نکرده و بدینسان و شالاه اتفاق و در باب  
تصوف بحری بود بنیات و سجع اما اشتغال و در ایام خلافت بحری از تفصیل  
آن باز داشت قال الجدید رحمه الله شیخانی الاصول و البیاض علی المرتضی و رسم  
فصاحت و طرز بلاغت و خطیب آورده است همامی از آله التحفونی فضل  
الخطاب لقدوة الی الصفائح احمدیه بار ساقس سره قال الجدید امیر المومنین  
علی بن ابیطالب لو تفرغ الینا للرحم یقتل الیناعنه من هذا العلم یعنی علم القصد  
لا لا یقوم له القلوب و ذلك مراد علی علما که بنیاد قال الجدید صاحب همامی هذا الامر  
الذی شار فی تفضیله القلوب و ادوی الی ما یتاشر لقوله بعد بنیاد صلعم علی ابن  
ابطالب و فضل الخطاب آورده که امام علی بن ابی طالب عارفان بودند و هم  
است را اتفاق است که هر علی را انقاس نمیبرد و مراد را سخناست که پیش  
از وی کس نگفته و ادیس کی کس مثل آن نیارده است تا بر آنجا که روزی  
بر منبر برآمده گفت سلونی عمادون العرش فان من الجرح علاجها هذا العاب  
رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم فی فی همامی و قتی رسول الله و قافو الذی  
نفسی سیده و اذن لایل التوریه و الایجنیل ان لکما الوضعت و سادۀ قافجرت  
لما ینافضه قانی علی ذلک و کان فی المجلس جل یقال و علک الیما فی فقال و می

نقل از سیدین که حضرت عموافوق  
 کما هو حسن ابو جعفری که او نون  
 منظمه جاتار که او در روایت  
 کسی که نونین عموافوق روایت  
 از نیا که او در روایت  
 نگاه رکنه و الا حضرت ابهر  
 از نیا که او در روایت  
 از نیا که او در روایت













[illegible]

وہی ہے تو خداوند زندگانی  
مرگے است بنام زندگانی

ایسے تو کد ام زندگی  
آن زندگی کہ بے تو باشد

الأخ حسن بن العمران رطبين اتيا امرأة من قريش فاستودعا لهما دينا

[illegible]

[illegible][illegible][illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰













وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے گھر میں ایک کتا رکھا ہے جس کا نام ہے "میرزا"۔ یہ کتا میرا بہت پیارا ہے اور اس کا نام میرا بہت پسند ہے۔

ورحا لیکه سید انبیاء فرموده باشند انادار الحکمة وعلی بابا وانا لکنته  
 العلم وعلی بابا لیکن تمینا و تبرکاً صریفی از دفتری می آریم اخراج ابو بکر عن  
 ابی سحقی قال علی کلمات لور حاتم المطفی فبین لانتصتو من قبل ان تم رکوا مثلهم  
 گفت ابی سحقی محدث که فرموده است علی مرتضی کلمات را که اگر سوار شوید  
 شما بر مرکب و سیر کنید بحدی که مرکب شما لاغر شود و از سیر و از مشرق تا مغرب  
 بگردید نخواهید یافت مانند آن کلمات که فرموده است علی مرتضی  
 صلوات الله علی نبینا وعلیه وآله و از جمله کلمات آنحضرت است لا یرجوا  
 عبداً لاریه ولا یخف یخاف الا ذنبه ولا یتج من لا یعلم ان یتعلم ولا یتج

اذا سئل عما لا يعلم ان يقول مثدا اعلم واعلموا ان منزلة الصبر من الايمان  
كنز لئله الراس من الجسد فاذا ذهب الراس ذهب الجسد واذا ذهب  
الصبر ذهب الايمان وعن زبير بن الحارث عن رجل من بني عامر قال قال  
علي اما اخات عليكم اثنتين طول الامل واتباع الهوى فان طول الامل ينسي  
الآخرة وان اتباع الهوى يبعد عن الحق وان الدنيا قد ترحلت بربرة  
وان الآخرة قد جاءت مقبلية ولكل واحد منهما بنون فكونوا من ابناء  
الآخرة فان اليوم عمل ولا حساب وغدا حساب ولا عمل وعن عطاء بن ابي  
رياح قال كان علي بن ابي طالب اذا بعث سرية الى امرار جلا فاصحاه  
فقال اوصبك بتقوى اليه لا بد لك من لقاءه ولا تستحي لك دونه وهو يملك

[illegible]

کلمه ای که در این کتاب است از کتب معتبره است و در این کتاب است که در این کتاب است  
 و در این کتاب است که در این کتاب است و در این کتاب است که در این کتاب است  
 و در این کتاب است که در این کتاب است و در این کتاب است که در این کتاب است

الدنيا والاخرة و عليك بالذي يقربك الى الله فان فيما عند الله خلفا من الدنيا

ابیات

آفت این در هوا دشمنوست	ورنه اینجا شربت اندر شربت است
ز آتش شربت بسوزد اهلین	باقیان را برده ناقص زمین
و عن عمرو بن کبیر الخنقی عن علی قال	الكلو الغیظ بخور عطره و خشم را

ابیات

سبق رحمت بر غضب هست فتی	لطف غالب بود در وصف خدا
بندگان دارند لایب خوئی او	شک شان پر شد ز آب جوی او

واقول الفحک ابیات

ز امر حق ایگو اکثر خوانده	چون سر بریان چه خندان مانده
گفت فلک سبکو اکثر گوشه دار	تا بریزد شیر نفسش کرد کار

ع اندر پی هر خنده و د و صد گریه تنبهاست - و عن الحارث عن علی قال  
 مثل الذي جمع الايمان والقرآن مثل لا ترنجبه الطيبة الريح الطيبة الطعم  
 مثل الذي لم يجمع القرآن مثل الخنظل خبيثة الريح خبيثة الطعم وعن محمد بن جعفر  
 علی قال قيل لعلي انا نك يا ابا حسن جاورت المقبرة قال في اجد هم حيران  
 صدق يكفون الاستسمة ويزكرون الاخرة اخرج هذا الاحاديث كلها ابو جبر  
 بن ابی شیبته و در صواعق محرقة کلماتی چند از ان کلمات که منقول از حضرت

۱۵۸  
 کلمه ای که در این کتاب است از کتب معتبره است و در این کتاب است که در این کتاب است  
 و در این کتاب است که در این کتاب است و در این کتاب است که در این کتاب است  
 و در این کتاب است که در این کتاب است و در این کتاب است که در این کتاب است

کلمه ای که در این کتاب است از کتب معتبره است و در این کتاب است که در این کتاب است  
 و در این کتاب است که در این کتاب است و در این کتاب است که در این کتاب است  
 و در این کتاب است که در این کتاب است و در این کتاب است که در این کتاب است







[illegible]





في الطير شيئا الا هو يفسد صمها ولو يعلم الطير ما في جوفها من البركة لم يفعلوا بها  
 ذلك قالوا الناس بالسنتكم وجاهدكم ورايواهم باعمالكم وقلوبكم فان للسر  
 ما كتب وهو يوم القيمة مع من احب اخرج عن علي كونه القبول العقل اشد  
 اهتاما منكم بالعمل فانه ان ثقل على ثقل مع التقوى وكيف ثقل على من يقبل  
 واخرج عن يحيى بن جعدة قال علي بن ابي طالب يا حملة القرآن اعملوا به  
 فان العالم من علم ثم عمل وعلم ووافق علمه وسلكوا اقوام يحملون العلم  
 لا يجاوزون تراجمهم ثقات سريرهم علمهم ولا يتهم ويخالفت علمهم علمهم كمالهم  
 فيما هي بعضهم بعضا حتى ان الرجل يغيب على عكسه ان يخلص في غيره ولا يرحمه  
 اولئك لا يصعد اعمالهم في مجالسهم تلك الى الله واخرج عن علي بن ابي السنا  
 قال ما كان ابتداء فاما ما كان عن سئل عما وكرمه واخرج عن علي قال خذوا من  
 الوهن في العبادة والضيقة في المعيشة والتفرض في الغدة واخرج عن الحارث  
 قال رجل جابى الى علي فقال خبرني عن القدر قال طريق منظم لا تسلكه قال  
 اخبرني عن القدر قال بحر عميق لا تلجأ قال خبرني عن القدر قال كسر الله قد خفي  
 عليك فلا تنقشه قال خبرني عن القدر قال يا ايها السائل ان الله خلقك لما  
 يشاء ولما شئت قال بل لما يشاء قال فيستحقك فيما يشاء اخرج عن علي  
 ان للنكبات نهايات فلا بد لاحد ان يكتب من ان يثبت اليها فينفي للعاقل انه  
 اذا اصابه نكبة ان لا يتألم لها حتى ينقضي مرتها فان في رخصها قيل القضاة مرتها

في الطير شيئا الا هو يفسد صمها ولو يعلم الطير ما في جوفها من البركة لم يفعلوا بها  
 ذلك قالوا الناس بالسنتكم وجاهدكم ورايواهم باعمالكم وقلوبكم فان للسر  
 ما كتب وهو يوم القيمة مع من احب اخرج عن علي كونه القبول العقل اشد  
 اهتاما منكم بالعمل فانه ان ثقل على ثقل مع التقوى وكيف ثقل على من يقبل  
 واخرج عن يحيى بن جعدة قال علي بن ابي طالب يا حملة القرآن اعملوا به  
 فان العالم من علم ثم عمل وعلم ووافق علمه وسلكوا اقوام يحملون العلم  
 لا يجاوزون تراجمهم ثقات سريرهم علمهم ولا يتهم ويخالفت علمهم علمهم كمالهم  
 فيما هي بعضهم بعضا حتى ان الرجل يغيب على عكسه ان يخلص في غيره ولا يرحمه  
 اولئك لا يصعد اعمالهم في مجالسهم تلك الى الله واخرج عن علي بن ابي السنا  
 قال ما كان ابتداء فاما ما كان عن سئل عما وكرمه واخرج عن علي قال خذوا من  
 الوهن في العبادة والضيقة في المعيشة والتفرض في الغدة واخرج عن الحارث  
 قال رجل جابى الى علي فقال خبرني عن القدر قال طريق منظم لا تسلكه قال  
 اخبرني عن القدر قال بحر عميق لا تلجأ قال خبرني عن القدر قال كسر الله قد خفي  
 عليك فلا تنقشه قال خبرني عن القدر قال يا ايها السائل ان الله خلقك لما  
 يشاء ولما شئت قال بل لما يشاء قال فيستحقك فيما يشاء اخرج عن علي  
 ان للنكبات نهايات فلا بد لاحد ان يكتب من ان يثبت اليها فينفي للعاقل انه  
 اذا اصابه نكبة ان لا يتألم لها حتى ينقضي مرتها فان في رخصها قيل القضاة مرتها

في الطير شيئا الا هو يفسد صمها ولو يعلم الطير ما في جوفها من البركة لم يفعلوا بها  
 ذلك قالوا الناس بالسنتكم وجاهدكم ورايواهم باعمالكم وقلوبكم فان للسر  
 ما كتب وهو يوم القيمة مع من احب اخرج عن علي كونه القبول العقل اشد  
 اهتاما منكم بالعمل فانه ان ثقل على ثقل مع التقوى وكيف ثقل على من يقبل  
 واخرج عن يحيى بن جعدة قال علي بن ابي طالب يا حملة القرآن اعملوا به  
 فان العالم من علم ثم عمل وعلم ووافق علمه وسلكوا اقوام يحملون العلم  
 لا يجاوزون تراجمهم ثقات سريرهم علمهم ولا يتهم ويخالفت علمهم علمهم كمالهم  
 فيما هي بعضهم بعضا حتى ان الرجل يغيب على عكسه ان يخلص في غيره ولا يرحمه  
 اولئك لا يصعد اعمالهم في مجالسهم تلك الى الله واخرج عن علي بن ابي السنا  
 قال ما كان ابتداء فاما ما كان عن سئل عما وكرمه واخرج عن علي قال خذوا من  
 الوهن في العبادة والضيقة في المعيشة والتفرض في الغدة واخرج عن الحارث  
 قال رجل جابى الى علي فقال خبرني عن القدر قال طريق منظم لا تسلكه قال  
 اخبرني عن القدر قال بحر عميق لا تلجأ قال خبرني عن القدر قال كسر الله قد خفي  
 عليك فلا تنقشه قال خبرني عن القدر قال يا ايها السائل ان الله خلقك لما  
 يشاء ولما شئت قال بل لما يشاء قال فيستحقك فيما يشاء اخرج عن علي  
 ان للنكبات نهايات فلا بد لاحد ان يكتب من ان يثبت اليها فينفي للعاقل انه  
 اذا اصابه نكبة ان لا يتألم لها حتى ينقضي مرتها فان في رخصها قيل القضاة مرتها

في الطير شيئا الا هو يفسد صمها ولو يعلم الطير ما في جوفها من البركة لم يفعلوا بها  
 ذلك قالوا الناس بالسنتكم وجاهدكم ورايواهم باعمالكم وقلوبكم فان للسر  
 ما كتب وهو يوم القيمة مع من احب اخرج عن علي كونه القبول العقل اشد  
 اهتاما منكم بالعمل فانه ان ثقل على ثقل مع التقوى وكيف ثقل على من يقبل  
 واخرج عن يحيى بن جعدة قال علي بن ابي طالب يا حملة القرآن اعملوا به  
 فان العالم من علم ثم عمل وعلم ووافق علمه وسلكوا اقوام يحملون العلم  
 لا يجاوزون تراجمهم ثقات سريرهم علمهم ولا يتهم ويخالفت علمهم علمهم كمالهم  
 فيما هي بعضهم بعضا حتى ان الرجل يغيب على عكسه ان يخلص في غيره ولا يرحمه  
 اولئك لا يصعد اعمالهم في مجالسهم تلك الى الله واخرج عن علي بن ابي السنا  
 قال ما كان ابتداء فاما ما كان عن سئل عما وكرمه واخرج عن علي قال خذوا من  
 الوهن في العبادة والضيقة في المعيشة والتفرض في الغدة واخرج عن الحارث  
 قال رجل جابى الى علي فقال خبرني عن القدر قال طريق منظم لا تسلكه قال  
 اخبرني عن القدر قال بحر عميق لا تلجأ قال خبرني عن القدر قال كسر الله قد خفي  
 عليك فلا تنقشه قال خبرني عن القدر قال يا ايها السائل ان الله خلقك لما  
 يشاء ولما شئت قال بل لما يشاء قال فيستحقك فيما يشاء اخرج عن علي  
 ان للنكبات نهايات فلا بد لاحد ان يكتب من ان يثبت اليها فينفي للعاقل انه  
 اذا اصابه نكبة ان لا يتألم لها حتى ينقضي مرتها فان في رخصها قيل القضاة مرتها



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

کیا اور منہ مائی حکم کار ایسے  
سید عالم نے اوس کے منظور کیا  
حضرت امیر غفران کی مبارک دست  
اور فیصلہ کر کے مستند ہو سکا  
سنی پناہ دیکھیں مبارک چادر حضور  
پیش کیا کہ ہونے لگا وہ بڑا  
چاند نور ہے آنحضرت











[illegible]



[illegible]

۱۵۷

[illegible][illegible]





وطلب کن اور ابرہہ رستہ تک علی مرتضیٰ درخانہ خود دست پس از آمد ابو ذر و آواز  
داد و شنید آواز آسیا کہ میگردد و نظر کرد و دید کہ آسیا خود بخود میگردد و آواز داد  
بر می آید و کسی گرداننده او نیست تعجب باز آواز داد پس علی مرتضیٰ از خانہ بیرون آمد  
و آثار فرح و سرور بر روی مبارکش پدیدار و پس علی عرض کرد کہ رسول خدا ترا طلب فرمود  
است پس آمد بخند دست حضرت رسالت و نشست و ابو ذر میگوید کہ من بجانب رسول خدا  
علیہ و آله میدیدم و رسول خدا بسوی من نظر میفرمود و گفت ای ابو ذر چہ چیز داد  
ترا کہ در تعجبی عرض کردم یا رسول اللہ عجب العجائب یدم آسیائی در خانہ علی مرتضیٰ  
خود بخود می گردید و آواز از آن بر می آمد و کسی گرداننده آن نبود فرمود رسول خدا  
بدرستیکہ مرخصه ایتقالی را ملائکہ اند کہ سیر میکنند بر زمین و خداستعالی آنها را مقرر  
ساختہ برای کار و خدمت آل سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آله اجمعین من لہ المولی  
فلا الکل عن ابی ذر قال یعنبتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله او علیا فایت بدیہ فنادیہ  
فلم یجی فعدت فاجرت رسول اللہ فقال لی عبد اللہ و عدہ قانہ فی البیت قال فعدت  
انا و یفہ فسمعت صوت رجی طیحین فشارفت فاذا الرحی تطحن و لیس معهما احد فنادیہ فخرج  
الی منشر فقلت لہ ان رسول اللہ یبعوک فجاہتم لم ازل نظری رسول اللہ و نظیرہ  
الی ثم قال یا ابافراشا نک فقلت یا رسول اللہ عجبت لعیبایت رجی طیحین فی بیت  
علی و لیس معهما احد یدیر یا فقال یا ابافراشا ان اللہ ملائکہ سیاحین فی الارض و قد  
وکلوا مہونہ آل محمد و ان زنجبلہ است کہ مضامین ابی فضالہ کہ از اہل بر بود روایت





مهر نیرزق پاپا و سکوا و سبک  
 مکرر نیرزق پاپا و سکوا و سبک  
 مکرر نیرزق پاپا و سکوا و سبک  
 مکرر نیرزق پاپا و سکوا و سبک  
 مکرر نیرزق پاپا و سکوا و سبک  
 مکرر نیرزق پاپا و سکوا و سبک  
 مکرر نیرزق پاپا و سکوا و سبک  
 مکرر نیرزق پاپا و سکوا و سبک  
 مکرر نیرزق پاپا و سکوا و سبک  
 مکرر نیرزق پاپا و سکوا و سبک

عن الحارث قال كنت مع علي بن ابي طالب بصيفين قرابت بغير من اهل الشام جا وعليه  
 راكبه وثقله فالتقى عليه وجعل يخلل الصفوف حتى انتهى الى علي فوضع مشطه ما بين اس  
 علي و منكبيه وجعل يحركها ويستجربه فقال علي والله اننا العلامة بيني وبين رسول الله  
 صلى الله عليه وآله وسلم قال فجد الناس في ذلك اليوم واشتد قتالهم وازاحلهم انت  
 که روزی بر حاضران مجلس سوگند داد که هرگز از رسول خدا صلی الله علیه و آله شنیده ا  
 که گفت من كنت مولاة فعلى مولاة گواهی دهد و از ده تن از انصار حاضر بود  
 گواهی دادند یکی دیگر که آنرا از رسول خدا صلی الله علیه و آله شنیده بود حاضر بود  
 اما گواهی نداد حضرت علی مرتضی صلوات الله علی نبینا وعلیه فرمود ای فلان تو  
 چرا گواهی ندادی با آنکه تو هم شنیده بودی گفت من پیر شدم و فراموش کردم  
 امیر کبیر عا که در خداوند اگر این سخن دروغی گوید سفیدی بر بشیره وی ظا هر  
 گردان که عمامه ترا پتو نشاندر راوی گوید که والله آن شخص را دیدم که سفیدی میان  
 هر دو چشم وی پدید آمده بود

آن دعای شیخی فی چون هر دعا است	فانی است و گفت او گفت خدا است
است مولى القوم من لا یشتی	قدر دی کلا لکن لم یشتی

و از آنجمله آنست که ابن عدی کندی را خبر داد که مردمان یمن ترا از امر کنند  
 چون برادر حجاج ابن عدی کندی را تکلیف یمن یعنی داد ابن عدی برادر  
 حجاج را بطوری لعنت کرد که او نفهمید که شخصی دریافت که این لعنت بر

بن کعبه و ثقله فالتقى عليه وجعل يخلل الصفوف حتى انتهى الى علي فوضع مشطه ما بين اس  
 علي و منكبيه وجعل يحركها ويستجربه فقال علي والله اننا العلامة بيني وبين رسول الله  
 صلى الله عليه وآله وسلم قال فجد الناس في ذلك اليوم واشتد قتالهم وازاحلهم انت  
 که روزی بر حاضران مجلس سوگند داد که هرگز از رسول خدا صلی الله علیه و آله شنیده ا  
 که گفت من كنت مولاة فعلى مولاة گواهی دهد و از ده تن از انصار حاضر بود  
 گواهی دادند یکی دیگر که آنرا از رسول خدا صلی الله علیه و آله شنیده بود حاضر بود  
 اما گواهی نداد حضرت علی مرتضی صلوات الله علی نبینا وعلیه فرمود ای فلان تو  
 چرا گواهی ندادی با آنکه تو هم شنیده بودی گفت من پیر شدم و فراموش کردم  
 امیر کبیر عا که در خداوند اگر این سخن دروغی گوید سفیدی بر بشیره وی ظا هر  
 گردان که عمامه ترا پتو نشاندر راوی گوید که والله آن شخص را دیدم که سفیدی میان  
 هر دو چشم وی پدید آمده بود

بن کعبه و ثقله فالتقى عليه وجعل يخلل الصفوف حتى انتهى الى علي فوضع مشطه ما بين اس  
 علي و منكبيه وجعل يحركها ويستجربه فقال علي والله اننا العلامة بيني وبين رسول الله  
 صلى الله عليه وآله وسلم قال فجد الناس في ذلك اليوم واشتد قتالهم وازاحلهم انت  
 که روزی بر حاضران مجلس سوگند داد که هرگز از رسول خدا صلی الله علیه و آله شنیده ا  
 که گفت من كنت مولاة فعلى مولاة گواهی دهد و از ده تن از انصار حاضر بود  
 گواهی دادند یکی دیگر که آنرا از رسول خدا صلی الله علیه و آله شنیده بود حاضر بود  
 اما گواهی نداد حضرت علی مرتضی صلوات الله علی نبینا وعلیه فرمود ای فلان تو  
 چرا گواهی ندادی با آنکه تو هم شنیده بودی گفت من پیر شدم و فراموش کردم  
 امیر کبیر عا که در خداوند اگر این سخن دروغی گوید سفیدی بر بشیره وی ظا هر  
 گردان که عمامه ترا پتو نشاندر راوی گوید که والله آن شخص را دیدم که سفیدی میان  
 هر دو چشم وی پدید آمده بود



[illegible]





۱۷۹

واران دخلی نیست فی ازاله الخمار اخرج الحاكم من طريق شريك بن عبد  
 الله بن عثمان بن عمر بن شقيق بن سلمة عن حذيفة قال قالوا يا رسول الله لو  
 استخففت علينا قال ان استخفتم عليكم خليفة فبعوه نيزال العذاب قالوا لو استخففت علينا  
 علينا قال انكم لاتفعلوه وان تفعلوه تجده باديا بعد ايسلاككم الطريق المستقيم  
 وفي المشكوة عن احمد بن علي قال قيل يا رسول الله من تومر بعدك قال ان تومر  
 ابا بكر تجده اينا زاهد اني الدينار راغنا في الاخرة وان تومر اعمى تجده قويا اينا  
 لا يخاف في الله لومة لائم وان تومر اعليا ولا راك فاعلين تجده باديا بعد ايسلاككم  
 باذنكم الصراط المستقيم فصل در بيان حاد عيشه در باب شهادت  
 حضرت علي مرتضوي صلوات الله على نبينا وعليه

و اردو شده اخرج احمد و الحاكم عن عمار بن ياسر ان النبي صلى الله عليه وآله  
قال لعلي اشقي رجلا ان يحرم ثوب الذي عقر الناقة والذي يضربك على بزة  
و اشار لي يافوخه اخرج الدارقطني الافراد و الحاكم و ابن عساکر كلهم  
عن انس بن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال ان هذا الن بئوت حتى غنيظا و لن  
يموت الا مقتولا و اشار لي علي و هذا الحديث صحيح على راي الحاكم ترجمه فرمود  
رسول خدا در حق علي مرتضی که هرگز نخواهد مرد و تا پیر از غصه نخواشد اشاره  
است بمصائب که بر قتی علی رسیده و فرمود رسول خدا که نخواهد مرد مگر مقتول  
اشاره بشهادت حضرت علي مرتضی است در مدارج النبوة است که خبر داد رسول خدا

این چو کربلایین به خطه وادای کربلا  
 نشسته سلطان پرده زار کربلا  
 که نازک کمانی بود ای کربلا  
 کمانی که با هر دو من ای کربلا  
 بنظر می نازد کربلا ای کربلا  
 در عین کربلا ای کربلا  
 لاله ای که کربلا ای کربلا  
 لاله ای که کربلا ای کربلا  
 لاله ای که کربلا ای کربلا







[illegible][illegible]

اور میں کہتا ہوں کہ یہ سب  
میں نے کیا ہے اس لیے  
میں نے کہا کہ یہ سب  
میں نے کیا ہے اس لیے



واما في قتال الناكثين والمارقين في القاسطين وخرج في هذا الذي صابني اخبرني انه يملك  
 معاوية وابنه يزيد ثم بصير الى بني مروان ثور ثور وان هذا الامر صار الى بني  
 العباس ثم الى بني العباس وانا في الترتيب التي يقتل بها الحسين وكر ذلك في الحضانة  
 فصل في بيان شهادته وتاريخ وفاته وموضع  
 قبر الشريف واختلاف آراء عقاب نخست عليه السلام

ورويت است که در شب جمعه که فردای آن شهید خواهر شد رسول خدا صلی الله علیه و آله  
 و سلم را در خواب دید و آنچه از امت بحضرت علی مرتضی علیه السلام رسیده بود  
 مفصل بحضرت رسالت پناه عرض نمود و رسول خدا فرمود که در میان برایشان  
 پس دعا کرد که حقتالی را بدل زایشان خیر دهد و نصیب ایشان بدل از من شکر کند  
 قال بن سعد یروی علی بالخلافة فی القدر من قتل عثمان بالمدينة فبايعه جميع من كان  
 فيها من الصحابة ويقال طلحة والزبير بايعا كارهين غير طائعين ثم خرجا الى مكة  
 وعاشتا فيها فاغذاها وخرجا الى البصرة يطلبون بدم عثمان وبلغ ذلك عليا  
 فخرج الى العراق فلقى بالبصرة طلحة والزبير وعاشتا ومنهم من وقعه بجل  
 وكانت في جمادى الاخرة سنة ست وثلاثين وقتل بها طلحة والزبير وبلغت القتل  
 ثلثة عشر الف واقام على بالبصرة خمسة عشر ليلة ثم العرت الى الكوفة ثم خرج عليه  
 معاوية ومن معه بالشام فبلغ عليا فاسارا فالتقوا الصفيين في صفر سنة سبع  
 وثلاثين ودام القتال بها ما فرغ اهل الشام المصاحفة يرون ما فيها مكية من

واما في قتال الناكثين والمارقين في القاسطين وخرج في هذا الذي صابني اخبرني انه يملك  
 معاوية وابنه يزيد ثم بصير الى بني مروان ثور ثور وان هذا الامر صار الى بني  
 العباس ثم الى بني العباس وانا في الترتيب التي يقتل بها الحسين وكر ذلك في الحضانة  
 فصل في بيان شهادته وتاريخ وفاته وموضع  
 قبر الشريف واختلاف آراء عقاب نخست عليه السلام

واما في قتال الناكثين والمارقين في القاسطين وخرج في هذا الذي صابني اخبرني انه يملك  
 معاوية وابنه يزيد ثم بصير الى بني مروان ثور ثور وان هذا الامر صار الى بني  
 العباس ثم الى بني العباس وانا في الترتيب التي يقتل بها الحسين وكر ذلك في الحضانة  
 فصل في بيان شهادته وتاريخ وفاته وموضع  
 قبر الشريف واختلاف آراء عقاب نخست عليه السلام



[illegible]

لیسے کے مدرسہ ہوتا اور اس کے  
 سرکار کے مدرسہ کے مدرسین نام حسین  
 صاحب خیر کے مدرسین کے مدرسین  
 علیہ السلام کے مدرسین کے مدرسین  
 عازت کے مدرسین کے مدرسین  
 رضی اللہ عنہ کے مدرسین کے مدرسین  
 مدرسین کے مدرسین کے مدرسین  
 مدرسین کے مدرسین کے مدرسین  
 مدرسین کے مدرسین کے مدرسین

150

[illegible]

عمر بن العاص فكره الناس الحرب وتداعوا الى الصلح وهكوا الحكيين فحج عمر على ابا موسى  
الاشعري وحكم معاوية وعمر بن العاص وكتبوا كتابا ان توافوا رس الحول با درج  
ففيظروا في امر الولاية فافترق الناس ورجع معاوية الى الشام وعلى الى الكوفة  
فخرجت عليه الخوارج من اصحابه وقالوا لا حكم الا لاهل البيت وعسكروا بجر ورا فبعث اليهم  
ابن عباس فاجتمع منهم جمع منهم قوم كثير وشبث قوم وساروا الى النهر وان فترعوا  
للسبيل فساروا الى النهر وان فترعوا للسبيل فساروا الى النهر وان فترعوا للسبيل  
عليه آله وذلك سنة ثمان وثلاثين واجتمع الناس با درج في شعبان من هذه  
السنة وحضر با سعد بن ابي وقاص وابن عمر وغيرهما من الصحابة فقدم عمر بن العاص  
لما موسى الاشعري بكيدة فيه فتكلم فخرج عليا وتكلم عمر فافترع معاوية وبايعه وتفرق  
الناس عن علي وصاروا على في خلافا من اصحابه حتى صار يعرض على اصبعه ويقول  
عصائي واطاع معاوية وانتدب ثلثة نفر من الخوارج عبد الرحمن بن ملجم الرامي  
والبرك بن عبد الله وعمر بن بكر التميمي فاجتمعوا اليه وتعاهدوا لقتل علي والائمة  
علي بن ابي طالب صلوات الله وعلي نبينا وعليه ومعاوية بن سفيان وعمر بن  
العاص ويرحم الله العباد منهم فقال ابن ملجم ان اكرم بعلي وقال البرك ان اكرم معاوية وقال  
عمر بن بكر ان اكرم عمر بن العاص فتعاهدوا علي ذلك والائمة والائمة سبع عشر  
من مضاف ثم توجه كل منهم الى مصرا الذي فيه صاحبه فقدم ابن ملجم الكوفة فلحقه اصحابه  
من الخوارج وكانوا يمشون الى الائمة اجمعة سابع عشر رمضان سنة اربعين

[illegible]





پس از وصول بکوفه انتظار شب موعود می کشید و صبحت رسیده که جناب حضرت امیرالمؤمنین  
صلوات الله علی نبینا وعلیه در ایام حیات اکثر اوقات کلمات مشربیه را در خود  
بر زبان مجرب بیان میکرد و این دو در رمضان سنه اربعین بدفعات این تذکرات  
تصریحاً فرمود چنانچه در حجرگاه روز شهادت که برای نماز صبح از خانه مسجد روانه شد  
مرغابی چند که در خانه مبارک بودند فریاد بسیار می کشیدند و در دامن شریف حضرت  
مئی و نیتند و هر چند اهل بیت آنجناب آنها را میزدند و در میشدند پس فرمود که نگذار  
که اینان توجه میکنند بر صاحب خود و مکر میفرمود در شب شهادت خود مانع و مانع  
اشقا یعنی چه چیز بازی دارد و قاتل مرا از قتل من و انتظار چیست پس معلوم داشت  
سال و ماه و شب و ساعتی را که بنام محمد مصطفی صوم آن امام معصوم را شنید ساخت  
و فی تاریخ الامام الیافعی مبراة الجنان فی معرفته حوادث الزمان فی سنته اربعین  
ذکر علی قتل ابن ملجم و هو اعرف و اما کان کفوا بشیعة علی و لا علی من ذوی الاقارب  
لو لا یساعده الاقدار فی الصواعق روی ان علیاً جاه ابن ملجم بستمحه مخمراً قال بنو شد  
قاتلی فقیل له لیم تقتله قال من یقتلنی و در صبح جمعه هفدهم ماه رمضان ابن ملجم ملعون  
شمشیر بر سر آن حضرت زد و زخمی رسید که عمر بن عبید و در جنگ احزاب بر  
فرق مبارک حضرت امیر علیه السلام زده بود جناب ولایت آب در نوزدهم  
یا بیستم یا بیست و یکم شهر مذکور کجا از حضرت ملک غفور انتقال فرمود و سبطین  
حضرت امام حسن حضرت امام حسین صلوات الله علی نبینا وعلیهما بغسل آن بزرگوار

این کتاب علی بن ابی طالب علیه السلام در ایام حیات اکثر اوقات کلمات مشربیه را در خود بر زبان مجرب بیان میکرد و این دو در رمضان سنه اربعین بدفعات این تذکرات تصریحاً فرمود چنانچه در حجرگاه روز شهادت که برای نماز صبح از خانه مسجد روانه شد مرغابی چند که در خانه مبارک بودند فریاد بسیار می کشیدند و در دامن شریف حضرت مئی و نیتند و هر چند اهل بیت آنجناب آنها را میزدند و در میشدند پس فرمود که نگذار که اینان توجه میکنند بر صاحب خود و مکر میفرمود در شب شهادت خود مانع و مانع اشقا یعنی چه چیز بازی دارد و قاتل مرا از قتل من و انتظار چیست پس معلوم داشت سال و ماه و شب و ساعتی را که بنام محمد مصطفی صوم آن امام معصوم را شنید ساخت و فی تاریخ الامام الیافعی مبراة الجنان فی معرفته حوادث الزمان فی سنته اربعین ذکر علی قتل ابن ملجم و هو اعرف و اما کان کفوا بشیعة علی و لا علی من ذوی الاقارب لو لا یساعده الاقدار فی الصواعق روی ان علیاً جاه ابن ملجم بستمحه مخمراً قال بنو شد قاتلی فقیل له لیم تقتله قال من یقتلنی و در صبح جمعه هفدهم ماه رمضان ابن ملجم ملعون شمشیر بر سر آن حضرت زد و زخمی رسید که عمر بن عبید و در جنگ احزاب بر فرق مبارک حضرت امیر علیه السلام زده بود جناب ولایت آب در نوزدهم یا بیستم یا بیست و یکم شهر مذکور کجا از حضرت ملک غفور انتقال فرمود و سبطین حضرت امام حسن حضرت امام حسین صلوات الله علی نبینا وعلیهما بغسل آن بزرگوار

این کتاب علی بن ابی طالب علیه السلام در ایام حیات اکثر اوقات کلمات مشربیه را در خود بر زبان مجرب بیان میکرد و این دو در رمضان سنه اربعین بدفعات این تذکرات تصریحاً فرمود چنانچه در حجرگاه روز شهادت که برای نماز صبح از خانه مسجد روانه شد مرغابی چند که در خانه مبارک بودند فریاد بسیار می کشیدند و در دامن شریف حضرت مئی و نیتند و هر چند اهل بیت آنجناب آنها را میزدند و در میشدند پس فرمود که نگذار که اینان توجه میکنند بر صاحب خود و مکر میفرمود در شب شهادت خود مانع و مانع اشقا یعنی چه چیز بازی دارد و قاتل مرا از قتل من و انتظار چیست پس معلوم داشت سال و ماه و شب و ساعتی را که بنام محمد مصطفی صوم آن امام معصوم را شنید ساخت و فی تاریخ الامام الیافعی مبراة الجنان فی معرفته حوادث الزمان فی سنته اربعین ذکر علی قتل ابن ملجم و هو اعرف و اما کان کفوا بشیعة علی و لا علی من ذوی الاقارب لو لا یساعده الاقدار فی الصواعق روی ان علیاً جاه ابن ملجم بستمحه مخمراً قال بنو شد قاتلی فقیل له لیم تقتله قال من یقتلنی و در صبح جمعه هفدهم ماه رمضان ابن ملجم ملعون شمشیر بر سر آن حضرت زد و زخمی رسید که عمر بن عبید و در جنگ احزاب بر فرق مبارک حضرت امیر علیه السلام زده بود جناب ولایت آب در نوزدهم یا بیستم یا بیست و یکم شهر مذکور کجا از حضرت ملک غفور انتقال فرمود و سبطین حضرت امام حسن حضرت امام حسین صلوات الله علی نبینا وعلیهما بغسل آن بزرگوار

این کتاب علی بن ابی طالب علیه السلام در ایام حیات اکثر اوقات کلمات مشربیه را در خود بر زبان مجرب بیان میکرد و این دو در رمضان سنه اربعین بدفعات این تذکرات تصریحاً فرمود چنانچه در حجرگاه روز شهادت که برای نماز صبح از خانه مسجد روانه شد مرغابی چند که در خانه مبارک بودند فریاد بسیار می کشیدند و در دامن شریف حضرت مئی و نیتند و هر چند اهل بیت آنجناب آنها را میزدند و در میشدند پس فرمود که نگذار که اینان توجه میکنند بر صاحب خود و مکر میفرمود در شب شهادت خود مانع و مانع اشقا یعنی چه چیز بازی دارد و قاتل مرا از قتل من و انتظار چیست پس معلوم داشت سال و ماه و شب و ساعتی را که بنام محمد مصطفی صوم آن امام معصوم را شنید ساخت و فی تاریخ الامام الیافعی مبراة الجنان فی معرفته حوادث الزمان فی سنته اربعین ذکر علی قتل ابن ملجم و هو اعرف و اما کان کفوا بشیعة علی و لا علی من ذوی الاقارب لو لا یساعده الاقدار فی الصواعق روی ان علیاً جاه ابن ملجم بستمحه مخمراً قال بنو شد قاتلی فقیل له لیم تقتله قال من یقتلنی و در صبح جمعه هفدهم ماه رمضان ابن ملجم ملعون شمشیر بر سر آن حضرت زد و زخمی رسید که عمر بن عبید و در جنگ احزاب بر فرق مبارک حضرت امیر علیه السلام زده بود جناب ولایت آب در نوزدهم یا بیستم یا بیست و یکم شهر مذکور کجا از حضرت ملک غفور انتقال فرمود و سبطین حضرت امام حسن حضرت امام حسین صلوات الله علی نبینا وعلیهما بغسل آن بزرگوار



[illegible]

مطابق حق و عرواۃ حضرت سید عالم علیہ السلام سے کہ دو مری کر امت کے لئے دنیا کی تباہی اور فوج میں داخلے خالف اور حق سے نکلنے کا حکم خالف ہے۔

۱۸۹

[illegible]





کمال کیا اور دین کی استقامت  
 اور استقامت کی استقامت  
 کمال کیا اور دین کی استقامت  
 اور استقامت کی استقامت

۱۹۲

نہیں دیکھتا ہو تاکہ اس کو کس سے روکے  
 اور اگر میرے پاس سے گزرتا ہو تو اس کو روک دے  
 میرے پاس سے گزرتا ہو تو اس کو روک دے  
 میرے پاس سے گزرتا ہو تو اس کو روک دے

رسالت نیا ہے کہ اپنے بعد کے  
 سے صاف ثابت ہو گیا کہ خواب  
 رسالت نیا ہے کہ اپنے بعد کے  
 سے صاف ثابت ہو گیا کہ خواب



علی بن ابی طالب (ع) در روز دوشنبه ۱۹ شعبان ۱۲۰۰ هجری قمری در مدینه منوره درگذشت. این واقعه را شهادت ائمه اطهار (ع) می‌گویند. در این روز، حضرت علی (ع) در منزل خود درگذشتند.

مرد و خوشبو و چو مشک تاناری تا نشاند حرارت ساری گفت با خادمان درباری بهر آن بجز نوش خوشخواری کرد ابا از سر زیاکاری تهنه نشتر دل افکاری کرد از ابر لب گریز باری خورده سوگند حضرت باری ابن لمجم باین سیه کاری بد هم جام تا بدین ناری خوند این بیت از طلب کاری تو که بادشمنان نظر داری	شدتی ساختند چون کوثر جام شربت چو پیشش آوردند شاه گیتی پناه از سر لطف که ازین جام بهره بخشید ابن لمجم چو شربتش دادند تا گریز زخم سودا الماس زین ابا شاه صورت و معنی که بدل داشتیم عهد درست که اگر جرعه خورد زین جام نخرم جرعه از من کوثر و اسطی چون شنید این قصه دوستان را کجا کنی محروم
--	--

و اما سیه آورده اند که در شب جمعه نوزدهم ماه مبارک رمضان در وقت طلوع صبح ضربت خورد و چون ثلثی از شب بگذشت در محبت و یکم ماه مذکور طاهر روح مقدس آنحضرت بر ریاض رضوان پرواز نمود و مشهور است که عمر شریف آنحضرت در آن وقت شصت و سه سال بود مروی از حضرت امام جعفر صادق علیه السلام و از حضرت امام محمد باقر و امام محمد تقی علیهما السلام

این روز در روزنامه‌ها و مجله‌ها به عنوان روز شهادت ائمه اطهار (ع) ثبت شده است. در این روز، مردم در مساجد و حسینیه‌ها مراسم عزاداری و توبه می‌کنند. در این روز، مردم در مساجد و حسینیه‌ها مراسم عزاداری و توبه می‌کنند.

در این روز، مردم در مساجد و حسینیه‌ها مراسم عزاداری و توبه می‌کنند. در این روز، مردم در مساجد و حسینیه‌ها مراسم عزاداری و توبه می‌کنند.



اور غلاب کا خون چاکا مارنے پر کرا اور  
 قتل کیا چاکا اور سلوکیت پر کرا اور  
 کھانی ہو تو بیٹے جیسے عثمان کو  
 سلوکیت عقیق عثمان کا بیٹا تھا کہ  
 قلم میرا اور کاہن کا بیٹا تھا کہ  
 مسکایا کہ المومنین کو کیا چھٹیک  
 بچنا اور جب کہا کہ کون سا بیٹے  
 اور کامل غلام کہ کون سا بیٹے  
 بیٹے بیعت پر غلام کو کرا اور  
 اس چیز سے کہ کون سا بیٹے  
 پس کیا ہے اس کا بیٹا اور کون  
 کیا ہے اس کا بیٹا اور کون

اور غداں کو آفرین کیا اور کہا  
اگر اسی سے کہا اور غنوں کو  
میں بن مہر ان سے کہہ دینا  
فرمایا علی رضی سے کہہ دینا  
میں کو کہ میں تارا کو چاہتا  
تقی بن الیوم ہو مگر اس کے  
ذینا اور جو کہ اس کے واسطے  
بار جو اس کے واسطے ہے اور  
میں کہ اس کے واسطے علی مرتضیٰ  
خاصہ تھے اور سابق ملا

[illegible]



ابن عبد الله بن جعفر بن ابی طالب ولد له باعلیاء وعونا عباسا وغيرهم وخرجت رقية الكبرى  
 وبنو ام كلثوم ابی عمر بن الخطاب فاولد له اربعة اولاد زید واثمة فی یوم واحد ورجل  
 العباس مع عمر بن الخطاب ابی اذنه وبنوه الر واثمة ابی المتول علیها عند الشيعة هذا  
 فی فضل الخطاب وفی منقح النجاد واما ازواج علی فالتقن الرواة منسب علی سبع وثمانون  
 فی اثنين واما السبعة الاثني عشر فمختلوا فیس فالاولی فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه  
 وآله سیده النساء العالمین وبنی ذکر فی الباب الثالث ولم یزوج علی علیها حتی ماتت  
 بل ذهب فترق من العلماء الى انه كان حراما علی خستار رسول الله ان تزوجوا علی بانه  
 اثنا عشر ام البنین بنت حرام بن خالد الکلابیة والثالثة اسماء بنت عمیس وكانت ولا  
 تحت جعفر بن ابی طالب فلما اشهد جعفر تزوجا ابو بكر الصديق ولما توفي ابو بكر تزوجا  
 علی ولما من كلاهما ازواج اثلاثة اولاد امجاد كعبه الله ومحمد وعون ابنا جعفر ومحمد  
 بن ابی بكر ومحي وعون ابی علی بن ابی طالب صلوات الله علی بنیاء علیه والرابعة آت  
 بنت العاص بن اخی خدیجة ام المومنین واما امه فبنی بنت رسول الله  
 اکبر بناته وفضل بن سید فاطمة وماتت فی حواء ابی وتزوج علی امه بعد فوت  
 فاطمة بوصیتها وتزوجا بعد فوت علی المغيرة بن نوفل بن الحارث ابن عبد المطلب وكان  
 امیر المومنین علی قد اوصاه بذلك لانه خات ان یخطبها معاوية وماتت امامته  
 عند المغيرة سنة خمسین من الهجرة والخامسة المتحبات بنت امرئ القیس بن عدی الکلابیة  
 والسادسة ام سعید بنت عروة بن مسعود الثقفية والسابعة لیلى بنت مسعود بن خالد

ابن عبد الله بن جعفر بن ابی طالب ولد له باعلیاء وعونا عباسا وغيرهم وخرجت رقية الكبرى  
 وبنو ام كلثوم ابی عمر بن الخطاب فاولد له اربعة اولاد زید واثمة فی یوم واحد ورجل  
 العباس مع عمر بن الخطاب ابی اذنه وبنوه الر واثمة ابی المتول علیها عند الشيعة هذا  
 فی فضل الخطاب وفی منقح النجاد واما ازواج علی فالتقن الرواة منسب علی سبع وثمانون  
 فی اثنين واما السبعة الاثني عشر فمختلوا فیس فالاولی فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه  
 وآله سیده النساء العالمین وبنی ذکر فی الباب الثالث ولم یزوج علی علیها حتی ماتت  
 بل ذهب فترق من العلماء الى انه كان حراما علی خستار رسول الله ان تزوجوا علی بانه  
 اثنا عشر ام البنین بنت حرام بن خالد الکلابیة والثالثة اسماء بنت عمیس وكانت ولا  
 تحت جعفر بن ابی طالب فلما اشهد جعفر تزوجا ابو بكر الصديق ولما توفي ابو بكر تزوجا  
 علی ولما من كلاهما ازواج اثلاثة اولاد امجاد كعبه الله ومحمد وعون ابنا جعفر ومحمد  
 بن ابی بكر ومحي وعون ابی علی بن ابی طالب صلوات الله علی بنیاء علیه والرابعة آت  
 بنت العاص بن اخی خدیجة ام المومنین واما امه فبنی بنت رسول الله  
 اکبر بناته وفضل بن سید فاطمة وماتت فی حواء ابی وتزوج علی امه بعد فوت  
 فاطمة بوصیتها وتزوجا بعد فوت علی المغيرة بن نوفل بن الحارث ابن عبد المطلب وكان  
 امیر المومنین علی قد اوصاه بذلك لانه خات ان یخطبها معاوية وماتت امامته  
 عند المغيرة سنة خمسین من الهجرة والخامسة المتحبات بنت امرئ القیس بن عدی الکلابیة  
 والسادسة ام سعید بنت عروة بن مسعود الثقفية والسابعة لیلى بنت مسعود بن خالد

ابن عبد الله بن جعفر بن ابی طالب ولد له باعلیاء وعونا عباسا وغيرهم وخرجت رقية الكبرى  
 وبنو ام كلثوم ابی عمر بن الخطاب فاولد له اربعة اولاد زید واثمة فی یوم واحد ورجل  
 العباس مع عمر بن الخطاب ابی اذنه وبنوه الر واثمة ابی المتول علیها عند الشيعة هذا  
 فی فضل الخطاب وفی منقح النجاد واما ازواج علی فالتقن الرواة منسب علی سبع وثمانون  
 فی اثنين واما السبعة الاثني عشر فمختلوا فیس فالاولی فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه  
 وآله سیده النساء العالمین وبنی ذکر فی الباب الثالث ولم یزوج علی علیها حتی ماتت  
 بل ذهب فترق من العلماء الى انه كان حراما علی خستار رسول الله ان تزوجوا علی بانه  
 اثنا عشر ام البنین بنت حرام بن خالد الکلابیة والثالثة اسماء بنت عمیس وكانت ولا  
 تحت جعفر بن ابی طالب فلما اشهد جعفر تزوجا ابو بكر الصديق ولما توفي ابو بكر تزوجا  
 علی ولما من كلاهما ازواج اثلاثة اولاد امجاد كعبه الله ومحمد وعون ابنا جعفر ومحمد  
 بن ابی بكر ومحي وعون ابی علی بن ابی طالب صلوات الله علی بنیاء علیه والرابعة آت  
 بنت العاص بن اخی خدیجة ام المومنین واما امه فبنی بنت رسول الله  
 اکبر بناته وفضل بن سید فاطمة وماتت فی حواء ابی وتزوج علی امه بعد فوت  
 فاطمة بوصیتها وتزوجا بعد فوت علی المغيرة بن نوفل بن الحارث ابن عبد المطلب وكان  
 امیر المومنین علی قد اوصاه بذلك لانه خات ان یخطبها معاوية وماتت امامته  
 عند المغيرة سنة خمسین من الهجرة والخامسة المتحبات بنت امرئ القیس بن عدی الکلابیة  
 والسادسة ام سعید بنت عروة بن مسعود الثقفية والسابعة لیلى بنت مسعود بن خالد

ابن عبد الله بن جعفر بن ابی طالب ولد له باعلیاء وعونا عباسا وغيرهم وخرجت رقية الكبرى  
 وبنو ام كلثوم ابی عمر بن الخطاب فاولد له اربعة اولاد زید واثمة فی یوم واحد ورجل  
 العباس مع عمر بن الخطاب ابی اذنه وبنوه الر واثمة ابی المتول علیها عند الشيعة هذا  
 فی فضل الخطاب وفی منقح النجاد واما ازواج علی فالتقن الرواة منسب علی سبع وثمانون  
 فی اثنين واما السبعة الاثني عشر فمختلوا فیس فالاولی فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه  
 وآله سیده النساء العالمین وبنی ذکر فی الباب الثالث ولم یزوج علی علیها حتی ماتت  
 بل ذهب فترق من العلماء الى انه كان حراما علی خستار رسول الله ان تزوجوا علی بانه  
 اثنا عشر ام البنین بنت حرام بن خالد الکلابیة والثالثة اسماء بنت عمیس وكانت ولا  
 تحت جعفر بن ابی طالب فلما اشهد جعفر تزوجا ابو بكر الصديق ولما توفي ابو بكر تزوجا  
 علی ولما من كلاهما ازواج اثلاثة اولاد امجاد كعبه الله ومحمد وعون ابنا جعفر ومحمد  
 بن ابی بكر ومحي وعون ابی علی بن ابی طالب صلوات الله علی بنیاء علیه والرابعة آت  
 بنت العاص بن اخی خدیجة ام المومنین واما امه فبنی بنت رسول الله  
 اکبر بناته وفضل بن سید فاطمة وماتت فی حواء ابی وتزوج علی امه بعد فوت  
 فاطمة بوصیتها وتزوجا بعد فوت علی المغيرة بن نوفل بن الحارث ابن عبد المطلب وكان  
 امیر المومنین علی قد اوصاه بذلك لانه خات ان یخطبها معاوية وماتت امامته  
 عند المغيرة سنة خمسین من الهجرة والخامسة المتحبات بنت امرئ القیس بن عدی الکلابیة  
 والسادسة ام سعید بنت عروة بن مسعود الثقفية والسابعة لیلى بنت مسعود بن خالد

۱۹۸  
 کما از حضور حضرت علی (ع)  
 کے پاس ایک گروہ اہل بیت  
 اور حسین بن علی (ع) کی  
 تھوڑی سی جماعت تھی  
 خدا کی اور درود پر جاؤ  
 علی (ع) کو سلام پہنچاؤ  
 اسے علی (ع) سے کہو  
 کہ میں تم سے ملنے  
 آیا ہوں

اور راجہ کی خدمت میں پہنچا کر فرمایا کہ اس کے لئے دعا کرو  
 اور راجہ کی خدمت میں پہنچا کر فرمایا کہ اس کے لئے دعا کرو  
 اور راجہ کی خدمت میں پہنچا کر فرمایا کہ اس کے لئے دعا کرو  
 اور راجہ کی خدمت میں پہنچا کر فرمایا کہ اس کے لئے دعا کرو









بعض العلماء القول من لم يرحمة قطاسی لم تخصج انفسانی انه قال رسول الله صلی الله علیه و آله  
 اوتمیة لم تخص لم یطیث و انما ساء فاطمة لان الله نظمها مجیبا عن النار اما وجه تسمیة  
 بفاطمة زیرا که حق تعالی بازداشت او را و مجازان او را از آتش و وزخ  
 نذانی الصواعق و بتول زهته انقطاع وی از نسا و زمان خود و فضل  
 دین و حسن و جمال و انقطاع وی از ناسوی الله و زهر از زهته زهرت  
 و بهجت و جمال و کمال و زاکیه از زهته طهارة و عصمت و راحیه و مرضیه از  
 بهته رضا بقضا و محن و بلا بود شبیه ترین مردم به رسول خدا صلی الله  
 علیه و آله در راه و روش و سیرت و صورت و سخن کردن و جمیع حرکات  
 و سکونات و طاعات و ریاضات و اخلاق و حسنات و چون در می آمد  
 فاطمه رسول خدا می ایستاد و میرفت بسوی وی و میگرفت دست او را  
 و می بوسید چپین او را می نشاندهش بر جای خود و چنین چون در می آمد  
 آنحضرت حضرت زهرای ایستاد و میرفت بسوی آنحضرت و میگرفت دست  
 آنحضرت را و می نشاندهش بر جای خود و بعضی روایات آمده که رسول خدا  
 صلی الله علیه و آله می بوسید فاطمه را و می فرمود بوی بهشت می آید ازین  
 خاتون جنت جبریل میوه از بهشت آورده بود آنرا خورد و فاطمه  
 از آن متولد گشت

فضل

بعض العلماء القول من لم يرحمة قطاسی لم تخصج انفسانی انه قال رسول الله صلی الله علیه و آله  
 اوتمیة لم تخص لم یطیث و انما ساء فاطمة لان الله نظمها مجیبا عن النار اما وجه تسمیة  
 بفاطمة زیرا که حق تعالی بازداشت او را و مجازان او را از آتش و وزخ  
 نذانی الصواعق و بتول زهته انقطاع وی از نسا و زمان خود و فضل  
 دین و حسن و جمال و انقطاع وی از ناسوی الله و زهر از زهته زهرت  
 و بهجت و جمال و کمال و زاکیه از زهته طهارة و عصمت و راحیه و مرضیه از  
 بهته رضا بقضا و محن و بلا بود شبیه ترین مردم به رسول خدا صلی الله  
 علیه و آله در راه و روش و سیرت و صورت و سخن کردن و جمیع حرکات  
 و سکونات و طاعات و ریاضات و اخلاق و حسنات و چون در می آمد  
 فاطمه رسول خدا می ایستاد و میرفت بسوی وی و میگرفت دست او را  
 و می بوسید چپین او را می نشاندهش بر جای خود و چنین چون در می آمد  
 آنحضرت حضرت زهرای ایستاد و میرفت بسوی آنحضرت و میگرفت دست  
 آنحضرت را و می نشاندهش بر جای خود و بعضی روایات آمده که رسول خدا  
 صلی الله علیه و آله می بوسید فاطمه را و می فرمود بوی بهشت می آید ازین  
 خاتون جنت جبریل میوه از بهشت آورده بود آنرا خورد و فاطمه  
 از آن متولد گشت

بعض العلماء القول من لم يرحمة قطاسی لم تخصج انفسانی انه قال رسول الله صلی الله علیه و آله  
 اوتمیة لم تخص لم یطیث و انما ساء فاطمة لان الله نظمها مجیبا عن النار اما وجه تسمیة  
 بفاطمة زیرا که حق تعالی بازداشت او را و مجازان او را از آتش و وزخ  
 نذانی الصواعق و بتول زهته انقطاع وی از نسا و زمان خود و فضل  
 دین و حسن و جمال و انقطاع وی از ناسوی الله و زهر از زهته زهرت  
 و بهجت و جمال و کمال و زاکیه از زهته طهارة و عصمت و راحیه و مرضیه از  
 بهته رضا بقضا و محن و بلا بود شبیه ترین مردم به رسول خدا صلی الله  
 علیه و آله در راه و روش و سیرت و صورت و سخن کردن و جمیع حرکات  
 و سکونات و طاعات و ریاضات و اخلاق و حسنات و چون در می آمد  
 فاطمه رسول خدا می ایستاد و میرفت بسوی وی و میگرفت دست او را  
 و می بوسید چپین او را می نشاندهش بر جای خود و چنین چون در می آمد  
 آنحضرت حضرت زهرای ایستاد و میرفت بسوی آنحضرت و میگرفت دست  
 آنحضرت را و می نشاندهش بر جای خود و بعضی روایات آمده که رسول خدا  
 صلی الله علیه و آله می بوسید فاطمه را و می فرمود بوی بهشت می آید ازین  
 خاتون جنت جبریل میوه از بهشت آورده بود آنرا خورد و فاطمه  
 از آن متولد گشت





ابرہہ بن کعبہ بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن مرہ بن كعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن معدی کلهب بن عدنان بن ادم بن نوح علیہ السلام  
 ابرہہ بن کعبہ بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن مرہ بن كعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن معدی کلهب بن عدنان بن ادم بن نوح علیہ السلام  
 ابرہہ بن کعبہ بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن مرہ بن كعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن معدی کلهب بن عدنان بن ادم بن نوح علیہ السلام

صلی اللہ علیہ وآلہ ورحمہ و فرمود کہ جہا امان من النار و منزلة مجتہبا مع  
 منزلة سید الابرار و احادیثی کہ در فضیلت الہیت وارد گشته آنحضرت  
 رضی اللہ عنہما را اس و رئیس آنهاست و ثواب محبت و مودة وی حدی ندارد  
 و یخص آنکہ مودة وی موجب مغفرت و دخول جنانست و بغض و عداوت او  
 باعث عقوبت و دخول نیران است فرمود صیب حق و حق و می ان فاطمه  
 احصنت فرجہا فخر تھا اللہ و ذریہا علی النار و اخرج الطبرانی بسند الرجال ثقاة  
 انہ صلعم قال لمان اللہ غیر معذک ولا احد من ولدک فرمود کل نبی آدم علیہ  
 الی عصبہ الا ولد فاطمہ علیہا السلام و فرمود در حق وی اذ کان یوم القيمة نادی  
 مناد من وراء الحجب غصوا البصار کم عن فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ  
 حتی تمرونی الصواعق ثم معها سبعون الف جاریۃ من الحور العین کمر البرق و ہم  
 فرمود ہست کہ تا روز قیامت ہر کہ در ذریۃ وی مقر بتوحید خدا و رسالت  
 من خواهد بود ہر چند بنا مشروع مرتکب گردد و حق تعالی او را عذاب  
 نخواہد کرد و ہذا فی الصواعق و فی الجامع الصغیر لیلوی و فی الصواعق ایضا عن  
 علی قال رسول اللہ وعدنی ربی فی الہیت من اقرنہم بالتوحید ولی بالبلاغ  
 ان لا یغذیہم وقال رسول اللہ ان نسب الانسان یتقطع یوم القيمة غیر نسبی  
 و صہری چنانچہ آیہ کریمہ نماید اللہ لید عیب کم الرحمن الہیت ہم مشہور یا معنی  
 است کہ حقتعالی ذریۃ حضرت رسالت را این عالم پاک و طاہر از لوث

ابرہہ بن کعبہ بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن مرہ بن كعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن معدی کلهب بن عدنان بن ادم بن نوح علیہ السلام  
 ابرہہ بن کعبہ بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن مرہ بن كعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن معدی کلهب بن عدنان بن ادم بن نوح علیہ السلام  
 ابرہہ بن کعبہ بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن مرہ بن كعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن معدی کلهب بن عدنان بن ادم بن نوح علیہ السلام

ابرہہ بن کعبہ بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن مرہ بن كعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن معدی کلهب بن عدنان بن ادم بن نوح علیہ السلام  
 ابرہہ بن کعبہ بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن مرہ بن كعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن معدی کلهب بن عدنان بن ادم بن نوح علیہ السلام  
 ابرہہ بن کعبہ بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن مرہ بن كعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن معدی کلهب بن عدنان بن ادم بن نوح علیہ السلام

ابرہہ بن کعبہ بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن مرہ بن كعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن معدی کلهب بن عدنان بن ادم بن نوح علیہ السلام  
 ابرہہ بن کعبہ بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن مرہ بن كعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن معدی کلهب بن عدنان بن ادم بن نوح علیہ السلام  
 ابرہہ بن کعبہ بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن مرہ بن كعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن معدی کلهب بن عدنان بن ادم بن نوح علیہ السلام







المؤمنین علیٰ رضی اللہ عنہم  
 جلد چار شید اور دہ زیارت کرتا  
 تا بہر سال و تازہ پنج کل علف ہے  
 این آبین سمنے بیاں لینے  
 خضرت امیر المومنین کے  
 مین سسوی جامع میں درگاہ عالی  
 حرم کربلا ہے حضور کی وجہ  
 چچائی ہے اور اس چچائی

با ایشان صلح کننده ام با سیکه صلح کند با ایشان هزانی الصواعق نغمه و از  
عمر بن الخطاب آمده که در آمد روزی بر فاطمه و گفت ای فاطمه صلوات الله علی  
اینها و علیا و الله ندیدم هیچ کس را محبوب تر نزد رسول خدا صلی الله علیه و آله از تو  
بخدا سوگند ندیدم کس را از مردم بعد از پدر تو محبوب تر بسوی خود از  
تو و آنچه قدر و منزلت و عزت و حرمت و عظمت و جاهت میان خلق حضرت  
فاطمه زهرا را بود هیچکس را بنودنا و زنده بود علی مرتضی عظمی عظیم و جاهی جسیم  
داشت میان صحابہ خیر الوری و هرگاه حضرت زهرا وفات یافت استنار و محراب  
از علی مرتضی در مردمان هویدا گشت چنانچه در صحیح بخاری در حدیث قصه درک  
و دلگیر شدن حضرت زهرا صلوات الله علی ایها و علیا از حضرت ابی بکر و مصائب  
علی مرتضی علیه السلام مذکور است فی البخاری فی باب فرض الخس من صالح عن ابن  
شهاب عن عمرو بن النضر عن عائشة ام المومنین اخبرت ان فاطمة بنت رسول الله  
صلی الله علیه و آله وسلم سألت ابا بکر الصديق بعد وفات رسول الله ان  
یقسم لهما میراثهما ترک رسول الله ما افاء الله علیه فقال لهما ابو بکر ان  
رسول الله قال لا نورث ما ترکناه صدقة فقضیت فاطمة بنت رسول الله  
فبعت ابا بکر فلم یزل ماجرته حتی توفیت و عاشت بعد رسول الله صلی الله  
علیه و آله ستمائة شهر قالت و کانت فاطمة تسأل ابا بکر نصیبها ما ترک رسول الله  
من خیر و فدک و صدقة بالمدينة فانی ابو بکر علیها ذلک و قال لست ثارکاشیئا

اور وہ جاہل ہے غرضی کی راہ  
امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی راہ  
میں ہیں اور روایت کی گئی ہے  
کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام  
غرضی میں سے ہے جو قرآن پڑھا  
و ادائیگی سے غرضی میں اور وہ  
میں کہتے ہیں کوئی چیز نہیں  
امام رضا علیہ السلام

ہوئی فخر شریف ادنیٰ اور  
ابن علم ادیبوں سے اور  
زینت کمال ہے ادنیٰ اور  
مذاہب غلامی اور  
بارون ریشہ تک بطور  
خزانی غنی رہی زمانہ حکومت  
حضرت امیر کدکین بھٹہ  
والین اور شید حافظ محمد  
ہے اور کمالیہ امام فیض الدین  
جو عوام کے بین کمالیہ  
دادا کی ہے غنی میں اور  
میں ہے یہ فخر شریف

کما فی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ  
 اگر کسی نے میری قبر پر گواہی دی کہ میں  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں تو میں  
 اسے پانچ سو سال تک جہنم میں بھیجوں گا  
 اور اگر کسی نے میری قبر پر گواہی دی کہ میں  
 نبی ہوں تو میں اسے پانچ سو سال تک جہنم  
 میں بھیجوں گا اور اگر کسی نے میری قبر پر  
 گواہی دی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم ہوں تو میں اسے پانچ سو سال تک  
 جہنم میں بھیجوں گا

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الاصلت بہ فانی خشی ان ترک شیا من امرہ ان ازینج  
 فاما صدقہ بالمدینۃ فدیما عمر الی علی وعباس واما غیر فدیما فاسکھا عمر وقال ہما  
 صدقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کانت لحقوۃ اللہ تعویذہ ورفاۃ واما ہما  
 الی من الی الامر قال ہما علی ذلک الی الیوم وعن عقبیل عن ابن شہاب فی غزوۃ  
 خیبر عن غزوۃ عن عائشہ ان فاطمہ بنت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ ارسلت الی ابی بکر  
 تسئلہ میراثا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فاما فاطمہ بنت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ فاما  
 فقال ابو بکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ قال لا نورث ما ترکناہ صدقہ انما  
 یا کل آل محمد فی ہذ المال وانی وانش لا غیر شیا من صدقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 اللہ تعالیٰ کانت علیہا فی عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ولا علم فیہا ما علی رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فابی ابو بکر ان یرفع الی فاطمہ منہا شیا فوجدت فاطمہ علی  
 ابی بکر فی ذلک فحمرہ فلم تکلمہ حتی توفیت وعاشت بعد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ ستۃ عشر سلا  
 توفیت وفہا زوجہا علی لیلہا ولم یوزن لہا ابابکر وعلی علیہما وکان لعلی من الناس حب  
 حیۃ فاطمہ فلما توفیت ہشتر علی وجہ الناس فالتمس صالحتہ ابی بکر وعباس وعلیہما ولم  
 یکن یبایع تاک الا شہر فارسل الی ابی بکر ان اتینا ولا یاتینا احد معک کراہتہ لحضر  
 عمر فقال لا والله لا تدخل علیہم وحدک فقال ابو بکر ولا عسیت ان یفعلوہ بی والله  
 لا یشتم فدخل علیہم ابو بکر فتشہد علی فقال انما قدرنا فضاک واما علیاک اللہ ولم  
 تنفس علیک غیر اساقۃ التذلیک ولكنک استبددت علینا بالامر وکانا نری

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ  
 اگر کسی نے میری قبر پر گواہی دی کہ میں  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں تو میں  
 اسے پانچ سو سال تک جہنم میں بھیجوں گا  
 اور اگر کسی نے میری قبر پر گواہی دی کہ میں  
 نبی ہوں تو میں اسے پانچ سو سال تک جہنم  
 میں بھیجوں گا اور اگر کسی نے میری قبر پر  
 گواہی دی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم ہوں تو میں اسے پانچ سو سال تک  
 جہنم میں بھیجوں گا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ  
 اگر کسی نے میری قبر پر گواہی دی کہ میں  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں تو میں  
 اسے پانچ سو سال تک جہنم میں بھیجوں گا  
 اور اگر کسی نے میری قبر پر گواہی دی کہ میں  
 نبی ہوں تو میں اسے پانچ سو سال تک جہنم  
 میں بھیجوں گا اور اگر کسی نے میری قبر پر  
 گواہی دی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم ہوں تو میں اسے پانچ سو سال تک  
 جہنم میں بھیجوں گا



در این کتاب از حدیثی است که در آن آمده است که رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم فرمود که هر کس که در این کتاب بخواند و در آن عمل کند خداوند او را بهشت دهد و در آن کتاب از حدیثی است که در آن آمده است که رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم فرمود که هر کس که در این کتاب بخواند و در آن عمل کند خداوند او را بهشت دهد و در آن کتاب از حدیثی است که در آن آمده است که رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم فرمود که هر کس که در این کتاب بخواند و در آن عمل کند خداوند او را بهشت دهد

حاتم قال لا ابرج مکانی حتی یرضی عنی نبت رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم فدخل علیها علی السلام  
 فاقسم علیها ان یرضی عنی فغضبت منه اخرج ابن السمان فی المواقف و فی مدارج النبوة صاحب  
 ریاض نضره اعتذر حضرت ابو بکر صدیق و رهنی شدن حضرت فاطمه زهرا صلوات  
 الله علی نبیها و علیها و آله و آئله اند که گفت بیرون آمد ابو بکر و ایستاد بر و حضرت  
 فاطمه علیها السلام در روز گرم و گفت میزوم از اینجا تا راضی نگردد از من خیر رسول خدا  
 صلی الله علیه و آله پس آن زن ده طایفه علی بن ابی طالبی دو سو گند داد و فاطمه که راضی نشود پس راضی شد  
 بکذا فی مدارج النبوة و فی البخاری و المسلم و فی مشکاة عن السورة بن محرمه ان  
 رسول الله صلی الله علیه و آله قال فاطمه بضعة منی فمن اغضبها فقد اغضبنی و فی روایتی  
 برینی ما از آنها دیو ذبی ما اذا ما متفق علیه فی مدارج النبوة نیز در حدیث  
 آمده ان الله یغضب فاطمة و یرضی برضاها و یصحت پیوسته که پیغمبر صلی الله  
 علیه و آله فرمود فاطمه بضعة منی اذا ما فقدت ذانی و من اغضبها فقد اغضبنی اصوات  
 اخرج سعدنی شرف النبوة و ابن المثنی انه صلعم قال یا فاطمة ان الله یغضبک و یرضی  
 برضاک فمن ذی احد من ولد یا فقد تعرض لهذا الخطر العظیم لانه اغضبها و من احبهم  
 فقد تعرض لرضاها به و در صحیح بخاری و مسلم از سوره بن محرمه روایت میکند که رسول خدا  
 صلعم فرمود فاطمه گوشت پاره است از من پس کسی که دشمنم آورد او را دشمنم می آورد  
 مراد در روایتی فرمود برمی آید و ناخوش میگردد و مرا آنچه برمی آید و ناخوش  
 میگردد و اند فاطمه او ایذا می رساند مرا آنچه میفرمود است و از احباب فضا که اهل بیت

در این کتاب از حدیثی است که در آن آمده است که رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم فرمود که هر کس که در این کتاب بخواند و در آن عمل کند خداوند او را بهشت دهد و در آن کتاب از حدیثی است که در آن آمده است که رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم فرمود که هر کس که در این کتاب بخواند و در آن عمل کند خداوند او را بهشت دهد و در آن کتاب از حدیثی است که در آن آمده است که رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم فرمود که هر کس که در این کتاب بخواند و در آن عمل کند خداوند او را بهشت دهد

در این کتاب از حدیثی است که در آن آمده است که رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم فرمود که هر کس که در این کتاب بخواند و در آن عمل کند خداوند او را بهشت دهد و در آن کتاب از حدیثی است که در آن آمده است که رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم فرمود که هر کس که در این کتاب بخواند و در آن عمل کند خداوند او را بهشت دهد و در آن کتاب از حدیثی است که در آن آمده است که رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم فرمود که هر کس که در این کتاب بخواند و در آن عمل کند خداوند او را بهشت دهد

در این کتاب از حدیثی است که در آن آمده است که رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم فرمود که هر کس که در این کتاب بخواند و در آن عمل کند خداوند او را بهشت دهد و در آن کتاب از حدیثی است که در آن آمده است که رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم فرمود که هر کس که در این کتاب بخواند و در آن عمل کند خداوند او را بهشت دهد و در آن کتاب از حدیثی است که در آن آمده است که رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم فرمود که هر کس که در این کتاب بخواند و در آن عمل کند خداوند او را بهشت دهد







[illegible]



و در سری و در حضرت امیر علی بن ابی طالب علیه السلام  
 و در سری و در حضرت امیر علی بن ابی طالب علیه السلام  
 و در سری و در حضرت امیر علی بن ابی طالب علیه السلام

که یکی از آن دو مرد پدر رشت و دیگر سه شوهر تو و در روایت حاکم از ابی  
 هریره آمده که گفت آتیا را فنی نیستی تو که تزویج کردم ترا با اولین مسلمانان از  
 روی اسلام و داناترین ایشان از روی علم و تو بهترین نساء امت منی چنانکه  
 من هم در قوم خود و در روایت طبرانی آمده تزویج کردم ترا با نیکبختی در  
 دنیا و در آخرت از صالحان است و منقولست که آنحضرت از علی پرسید که  
 هیچ چیز در دست داری علی صلوات الله علی بنیاد و علیه گفت اسپه و زر چه  
 دارم فرمود اسپ ترا ضرور است لیکن زره را بفرودش و بهائی آنرا پیش  
 من بیا پس آنرا بچار صد و هشتاد و نیم فروخت و نزد حضرت صلعم آورد و حضرت  
 مشتق از آن گرفت و به بلال داد تا در بوی خوش صرف کند و بقیه بام سلمه  
 سپرد که در جهاز فاطمه صرف کند و کار سازی او کند و متاع خانه و اثاثا است البیت  
 بخرد پس دو جامه برود و نهالی از کتان و چار بالش و دو یا چند و نقره و قطیفه  
 و تکیه و قدی و آشیانی و سبوی و مشک و مشربیه و امثال آن خرید و در مواهب  
 گوید که ولیمه کرد علی بن فاطمه صلوات الله علی بنیاد و نبود هیچ ولیمه در آن  
 زمین بیشتر از ولیمه وی کرد و نهاده زره خود را نزد وی و بی نصف پیمانه شیر بود  
 و ولیمه وی چند صاع شیر و تمر و حلیم و آن طعامی است که از تمر و سمن فروخته و بهیم  
 می شود و روایت کرد آنرا احمد در مناقب از امامی مدارج النبوة و قال الشيخ  
 الامام الاجل ابو نصر محمد بن عبد الرحمن النعمانی رحمه الله علیه است بحال الساجد یوم

و در سری و در حضرت امیر علی بن ابی طالب علیه السلام  
 و در سری و در حضرت امیر علی بن ابی طالب علیه السلام  
 و در سری و در حضرت امیر علی بن ابی طالب علیه السلام

و در سری و در حضرت امیر علی بن ابی طالب علیه السلام  
 و در سری و در حضرت امیر علی بن ابی طالب علیه السلام  
 و در سری و در حضرت امیر علی بن ابی طالب علیه السلام

و در سری و در حضرت امیر علی بن ابی طالب علیه السلام  
 و در سری و در حضرت امیر علی بن ابی طالب علیه السلام  
 و در سری و در حضرت امیر علی بن ابی طالب علیه السلام



[illegible]





رسول الله صلى الله عليه وآله فاطمة بنت محمد  
 و كان يوم تروى هذا الخبر من سنة ثمان و ثمانين  
 و كان يوم تروى هذا الخبر من سنة ثمان و ثمانين  
 و كان يوم تروى هذا الخبر من سنة ثمان و ثمانين

رسول الله صلى الله عليه وآله فاطمة بنت محمد  
 و كان يوم تروى هذا الخبر من سنة ثمان و ثمانين  
 و كان يوم تروى هذا الخبر من سنة ثمان و ثمانين  
 و كان يوم تروى هذا الخبر من سنة ثمان و ثمانين

بعض الناس بعد ذلك  
 و كان يوم تروى هذا الخبر من سنة ثمان و ثمانين  
 و كان يوم تروى هذا الخبر من سنة ثمان و ثمانين

٢٢١

رسول الله صلى الله عليه وآله فاطمة بنت محمد  
 و كان يوم تروى هذا الخبر من سنة ثمان و ثمانين  
 و كان يوم تروى هذا الخبر من سنة ثمان و ثمانين

رسول الله صلى الله عليه وآله فاطمة بنت محمد  
 و كان يوم تروى هذا الخبر من سنة ثمان و ثمانين  
 و كان يوم تروى هذا الخبر من سنة ثمان و ثمانين

۲۲۲  
 اونی وفات کے سال کا نام حضور  
 عام الفز رکھا اور فضائل اور مناقب  
 اوستہ بہت ہیں اور کافی پرانی  
 فضیلت میں ذکر فاطمہ علیہا السلام  
 بطریق شریف سے پیدا ہوئے ہیں۔  
 فصل بیان ولادت حضرت  
 سیدۃ النساء العالمین فاطمہ زہرا  
 سید المرسلین میں صلوات کاملہ  
 ہو اور اسباب پروردگار اور خدای  
 سیدہ رسول خدا کی سبب  
 ۲۲۲  
 ولید بن عتبہ بن جحش  
 خن بن اوزد اور زینب بنت  
 خن بن اوزد اور زینب بنت  
 فضل و کمال ہیں جسے طہیج  
 اور بنجا کہتے ہیں اور سیدہ زہرا  
 زباده طہیج اور سیدہ فاطمہ  
 سے پہنچے تھے نبی میں اور  
 سے پہنچے سال نبی میں اور  
 نبی کے پہنچے سال نبی میں اور

اور خدا و مرشدین طریقیان اور  
ایک قول بین عزمین بھی طریقیان  
رقیب سے اور صوفیانیان نے  
سے نقل کیا ہے جب خود کبر کے  
موجود کا فاطمہ نام رکھیے گا  
ولادت کا آیا اور حضرت خدیجہ  
در زہ معلوم ہوا ایک شخص  
کو بلا بیعت کو بلا بیعت  
اور خدا و مرشدین طریقیان اور  
ایک قول بین عزمین بھی طریقیان  
رقیب سے اور صوفیانیان نے  
سے نقل کیا ہے جب خود کبر کے  
موجود کا فاطمہ نام رکھیے گا  
ولادت کا آیا اور حضرت خدیجہ  
در زہ معلوم ہوا ایک شخص  
کو بلا بیعت کو بلا بیعت  
اور خدا و مرشدین طریقیان اور  
ایک قول بین عزمین بھی طریقیان  
رقیب سے اور صوفیانیان نے  
سے نقل کیا ہے جب خود کبر کے  
موجود کا فاطمہ نام رکھیے گا  
ولادت کا آیا اور حضرت خدیجہ  
در زہ معلوم ہوا ایک شخص  
کو بلا بیعت کو بلا بیعت

مبارک گردان این را بر اهل بیت رضی الله عنهم فرماتا قالوا

فصل در بیان صبر و استقامت

بر مصائب مشقتها ونگی معشیت و گشتها می که برای رضای خدا و رفع درجات عقیقه فی سبیل  
دنیا کشیده و نفس نفیس خود گوارا ساخته اخرج ابو بکر عن ضمرة قال قضی رسول الله  
صلی الله علیه وآله علی ابنته فاطمة الخدمه فی البیت و قضی علی علی باکان خارجا من البیت  
واخرج ابو بکر عن ابی التحیری قال قال علی لائمه فاطمه بنت اسد کفی فاطمه بنت رسول الله  
الخدمه خارجا شقایه الماء والحاجه و کفیها العمل فی البیت العجی والنجر والطنج و اخرج  
احمر عن عطاء بن الشایب عن ابی عن علی ان رسول الله علیه وآله لما زوج فاطمه یوسف  
معه بجبله و وساده من ویم حشوا لیف ورحی و سفار و جرمین فقال لی فاطمه  
ذات یوم واحد و الله لقد شنوت حتی قد شکمت صدری قال و قد جارا الله الیاک  
بسیه فاذا بسی فاستخیمه فقالت وانا و الله قد طمخت حتی فحلت یری فایتت البنی  
صلی الله علیه وآله فقال اجا ربک امی نبتة قالت جئت لاسلم علیک فاستخیمت ان  
نسائه فرجعت فقال انقلت قالت رستخیمت ان اساله فاتباه جمیعاً فقال علی یا رسول  
وائمه لقد شنوت حتی اشکب صدری و قالت فاطمه طمخت حتی فحلت یری و قد  
جارک الله بسی و سعتة فاحذ منا فقال و الله لا اعطیکما و ادع اهل الصفه بطوی الطونم  
ما انفق علیهم لکن لیسیم و انفق علیهم اتمانهم فانما جارا النبی صلی الله علیه وآله و قد دخل  
فی قطنقنها و اذا عطیا و سما کشف اقداما و اذا غطیا اقداما کشف راسها

اور خدا و مرتبین بری این اوست  
 ایک قولین عثمان بن عفان  
 از حدیث او روایت شده است  
 که رسول الله صلی الله علیه و آله  
 فرمود که هر کس مرا در این  
 دنیا و آخرت دوست دارد  
 من او را دوست دارم و خدا  
 او را دوست دارد و هر کس مرا  
 دشمن دارد من او را دشمن دارم  
 و خدا او را دشمن دارد و هر کس  
 مرا در این دنیا و آخرت دوست  
 دارد من او را دوست دارم و خدا  
 او را دوست دارد و هر کس مرا  
 دشمن دارد من او را دشمن دارم  
 و خدا او را دشمن دارد

مبارک گردان این را بر اہلبیت رضی اللہ عنہم زما قالوا  
**فصل در بیان صبری**  
 بر مصائب مشققتا و تنگی معشت و گشتناهی که برای رضای خدا و رفع درجات عقیقہ دین  
 دنیا کشیده و نفس نفیس خود گوارا ساخته اخرج ابو جبر عن صفرة قال قضی رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ علی منبہ فاطمہ الخدمہ فی البیت و قضی علی علی باکان خارجا من البیت  
 و اخرج ابو جبر عن ابی التحیر قال قال علی لائہ فاطمہ بنت اسد الکفی فاطمہ بنت رسول اللہ  
 الخدمہ خارجا شقایہ الماء و الحاحہ و نکینا الحل فی البیت العجین و الخبز و الطحن و اخرج  
 احمد عن عطاء بن الشائب عن ابیہ عن علی ان رسول اللہ علیہ وآلہ ملاز وجہ فاطمہ بعث  
 معها بجملہ و وسادۃ من دیم حشوہا لیف و رچی و سفار و جرمین فقال لی فاطمہ  
 ذات یوم واحد و اللہ لقد شنوت حتی قد شکت صدری قال و قد جارا اللہ باک  
 بسی فاذا ہی فاستخیرم فقلت وانا و اللہ قد طخت حتی فخلت یدی فایت البنی  
 صلی اللہ علیہ وآلہ فقال اجابک اعی منبہ قالت جبت لاسلم علیک فاستیت ان  
 نسالہ فرجبت فقال فقلت قالت استیت ان اسالہ فاتباه جمیعاً فقال علی یا رسول اللہ  
 وائہ لقد شنوت حتی شکیت صدری و قالت فاطمہ طخت حتی مجلت یدی و قد  
 جاک اللہ بسی و سعتہ فاخذنا فقال و اللہ لا اعطیکما و اوع اهل الصفتہ بطوی بطونم  
 ما انفق علیکم لکن بیہم و انفق علیہم انما نم فانا ہما البنی صلی اللہ علیہ وآلہ و قد دخلنا  
 فی ظنقینا و اذا عطیا اوسما لکشف اقداما و اذا غطیا اقداما لکشف روضما



اور زہریلے سبب کی تابانی اور جنت  
اور جمال و جمال کے اور زکات  
سبب طاعت اور عفت کے اور  
راستی پرستی کے اور زکات  
کے ساتھ راہ اور روش میں اور  
بیت اور صورت میں اور عبادت میں اور  
دریافت اور حیات میں اور  
اخلاق اور حسنات میں اور  
آئی تحلیف جناب سیدہ ریحانہ

اسپ پائی گزشتہ و تابریشت اسپ میرسید قرآن ختم می کرد پس ادای این  
و در چه قدر کار داشت که این الگو را از آن متعجب شد **ایات**  
کار پاکان را ایماس از خود بگیر  
اولیا اطفال حق اندای پس  
و روزی آنحضرت صلعم بخانه فاطمہ زہرا علیہا السلام تشریف آورد و دید که جامه  
سطر از پیشم شتر پوشیده نشسته است آنحضرت آب در دیده بگردانید و گفت که  
فاطمہ امروز بیست و نگی دنیا صبر نمائی تا فردائی قیامت نعیم بهشت ترا باشد  
منقولست که روزی آنحضرت دست مبارک خود بر سینه فاطمہ زہرا علیہا السلام  
نهاد و دعا کرد که خداوند او را از گرسنگی امین گردان فاطمہ میفرماید از آن  
باز هرگز در خود رحمت گرسنگی نیافتم و از ابی هر برده آمده است که گفت سیر  
نشدند آل محمد از طعام سیر روز پاپے تارفتند ازین عالم ر واه اشیاخان  
و از ابن عباس آمده که میگزد را نید آنحضرت و اهل و عیال وی شب پاپای  
که نمی یافتند طعام شب و نبود طعام ایشان مگر نان جو و ر واه الترمذی و صحیح  
و در حدیث بخاری و مسلم آمده که سیر نشدند آل محمد از نان جو و روز پاپای  
و از حسن بصری آمده که خطبه خواند آنحضرت و گفت بخدا سوگند شام نکرده اند  
آل محمد یک صباح را بطعامی و در روایت است که در خانه حضرت زہرا  
پروده از حریر بود آن حضرت تشریف آورد و آنرا گرفت و بفقرا و اضعف

آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم  
آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم  
آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم  
آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم  
آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم  
آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم  
آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم  
آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم  
آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم  
آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

۲۲۵

کلمی بوجای تحقین در لفظی سیدہ  
عقین او در حضور کلامی عقین  
در این جگہ بوجای عقین  
بعض روایت میں آتا ہے کہ سیدہ  
حضرت فاطمہ زہرا کو سو گند شام  
اور نہ شام تک اس غارت  
جنت سے ایک جنت کی ہے  
جبریل سے ایک جنت کی ہے  
میں لاسے جنت کی ہے  
کلمی بوجای تحقین در لفظی سیدہ  
عقین او در حضور کلامی عقین  
در این جگہ بوجای عقین  
بعض روایت میں آتا ہے کہ سیدہ  
حضرت فاطمہ زہرا کو سو گند شام  
اور نہ شام تک اس غارت  
جنت سے ایک جنت کی ہے  
جبریل سے ایک جنت کی ہے  
میں لاسے جنت کی ہے

ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم  
کلمی بوجای تحقین در لفظی سیدہ  
عقین او در حضور کلامی عقین  
در این جگہ بوجای عقین  
بعض روایت میں آتا ہے کہ سیدہ  
حضرت فاطمہ زہرا کو سو گند شام  
اور نہ شام تک اس غارت  
جنت سے ایک جنت کی ہے  
جبریل سے ایک جنت کی ہے  
میں لاسے جنت کی ہے





[illegible]



حضرت فاطمہ زہرا  
 بہت بڑی زیادتی سے اپنی  
 بیٹوں پر بعض فضائل و عین سے  
 وہ عین جو وارد ہوئی ہیں کہ  
 تحقیق اللہ تعالیٰ کے ساتھ  
 کیا اور نکاح علی سے  
 اسکان پر خلیل و نیکان ہو چکا ہے  
 زمین پر اور بعض از عین سے  
 یہ ہے کہ تو یہاں اور نکاح تعالیٰ سے

علی بن ابی طالب (ع) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی ہے کہ میری امت میں سے جو شخص میری شہادت دے گا وہ میری شہادت دے گا اور جو شخص میری شہادت نہ دے گا وہ میری شہادت نہ دے گا۔  
 اور اس کے بعد فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی ہے کہ میری امت میں سے جو شخص میری شہادت دے گا وہ میری شہادت دے گا اور جو شخص میری شہادت نہ دے گا وہ میری شہادت نہ دے گا۔

علی بن ابی طالب (ع) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی ہے کہ میری امت میں سے جو شخص میری شہادت دے گا وہ میری شہادت دے گا اور جو شخص میری شہادت نہ دے گا وہ میری شہادت نہ دے گا۔  
 اور اس کے بعد فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی ہے کہ میری امت میں سے جو شخص میری شہادت دے گا وہ میری شہادت دے گا اور جو شخص میری شہادت نہ دے گا وہ میری شہادت نہ دے گا۔

علی بن ابی طالب (ع) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی ہے کہ میری امت میں سے جو شخص میری شہادت دے گا وہ میری شہادت دے گا اور جو شخص میری شہادت نہ دے گا وہ میری شہادت نہ دے گا۔  
 اور اس کے بعد فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی ہے کہ میری امت میں سے جو شخص میری شہادت دے گا وہ میری شہادت دے گا اور جو شخص میری شہادت نہ دے گا وہ میری شہادت نہ دے گا۔

علی بن ابی طالب (ع) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی ہے کہ میری امت میں سے جو شخص میری شہادت دے گا وہ میری شہادت دے گا اور جو شخص میری شہادت نہ دے گا وہ میری شہادت نہ دے گا۔  
 اور اس کے بعد فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی ہے کہ میری امت میں سے جو شخص میری شہادت دے گا وہ میری شہادت دے گا اور جو شخص میری شہادت نہ دے گا وہ میری شہادت نہ دے گا۔

[illegible]

یا رفا سے تواج کیاں سہان سن  
 کتاب الواقعہ میں یہ ہے جو اسے  
 میں سے یاد اسے نہیں آتا  
 کہ صدیق بر سر خطا ہے بلکہ اس  
 حضرت سیدہ اعلیٰ اور تمام حضرات  
 آقا زاری تھیں امیر اور خود  
 صواب ہوئے اور خود برسر  
 معذرت کی بات دے رہے  
 ہے اور اہل حق کی بھی

یا رفا سے تواج کیاں سہان سن  
 کتاب الواقعہ میں یہ ہے جو اسے  
 میں سے یاد اسے نہیں آتا  
 کہ صدیق بر سر خطا ہے بلکہ اس  
 حضرت سیدہ اعلیٰ اور تمام حضرات  
 آقا زاری تھیں امیر اور خود  
 صواب ہوئے اور خود برسر  
 معذرت کی بات دے رہے  
 ہے اور اہل حق کی بھی

یا رفا سے تواج کیاں سہان سن  
 کتاب الواقعہ میں یہ ہے جو اسے  
 میں سے یاد اسے نہیں آتا  
 کہ صدیق بر سر خطا ہے بلکہ اس  
 حضرت سیدہ اعلیٰ اور تمام حضرات  
 آقا زاری تھیں امیر اور خود  
 صواب ہوئے اور خود برسر  
 معذرت کی بات دے رہے  
 ہے اور اہل حق کی بھی

یا رفا سے تواج کیاں سہان سن  
 کتاب الواقعہ میں یہ ہے جو اسے  
 میں سے یاد اسے نہیں آتا  
 کہ صدیق بر سر خطا ہے بلکہ اس  
 حضرت سیدہ اعلیٰ اور تمام حضرات  
 آقا زاری تھیں امیر اور خود  
 صواب ہوئے اور خود برسر  
 معذرت کی بات دے رہے  
 ہے اور اہل حق کی بھی

یا رفا سے تواج کیاں سہان سن  
 کتاب الواقعہ میں یہ ہے جو اسے  
 میں سے یاد اسے نہیں آتا  
 کہ صدیق بر سر خطا ہے بلکہ اس  
 حضرت سیدہ اعلیٰ اور تمام حضرات  
 آقا زاری تھیں امیر اور خود  
 صواب ہوئے اور خود برسر  
 معذرت کی بات دے رہے  
 ہے اور اہل حق کی بھی

یا رفا سے تواج کیاں سہان سن  
 کتاب الواقعہ میں یہ ہے جو اسے  
 میں سے یاد اسے نہیں آتا  
 کہ صدیق بر سر خطا ہے بلکہ اس  
 حضرت سیدہ اعلیٰ اور تمام حضرات  
 آقا زاری تھیں امیر اور خود  
 صواب ہوئے اور خود برسر  
 معذرت کی بات دے رہے  
 ہے اور اہل حق کی بھی

یا رفا سے تواج کیاں سہان سن  
 کتاب الواقعہ میں یہ ہے جو اسے  
 میں سے یاد اسے نہیں آتا  
 کہ صدیق بر سر خطا ہے بلکہ اس  
 حضرت سیدہ اعلیٰ اور تمام حضرات  
 آقا زاری تھیں امیر اور خود  
 صواب ہوئے اور خود برسر  
 معذرت کی بات دے رہے  
 ہے اور اہل حق کی بھی





[illegible][illegible][illegible]

اور باد الملک کا دنیا سے نکل کر نیک نیت سے  
 اور باد الملک کا دنیا سے نکل کر نیک نیت سے  
 اور باد الملک کا دنیا سے نکل کر نیک نیت سے

حضرت سیدہ نے اپنے  
 اطفال اور اوسکولے لیا اور  
 انھوں نے اوسکولے لیا اور  
 لیا اور سیدہ سے کہا کہ اوسکولے  
 اور سیدہ نے کہا کہ اوسکولے  
 اوسکولے لیا اور سیدہ  
 سیدہ اور درمیان سیدہ  
 سیدہ لیا اور سیدہ  
 سیدہ لیا اور سیدہ  
 سیدہ لیا اور سیدہ









نکودر غلامان کویہ کہ اکیف

مخففت فرمود و تا ویراده هزار درهم دادند و آن مرد دیرین رفت و حاضران گفتند یا ابن رسول الله هزار درهم بخمشید و نگفتی که میانان بخور گفت بخدای که صد مرا بر راستی فرستاد که من تا امروز ندانسته ام که کس را بنان خوردن تکلیف باید کرد و از آنجمله آنست که در بعضی از موسم پیاده بکوه میرفت و پای میبارش و رم می کرد و حج میباش و خضه و شتر حجه و النجائب تقادین یدیر بغیر بست و پنج چپاده ادا ساخت با وجود آنکه شتر را پسندید و پیشین می آوردند سوار نمیشد بر آنها و از آنجمله آنست که مال نگاه نمیداشت و آنچه می یافت در راه خدا استعمال می نمود و مقروض می گشت و خرج من المهرتین و قاسم شد و آنکه ثلاث مراتب حتی انه کان یطی غللا و میسک یعطی غللا و میسک خفان غللا فی الصدوق و کان عطاؤه کل سنته ایته الف فحبسها عنه معاویه فی بعض الشین فحصل له اضافه شد و ید قال فیه صوت بدوات لا کتب الی معاویه لاذکره نفسی ثم اسکت فرایت رسول الله صلی الله علیه و آله فی المنام فقال لی کیف انت ما حسن فقلت نخیب یا ابت و شکوت الی تاخیر المال عنی فقال دعوت بد و اؤتک لعلی خلق شکاک تذکره ذاک قلت نعم یا رسول الله فکیف اصنع فقال قل اللهم اقدن فی قلبی باک و اقطع رجائی عن سواک حتی لا ارجو احد الا غیرک اللهم و اضعفت عنه قوتی و قصر عنه امی و لم ینته الیه غیبتی و لم یعلیه مسالتی و لم یحجز لسانی عما عطیت هذا من الاولین و الاخرین من البیتین فغضی به یا الرحیم الرحمن قال فواشد الحجتی به و جاحی بعث الی معاویه بالف الف و خمس مائه الف فقلت الحمد لله الذی لا یغنی من ذکروه و لا یجنب من دعاه فرأیت البنی صلی الله علیه و آله فقال یا حبیب انت فقلت

جنت کے درختوں سے کافور اور  
بڑے بڑے پھل ہوا ہے  
یہ کہ جو وہاں پر آئے  
کے مقرب و مشفق کو اپنے  
اور علم فرمایا اللہ تعالیٰ  
خانگی کی عود سی کی دیکھو اسط  
اور ہر ایک در یک میں تاکہ یہ جین  
ہون ہر ایک نفس میں  
سے لڑا





[illegible]

[illegible]

کلام علی بن ابی طالب علیه السلام  
 ایمنی بی فاطمه کما حضرت علی  
 رسول الله صلی الله علیه و آله  
 کیا بود که در خانه کعبه  
 نفس بر کاره و فاطمه  
 در خدای رضا کوا  
 گفت در این باز  
 اسفند دنیا در این  
 بنی فاطمی  
 ادس که در این  
 کلام علی بن ابی طالب علیه السلام

بر آن قرار گرفته پس شما آل سلید که یکی از دیگری علم آتی فرا گرفته اند و بعلم خدا تعالی  
 داناشده اید و اجل و علی گوشت بر شما و شما گوشت بر مردم و السلام چون  
 این نامه بحضرت امام حسن صلوٰه الله علیه و آله رسید جواب نوشتیم تا خدا رحمت  
 ما بعد فقده تهی الی کتابک عند حیرتک و حیرت من زحمت من امتنا و الذی علیه راعی  
 ان من لم یومن بالقدر خیر و شره من الله تعالی فقد کفر و من حل المعاصی علی الله  
 فقد فخر ان الله لا یطاع باکراه و لا یعصی بقلبه و لا یعمل العباد من المملکه کلّ المملکات  
 ملککم و القادر علی ما علیه قدر هم فان ائیمروا بالطاعه لم یکن لهم صا و الا لهم عنما انما  
 وان اتوا بالمعصیه و شاد ان یمن علیهم فحول بینهم و بیننا فعل وان لم یفعل فلیس بمعلم  
 علیا اجبارا و لا الزمهم اگر با اجبار علیهم ان عرفهم و مکتم و جعل لهم سبیل الی اخذ ما و علم  
 الله و ترک ما ناهیم عنه و الله الحجه البالغنه و السلام یعنی رسید بن نامه تو در باب  
 حیرت تو و حیرت کسی که گمان میکنی او را از امت ما و آنچه راعی من بران مستقیم است  
 آنت که هر که ایمان نیارد با نکه قدر خیر و شر همه ز خدا استمالی است کافر است و هر که  
 گنا مان را بخند نسبت دهد فاجر یعنی انکار بقدر مذہب قدری بود و حواله معاصی  
 و گنا مان بخند مذہب جیری پس بنده مختار است در کسب خود و بقدر استطاعت از  
 خدا اجل و علا و دین در میان قدر و حیرت نه اما فی شرف المحبوب فی الصو عن و فی  
 تاریخ السیوطی خرج ابن عساکر عن المنبر و قال قیل الحسن بن علی ان ابوزریق الفراء احب الی  
 من النبی و یقسم حب الی من الصّحّة فقال رحم الله ابوز و اما انا اقول من لم یتمن غیرنا فقل

ایمنی بی فاطمه کما حضرت علی  
 رسول الله صلی الله علیه و آله  
 کیا بود که در خانه کعبه  
 نفس بر کاره و فاطمه  
 در خدای رضا کوا  
 گفت در این باز  
 اسفند دنیا در این  
 بنی فاطمی  
 ادس که در این  
 کلام علی بن ابی طالب علیه السلام

کلام علی بن ابی طالب علیه السلام  
 ایمنی بی فاطمه کما حضرت علی  
 رسول الله صلی الله علیه و آله  
 کیا بود که در خانه کعبه  
 نفس بر کاره و فاطمه  
 در خدای رضا کوا  
 گفت در این باز  
 اسفند دنیا در این  
 بنی فاطمی  
 ادس که در این  
 کلام علی بن ابی طالب علیه السلام

کلام علی بن ابی طالب علیه السلام  
 ایمنی بی فاطمه کما حضرت علی  
 رسول الله صلی الله علیه و آله  
 کیا بود که در خانه کعبه  
 نفس بر کاره و فاطمه  
 در خدای رضا کوا  
 گفت در این باز  
 اسفند دنیا در این  
 بنی فاطمی  
 ادس که در این  
 کلام علی بن ابی طالب علیه السلام



۲۲۵

دو دنوں کے لئے دنیا کا حق صرف ایک سو روپے ہے۔



حضرت امام علی علیه السلام را بر سر پیراهن بوسه فرمود و این خلافت به دیگر  
 حواله نکند معاذیه قبول کرد و گفت ای ابو محمد پیغمبری جو انمردی کردی که هرگز نفوس  
 مردان مثل آن جو انمردی نکرده اند بعد از آن آنحضرت خطبه خواند و فرمود این مردان  
 من همیشه فتنه را کرده میدنتم امروز مصالحی کردم و این کار را بجا ویه گذارستم  
 از جهت اصلاح امت محمد صلعم و خدا می ترا دالی ساخت ای معاویه از برای  
 خیر می که دانسته است نزدیک خود یا از برای شر که دیده است در تو دان او را فتنه  
 فتنه کنم و متعلق الی حسین پس از منبر فرو آمد و یکی از حاضران مجلس رو بوی کرد و گفت  
 یا مسود و جوه المسلمین برادیه بیت کردی حضرت امام حسن صلوات الله علی نبینا و علیه  
 فرمود خدا استعالی بکاک بنی امیه رسول خدا صلی الله علیه و آله را خبر داد و دید ایشان را  
 که مانند بوز نیل پیغمبری بالا میروند یکی بعد از دیگری و بر پیغمبر و شوار آمد خدا استعالی  
 انا عظیمناک الکوثرة و انا انزلناه فی لیلته القدر ربی نازل کرد تا تسکین خاطر  
 بهار کش شود و اخرج عن یوسف بن سعد قال قام رجل الی الحسن بن علی صلوة الله  
 علی نبینا و علیه بعد آن با بیع معاویه فقیال سو دت وجهه المومنین فقال لا تو بجنی  
 رحاک الله فان النبی صلی الله علیه و آله اری بنی امیه علی منبره فسا ره ذلک فنزل  
 انا عظیمناک الکوثرة و انا انزلناه فی لیلته القدر ربنا فی درلشنور و غیره ولی الحسن  
 الخلافة بعد قتال بیدیمیا لغته اهل کوفته و الا لما قام فیها ستمه اشهر و ایام شمس سار الیه  
 معاویه یرعی هذا الامر فارسل الیه الحسین علیه السلام لیسلم الامر الیه علی ان یکون له الخلافة

حضرت امام علی علیه السلام را بر سر پیراهن بوسه فرمود و این خلافت به دیگر  
 حواله نکند معاذیه قبول کرد و گفت ای ابو محمد پیغمبری جو انمردی کردی که هرگز نفوس  
 مردان مثل آن جو انمردی نکرده اند بعد از آن آنحضرت خطبه خواند و فرمود این مردان  
 من همیشه فتنه را کرده میدنتم امروز مصالحی کردم و این کار را بجا ویه گذارستم  
 از جهت اصلاح امت محمد صلعم و خدا می ترا دالی ساخت ای معاویه از برای  
 خیر می که دانسته است نزدیک خود یا از برای شر که دیده است در تو دان او را فتنه  
 فتنه کنم و متعلق الی حسین پس از منبر فرو آمد و یکی از حاضران مجلس رو بوی کرد و گفت  
 یا مسود و جوه المسلمین برادیه بیت کردی حضرت امام حسن صلوات الله علی نبینا و علیه  
 فرمود خدا استعالی بکاک بنی امیه رسول خدا صلی الله علیه و آله را خبر داد و دید ایشان را  
 که مانند بوز نیل پیغمبری بالا میروند یکی بعد از دیگری و بر پیغمبر و شوار آمد خدا استعالی  
 انا عظیمناک الکوثرة و انا انزلناه فی لیلته القدر ربی نازل کرد تا تسکین خاطر  
 بهار کش شود و اخرج عن یوسف بن سعد قال قام رجل الی الحسن بن علی صلوة الله  
 علی نبینا و علیه بعد آن با بیع معاویه فقیال سو دت وجهه المومنین فقال لا تو بجنی  
 رحاک الله فان النبی صلی الله علیه و آله اری بنی امیه علی منبره فسا ره ذلک فنزل  
 انا عظیمناک الکوثرة و انا انزلناه فی لیلته القدر ربنا فی درلشنور و غیره ولی الحسن  
 الخلافة بعد قتال بیدیمیا لغته اهل کوفته و الا لما قام فیها ستمه اشهر و ایام شمس سار الیه  
 معاویه یرعی هذا الامر فارسل الیه الحسین علیه السلام لیسلم الامر الیه علی ان یکون له الخلافة

حضرت امام علی علیه السلام را بر سر پیراهن بوسه فرمود و این خلافت به دیگر  
 حواله نکند معاذیه قبول کرد و گفت ای ابو محمد پیغمبری جو انمردی کردی که هرگز نفوس  
 مردان مثل آن جو انمردی نکرده اند بعد از آن آنحضرت خطبه خواند و فرمود این مردان  
 من همیشه فتنه را کرده میدنتم امروز مصالحی کردم و این کار را بجا ویه گذارستم  
 از جهت اصلاح امت محمد صلعم و خدا می ترا دالی ساخت ای معاویه از برای  
 خیر می که دانسته است نزدیک خود یا از برای شر که دیده است در تو دان او را فتنه  
 فتنه کنم و متعلق الی حسین پس از منبر فرو آمد و یکی از حاضران مجلس رو بوی کرد و گفت  
 یا مسود و جوه المسلمین برادیه بیت کردی حضرت امام حسن صلوات الله علی نبینا و علیه  
 فرمود خدا استعالی بکاک بنی امیه رسول خدا صلی الله علیه و آله را خبر داد و دید ایشان را  
 که مانند بوز نیل پیغمبری بالا میروند یکی بعد از دیگری و بر پیغمبر و شوار آمد خدا استعالی  
 انا عظیمناک الکوثرة و انا انزلناه فی لیلته القدر ربی نازل کرد تا تسکین خاطر  
 بهار کش شود و اخرج عن یوسف بن سعد قال قام رجل الی الحسن بن علی صلوة الله  
 علی نبینا و علیه بعد آن با بیع معاویه فقیال سو دت وجهه المومنین فقال لا تو بجنی  
 رحاک الله فان النبی صلی الله علیه و آله اری بنی امیه علی منبره فسا ره ذلک فنزل  
 انا عظیمناک الکوثرة و انا انزلناه فی لیلته القدر ربنا فی درلشنور و غیره ولی الحسن  
 الخلافة بعد قتال بیدیمیا لغته اهل کوفته و الا لما قام فیها ستمه اشهر و ایام شمس سار الیه  
 معاویه یرعی هذا الامر فارسل الیه الحسین علیه السلام لیسلم الامر الیه علی ان یکون له الخلافة

حضرت امام علی علیه السلام را بر سر پیراهن بوسه فرمود و این خلافت به دیگر  
 حواله نکند معاذیه قبول کرد و گفت ای ابو محمد پیغمبری جو انمردی کردی که هرگز نفوس  
 مردان مثل آن جو انمردی نکرده اند بعد از آن آنحضرت خطبه خواند و فرمود این مردان  
 من همیشه فتنه را کرده میدنتم امروز مصالحی کردم و این کار را بجا ویه گذارستم  
 از جهت اصلاح امت محمد صلعم و خدا می ترا دالی ساخت ای معاویه از برای  
 خیر می که دانسته است نزدیک خود یا از برای شر که دیده است در تو دان او را فتنه  
 فتنه کنم و متعلق الی حسین پس از منبر فرو آمد و یکی از حاضران مجلس رو بوی کرد و گفت  
 یا مسود و جوه المسلمین برادیه بیت کردی حضرت امام حسن صلوات الله علی نبینا و علیه  
 فرمود خدا استعالی بکاک بنی امیه رسول خدا صلی الله علیه و آله را خبر داد و دید ایشان را  
 که مانند بوز نیل پیغمبری بالا میروند یکی بعد از دیگری و بر پیغمبر و شوار آمد خدا استعالی  
 انا عظیمناک الکوثرة و انا انزلناه فی لیلته القدر ربی نازل کرد تا تسکین خاطر  
 بهار کش شود و اخرج عن یوسف بن سعد قال قام رجل الی الحسن بن علی صلوة الله  
 علی نبینا و علیه بعد آن با بیع معاویه فقیال سو دت وجهه المومنین فقال لا تو بجنی  
 رحاک الله فان النبی صلی الله علیه و آله اری بنی امیه علی منبره فسا ره ذلک فنزل  
 انا عظیمناک الکوثرة و انا انزلناه فی لیلته القدر ربنا فی درلشنور و غیره ولی الحسن  
 الخلافة بعد قتال بیدیمیا لغته اهل کوفته و الا لما قام فیها ستمه اشهر و ایام شمس سار الیه  
 معاویه یرعی هذا الامر فارسل الیه الحسین علیه السلام لیسلم الامر الیه علی ان یکون له الخلافة



[illegible][illegible]

ابن بیت سے اول کہ ایک علی  
خیریس کہیں میں آیا ہے  
بعض روایات میں آیا ہے

علیہ السلام کو بلا لایا اور چیدہ حضور  
 کے پاس حاضر ہوئیں فرمایا مرحبا  
 آدم پہلے حضورؐ کے پلو میں بٹھایا  
 سید کو کھینچ کر کھڑے ہوا چارے  
 اور اونے کھڑے ہو جائے  
 اور اونے کھڑے ہو جائے  
 کو جانے کھینچ کر کھڑے ہو جائے  
 چیدہ کو کھینچ کر کھڑے ہو جائے  
 کھینچ کر کھڑے ہو جائے

[illegible]

مکتبہ اسلامیہ  
پبلیکیشنز  
پرائیویٹ لمیٹڈ  
لاہور

[illegible]



در این مضمون پس از دیدن سید و  
 که با همه اندام و سبک حدیث  
 ترک کیا و تعلقه داری او را  
 متفق علیهم به بخاری او را  
 من در وفات کی خواب سید را  
 بعد از سوال اندک به خواب  
 رمضان مبارک من ۱۴۰۱ قمری







[illegible]







ہفت سال زندہ و بعد از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ با حضرت امیر  
 صلوات اللہ علی نبینا وعلیہ وآلہ سالی بود و بعد از وفات جناب حضرت  
 امیر المؤمنین علیہ السلام ده سال زندگانی کردند اما قالوا اما مرا و اما الحسن  
 صلوات اللہ علی نبینا وعلیہ عن جده ثلثین و عشرین سنہ و روئی عن آیه و غیرہ  
 سن الصیابۃ ایضا و روئی عن ابو ہریرۃ و عایشۃ و ابیہ الحسن و عبد اللہ  
 بن الحسن و الشعی و ابی ابل و شقیق بن سلمہ و ابی الحور و رمیعہ بن سنان و غیرہ  
 و اما از واجہ فکان کثیر التزوج و لہ الم یضبط عدوہن و کان منیر و ج  
 و یطلق و کان لا یفارقه امرأۃ الا ہی یحبہ و اخرج عن ابن سعد بن جعفر  
 بن محمد قال قال علی لا تزوجوا الحسن فانہ رجل مطلق فقال رجل من ہمدان  
 و اللہ لہ و حبہ فما یرضی مسک و ما کرہ طلق و اما اولاد و الاندادان امام  
 المسلمین ہر روایت اکثر موثرین پانزدہ پسر بودند زید و حسن و ابوبکر و عمر  
 و قاسم و عبد اللہ اکبر و حسین و عبد الرحمن ابراہیم و عبد اللہ صغیر  
 و اسمعیل و محمد یعقوب و جعفر و طلحہ و اسحق و پنج دختر ام حسن فاطمہ و الدہ  
 حضرت امام محمد باقر صلوات اللہ علی نبینا وعلیہ و ام عبد اللہ و ام سلمہ  
 و باتفاق علما از زید بن حسن و حسن بن حسن نسل اندہ و از فرزندان دیگر  
 نامندہ و اما اولادہ فاختلف اہل الاخبار فی عدوہ المذکور من خمستہ الی  
 خمسہ عشر و المتفق علیہ منہم اربعہ زید و الحسن و عمر و عبد اللہ و اما الخلفاء

بن ابی طالب علیہ السلام و بعد از حضرت امیر صلوات اللہ علیہ و آلہ و بعد از وفات جناب حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام ده سال زندگانی کردند اما قالوا اما مرا و اما الحسن صلوات اللہ علی نبینا وعلیہ عن جده ثلثین و عشرین سنہ و روئی عن آیه و غیرہ سن الصیابۃ ایضا و روئی عن ابو ہریرۃ و عایشۃ و ابیہ الحسن و عبد اللہ بن الحسن و الشعی و ابی ابل و شقیق بن سلمہ و ابی الحور و رمیعہ بن سنان و غیرہ و اما از واجہ فکان کثیر التزوج و لہ الم یضبط عدوہن و کان منیر و ج و یطلق و کان لا یفارقه امرأۃ الا ہی یحبہ و اخرج عن ابن سعد بن جعفر بن محمد قال قال علی لا تزوجوا الحسن فانہ رجل مطلق فقال رجل من ہمدان و اللہ لہ و حبہ فما یرضی مسک و ما کرہ طلق و اما اولاد و الاندادان امام المسلمین ہر روایت اکثر موثرین پانزدہ پسر بودند زید و حسن و ابوبکر و عمر و قاسم و عبد اللہ اکبر و حسین و عبد الرحمن ابراہیم و عبد اللہ صغیر و اسمعیل و محمد یعقوب و جعفر و طلحہ و اسحق و پنج دختر ام حسن فاطمہ و الدہ حضرت امام محمد باقر صلوات اللہ علی نبینا وعلیہ و ام عبد اللہ و ام سلمہ و باتفاق علما از زید بن حسن و حسن بن حسن نسل اندہ و از فرزندان دیگر نامندہ و اما اولادہ فاختلف اہل الاخبار فی عدوہ المذکور من خمستہ الی خمسہ عشر و المتفق علیہ منہم اربعہ زید و الحسن و عمر و عبد اللہ و اما الخلفاء

و بعد از حضرت امیر صلوات اللہ علیہ و آلہ و بعد از وفات جناب حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام ده سال زندگانی کردند اما قالوا اما مرا و اما الحسن صلوات اللہ علی نبینا وعلیہ عن جده ثلثین و عشرین سنہ و روئی عن آیه و غیرہ سن الصیابۃ ایضا و روئی عن ابو ہریرۃ و عایشۃ و ابیہ الحسن و عبد اللہ بن الحسن و الشعی و ابی ابل و شقیق بن سلمہ و ابی الحور و رمیعہ بن سنان و غیرہ و اما از واجہ فکان کثیر التزوج و لہ الم یضبط عدوہن و کان منیر و ج و یطلق و کان لا یفارقه امرأۃ الا ہی یحبہ و اخرج عن ابن سعد بن جعفر بن محمد قال قال علی لا تزوجوا الحسن فانہ رجل مطلق فقال رجل من ہمدان و اللہ لہ و حبہ فما یرضی مسک و ما کرہ طلق و اما اولاد و الاندادان امام المسلمین ہر روایت اکثر موثرین پانزدہ پسر بودند زید و حسن و ابوبکر و عمر و قاسم و عبد اللہ اکبر و حسین و عبد الرحمن ابراہیم و عبد اللہ صغیر و اسمعیل و محمد یعقوب و جعفر و طلحہ و اسحق و پنج دختر ام حسن فاطمہ و الدہ حضرت امام محمد باقر صلوات اللہ علی نبینا وعلیہ و ام عبد اللہ و ام سلمہ و باتفاق علما از زید بن حسن و حسن بن حسن نسل اندہ و از فرزندان دیگر نامندہ و اما اولادہ فاختلف اہل الاخبار فی عدوہ المذکور من خمستہ الی خمسہ عشر و المتفق علیہ منہم اربعہ زید و الحسن و عمر و عبد اللہ و اما الخلفاء

و بعد از حضرت امیر صلوات اللہ علیہ و آلہ و بعد از وفات جناب حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام ده سال زندگانی کردند اما قالوا اما مرا و اما الحسن صلوات اللہ علی نبینا وعلیہ عن جده ثلثین و عشرین سنہ و روئی عن آیه و غیرہ سن الصیابۃ ایضا و روئی عن ابو ہریرۃ و عایشۃ و ابیہ الحسن و عبد اللہ بن الحسن و الشعی و ابی ابل و شقیق بن سلمہ و ابی الحور و رمیعہ بن سنان و غیرہ و اما از واجہ فکان کثیر التزوج و لہ الم یضبط عدوہن و کان منیر و ج و یطلق و کان لا یفارقه امرأۃ الا ہی یحبہ و اخرج عن ابن سعد بن جعفر بن محمد قال قال علی لا تزوجوا الحسن فانہ رجل مطلق فقال رجل من ہمدان و اللہ لہ و حبہ فما یرضی مسک و ما کرہ طلق و اما اولاد و الاندادان امام المسلمین ہر روایت اکثر موثرین پانزدہ پسر بودند زید و حسن و ابوبکر و عمر و قاسم و عبد اللہ اکبر و حسین و عبد الرحمن ابراہیم و عبد اللہ صغیر و اسمعیل و محمد یعقوب و جعفر و طلحہ و اسحق و پنج دختر ام حسن فاطمہ و الدہ حضرت امام محمد باقر صلوات اللہ علی نبینا وعلیہ و ام عبد اللہ و ام سلمہ و باتفاق علما از زید بن حسن و حسن بن حسن نسل اندہ و از فرزندان دیگر نامندہ و اما اولادہ فاختلف اہل الاخبار فی عدوہ المذکور من خمستہ الی خمسہ عشر و المتفق علیہ منہم اربعہ زید و الحسن و عمر و عبد اللہ و اما الخلفاء

این روایت در بعضی کتب معتبره است و در بعضی کتب دیگر  
 این روایت در بعضی کتب معتبره است و در بعضی کتب دیگر  
 این روایت در بعضی کتب معتبره است و در بعضی کتب دیگر  
 این روایت در بعضی کتب معتبره است و در بعضی کتب دیگر

فيه نزل الدولاني على هولا الاربعه واحده اسمي ابراهيم وقال ابن الخشاب كان احدى  
 عشر نفرا وعدة سوى الاربعه الاولى قاسما وحسنا وعبد الرحمن وعبد الله الثاني و  
 اسمعيل وعقيل وقال عن الاخير كانوا اثني عشر نفرا ووافق ابن الخشاب في القاسم  
 والحسين وعبد الرحمن وعبد الله الثاني ونفي اسمعيل وعقيل واحمد وثبت مكانهم  
 ابا بكر وطلحه ومحمد وعدة الثاني عشر ايضا سمى محمد وقال بن طلحه كانوا ثمانية عشر نفرا  
 وعدة سوى الاربعه الاولى قاسما وحسنا ومحمد وابا بكر وحضره وجعفر وطلحه واسمعيل  
 ويعقوب وعبد الرحمن وعبد الله الثاني واما الاناب من اولاده فقدما بعضهم  
 ولا يصح هذا القول وذهب الاكثر الى انه كانت له بنت واحده اسمي فاطمه ويكنى  
 به ام الحسن وقيل ام عبد الله وهي ام محمد بن علي الباقر عليه السلام وعد بن الاخير  
 خمسة ام الحسن وام الخير وام عبد الله وام سلمة واهله وفي فضل الخطاب قال العقبة  
 ولد الحسن بن علي بن الحسن وزيد بن الحسن فاما عمر بن الحسن الحسن فقد انقرض عقبها  
 پس امير المؤمنين حسن علي از دو پسر پيش نمازده الحسن بن الحسين وزيد بن الحسن  
 وحسن بن الحسن مثنی گویند واما امیه وروده اند که كانوا ثمانية عشر وعدة سوى الاربعه  
 الاولى القاسم والحسين وطلحه وعبد الرحمن اثبت بعضهم جميع هولا وجمعا من  
 الروايات فكلون اولاده المذكور عشرين نفرا لعقب منهم في زيد بن الحسن  
 والحسن بن الحسن فكان لهما عقب وقد انقرض واما الاناب فكلن سبعه ام الحسن  
 وام الحسين وام عبد الله وام سلمة ورقية واتبان تسميا فاطمه هذا قالوا المشهور

این روایت در بعضی کتب معتبره است و در بعضی کتب دیگر  
 این روایت در بعضی کتب معتبره است و در بعضی کتب دیگر  
 این روایت در بعضی کتب معتبره است و در بعضی کتب دیگر  
 این روایت در بعضی کتب معتبره است و در بعضی کتب دیگر

این روایت در بعضی کتب معتبره است و در بعضی کتب دیگر  
 این روایت در بعضی کتب معتبره است و در بعضی کتب دیگر  
 این روایت در بعضی کتب معتبره است و در بعضی کتب دیگر  
 این روایت در بعضی کتب معتبره است و در بعضی کتب دیگر

این روایت در بعضی کتب معتبره است و در بعضی کتب دیگر  
 این روایت در بعضی کتب معتبره است و در بعضی کتب دیگر  
 این روایت در بعضی کتب معتبره است و در بعضی کتب دیگر  
 این روایت در بعضی کتب معتبره است و در بعضی کتب دیگر

۲۵۹  
 ایک ایک سے بیشت کے جوہر سے  
 میں امام غفر بن عبد اللہ الامام حسن علیہ السلام  
 سے ایک ایک کو مستند عقیدہ کیا اور  
 خیرات کی وزن اور ایک ایک کو  
 بعض درجہ میں تھا اور ان کی  
 میں لیکن علیہ مبارک  
 ہی تھا

لخمسة فلول من شعبان سنة اربع من الهجرة على الصحيح الروايات وكان بين  
ولادة الحسن وعلي وفاطمة الحسين ثمانية وروى عن جعفر بن محمد عن ابي قال  
لم يكن بين الحسن والحسين الا طرفة واحد وقال بعض الرواة انه ستة اشهر وروى  
شعبان ريجانه رسول الله وقرعة العين يقول امام سعيد شيد ابو عبد الله الحسين  
عليه السلام متولد شد و حامله شد و بار گرفت حضرت فاطمه زهرا صلوات الله على نبينا  
وعلينا بحسين شهيد كر بلا بعد از ولادت امام حسن صلوات الله على نبينا وعليه

کلمہ حق اور گردن دانی خالص ہے۔  
سینہ اندر پیش مبارک بہت  
لطیف طراور یک خطا بار یک  
مبارک ہموار اور صاف اور  
کیا کہ مگر وہ خطا اور رضاہ  
آئینہ کی مٹی اور بیاض  
حسن مبینی مسج و سفید اور  
ادام علیہ السلام کا نقل

اور کہا کہ یہ سب کچھ اور خطاب کے لئے ہے  
خطاب کرنے کے لئے ہے اور اس کو  
لوگوں سے زیادہ سنا اور بہت سنا  
یہ عقیدہ بن عارف کے ہے کہ  
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
علی رضی اللہ عنہ اور اس کے بعد  
کہ لوگوں کے لئے ہے





اور سوکھ تو بھی دوست رکھنا ہوں۔ میں کو  
بھی شفق علیہ السلام اور حضرت ابو جہل  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کو نہیں برا دیکھا۔ میں نے علی اور ابوبکر  
کی طرف سے اور ان کی طرف سے  
اور متوجہ ہونے کے لیے کوئی چیز نہیں

او پر اپنے حسنِ بختی  
 دوسری صورت اور بختی  
 چاروں کام اسرار میں  
 کہ اشد قضاے خلق کے ساتھ  
 اویس کے در بیان دو بیانی  
 کہ یہ ہے مسلمانوں کی روایت  
 کیا اس کی روایت ہے اور ابن  
 عباس سے روایت ہے کہ انھوں  
 کہنے رسول اللہ کے اسی حسن  
 دار کے علم و فہمائے اپنے دوست  
 ابن علی کی کہ ان کے

[illegible]



[illegible]

حال شفق گیس را بدرستی که شقید فرزند دختر رسول خدا را که در حق و سے  
رسول خدا صلی الله علیه و آله فرموده بود که ایشان دو گل خوشبوئے من اند از دنیا

ایک

<p>             اور خجائے اہل دل جہ سے کشند              نیست مسجد جزو رون سروان              سجدہ گاہ جہ است آنجا خد است         </p>	<p>             اہل ان تخطیچ مسجد سے کشند              آن مجاز است این حقیقت الخزان              مسجد کان اندرون اولیاست         </p>
--	---

و از آنجمله آنست که روزی آن حضرت این هردو سرچشمه  
 و طهاره را بران خود نشانده و فرمود که این دو سرچشمه را من اند و  
 پسران دختر من اند و من دوست دارم این هردو را پس  
 تو دوست داراے خدا ایشان را و دوست دار کسی را که  
 دوست دار و این هردو را عنی اسامه بن زید قال طرقت البی  
 صلی الله علیه و آله ذات لیلته فی بعض الحاجه فخرج البی  
 صلی الله علیه و آله و هو مشعل علی ثنی لادری ما هو فلما فرغت  
 من حاجتی قلت ما هذا الذی انت مشعل علیه فکشفه فاد الحسن  
 و حسین علی در کیه فقال ہذان ابنائی و ابنا ابنتی السلام  
 اجہا فاجہا و احب من یحبہما رواہ الترمذی و از آنجمله آنست  
 کہ شخصی سوال کرد کہ ام از اہل بیت نزد تو محبوب تر است

[illegible]

کی جگہ سے اپنے رسول کو اسی جگہ پر لے کر آیا اور فرمایا کہ یہاں پر اس کی قبر ہے۔



[illegible][illegible]

۲۶۵  
کے ہیں کہ بیشک تم رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان سے  
افضل خطاب میں نقل کیا ہے ایک  
توش فرمایا ہے اور کھانا  
کیا میں ہزار درم کا شخص آباد  
ہوں حضورؐ کا ارشاد

پیدار ہو کر میں جانتا تھا کہ یہ ایک ایسا  
 عظیم الشان شخص ہے کہ اس کی ہر بات  
 میں ہر ایک کی طرف سے توجہ دینی چاہیے  
 اور اس کی ہر بات کو جاننا اور سمجھنا  
 ہر ایک کی ذمہ داری ہے۔



پس فوت ابراہیم اختیار نمود بعد از سه روز آن فرزند دل فروز رحلت نمود  
 آنجناب ہر گاہ حسین صلوات اللہ علی نبیہا وعلیہ راحی ویدور کنارش میگرفت و  
 میگفت اہلای و مرثیائین قد عیتہ یا بنی ابراہیم روی صاحب کتاب کفایت الکلب  
 و فحایتہ السیول الحسنی یا شادہ الی ابن عباس قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وعلی فخرہ الامیر الحسن و ہو یقبل ہذا تارہ و ذلک اخری و سبط جریل نقال  
 اللہ ثمان اللہ تقربک السلام و قال ان اللہ تعالی لا یحججک ہزین فاض الطاہر  
 قطر لے ابراہیم و کی نظر الی الحسن کی تخم قال ان ابراہیم ان مات لم یحزن علیہ غیری  
 و اللہ حسین فاطمہ و ابوہ علی ابن عمی و محمدی متی مات خزنہ انتی و خزن ابن عمی و  
 خزنہ انا فاف و خزنہ علی خزنہ نقیض ابراہیم فقد فزیت الحسن نقیض بعد ثلث وکان  
 اذ اراہی الحسن قبلہ و ضمتہ الی صدرہ و رس شایہ و قال قد بت من فدیہ  
 یا بنی ابراہیم انشی و از آنجملہ عمر بن الخطاب روایت کردہ کہ روزی بخدمت پیغمبر  
 آدم ویدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ را کہ حسین صلوات اللہ علی نبیہا وعلیہ  
 بر پشت خود نشاندہ بود و رشتہ اندرومان خود گرفتہ و یک سر رشتہ برست  
 حسین دادہ تا حسین میراند و وی از عقب حسین میرفت بر زانوئی خود چون  
 آن بریدم گفتم نعم لعل جملہ عباد اللہ پیغام گرفت نعم الراکب ہو یا عمر ہذا فی  
 کشف المحجوب و در بعضی روایات آمدہ کہ حضرت امام حسین صلوات اللہ علی  
 نبیہا وعلیہ گفت کہ شتر آوازی کند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ برای خاطر آن

سنت فرمایا ای امام حسین صلوات اللہ علیہ وعلیہ راحی ویدور کنارش میگرفت و میگفت اہلای و مرثیائین قد عیتہ یا بنی ابراہیم روی صاحب کتاب کفایت الکلب و فحایتہ السیول الحسنی یا شادہ الی ابن عباس قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وعلی فخرہ الامیر الحسن و ہو یقبل ہذا تارہ و ذلک اخری و سبط جریل نقال اللہ ثمان اللہ تقربک السلام و قال ان اللہ تعالی لا یحججک ہزین فاض الطاہر قطر لے ابراہیم و کی نظر الی الحسن کی تخم قال ان ابراہیم ان مات لم یحزن علیہ غیری و اللہ حسین فاطمہ و ابوہ علی ابن عمی و محمدی متی مات خزنہ انتی و خزن ابن عمی و خزنہ انا فاف و خزنہ علی خزنہ نقیض ابراہیم فقد فزیت الحسن نقیض بعد ثلث وکان اذ اراہی الحسن قبلہ و ضمتہ الی صدرہ و رس شایہ و قال قد بت من فدیہ یا بنی ابراہیم انشی و از آنجملہ عمر بن الخطاب روایت کردہ کہ روزی بخدمت پیغمبر آدم ویدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ را کہ حسین صلوات اللہ علی نبیہا وعلیہ بر پشت خود نشاندہ بود و رشتہ اندرومان خود گرفتہ و یک سر رشتہ برست حسین دادہ تا حسین میراند و وی از عقب حسین میرفت بر زانوئی خود چون آن بریدم گفتم نعم لعل جملہ عباد اللہ پیغام گرفت نعم الراکب ہو یا عمر ہذا فی کشف المحجوب و در بعضی روایات آمدہ کہ حضرت امام حسین صلوات اللہ علی نبیہا وعلیہ گفت کہ شتر آوازی کند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ برای خاطر آن

او سکو ای عرض کیا بنی  
 ان لے شول شد کہ تو لے  
 کار و دل جبریل بن ابیہ  
 اللہ کہ بی امید کارون  
 از قطع ہنکار کہ سوزن  
 کہ سوزن ہنکار لے خداوند  
 جبریل کہ سوزن ہنکار لے  
 ضعیف ہوئی او سکو تو بی  
 اور کو تہ ہوئی او سکو

۲۶  
 ہوئی او سکو  
 اور نہ پیغام او سکو سوال میرا  
 ہر ادس چہ زنت کہ دیا تو سنے  
 بس جملہ غصوں کہ سلاخوں  
 یعنی سلاخوں کہ سلاخوں  
 شمع خدا کی سلاخوں کہ سلاخوں  
 یعنی سلاخوں کہ سلاخوں

او سکو ای عرض کیا بنی  
 ان لے شول شد کہ تو لے  
 کار و دل جبریل بن ابیہ  
 اللہ کہ بی امید کارون  
 از قطع ہنکار کہ سوزن  
 کہ سوزن ہنکار لے خداوند  
 جبریل کہ سوزن ہنکار لے  
 ضعیف ہوئی او سکو تو بی  
 اور کو تہ ہوئی او سکو







بنام خداوند  
مخلص و برادر  
مخلص

و جده چون جدّه ایشان خدیجه الکبری پس ترا با ایشان چه نسبت است علی بن ابی طالب  
از قال لما فتح الله تعالى المدائن على اصحاب رسول الله في ايام عمر فامر بالانطلاق  
فبسطت في مسجد رسول الله و امرنا بالاموال فانفتحت عليها ثم اتبع اصحاب رسول الله  
صلى الله عليه وآله قال من بدر اليه الحسن بن علي فقال يا امير المؤمنين اعطني حقّي  
ما فتح الله تعالى على المسلمين فقال الارب و الكرامات فامر له بالف درهم ثم انصرف  
فبدر اليه الحسين بن علي فقال يا امير المؤمنين اعطني حقّي ما فتح الله تعالى على المسلمين فقال  
الارب و الكرامات فامر له بالف درهم ثم انصرف فبدر اليه عبد الله بن مسعود  
فقال يا امير المؤمنين اعطني حقّي ما فتح الله تعالى على المسلمين فقال الارب و الكرامات فامر له  
بنحو ثمانية و را هم فقال يا امير المؤمنين ان رجل مشى كنت اضرب بالسيف بين يدي  
رسول الله و الحسن بن عليان يد رجلي سلك المدينة تعطيلهم فقالوا تعطيني  
خمس مائة درهم فقال ذهب فاتيني باب كاهنهما و جدّ كجده و جدّة كجدتها و عم كعمها قال  
كفالهما و خاله كخالتهما فانك لا تبني به تا ايوها فعلى المرتضى اما الفاطمة الزهراء  
و جدّها محمد المصطفى و جدتها الخديجة الكبرى و عمتها جعفر بن ابی طالب عمتها ام ابی  
طالب بنت ابی طالب و خالها ابراهيم بن رسول الله و خاله نارقية و ام كلثوم بنتا  
رسول الله و از آن جمله است كه دست و پنج حج پايه گذارده قال بن طلحة حج  
خمسا و عشرين حجة ماشيا و از آن جمله است كه در طريقت از ورموز بسيار  
و معاملات بشمار می رند فرمود شقيق الاخوان عليك و نيك شقيق تريم

ادبی کارهای استوار  
ایستاده چون کوه  
ازین بزمی که در این عالم  
زین بزمی که در این عالم  
عقلان و عوام را  
میرا یک بار پس می آید







[illegible]

و بر ممبر پدران خود عمر بن الخطاب و او را در کنار گرفت و تملطف نمود و گفت  
که پدران مرا بمنز خود و بجانب علی مرتضی صلوات الله علی بنیاد و علیه نگاه کرد  
علی مرتضی علیه السلام فرمود که هرگز کسی این طفل را تعلیم نکرده بلکه از خود این سخن گفته است  
و در روایتی آمده که حضرت علی مرتضی فرمود که زجر کنم این طفل را عمر بن الخطاب  
مانع آمد و گفت رست گفته است بمنبر جد و پدر او است اخرج ابن اعرعن ابی  
التحریری قال کان عمر بن الخطاب یخطب علی المنبر فقام الیه الحسین بن علی فقال نزل عن  
منبری و جدی فقال عمر منبر ایک لا منبر ابی من امرک لهذا فقام علی و قال ما امره  
بهذا هذا الا و جبیک ما عذر فقال لا توج این سخن فقد صدق منبر ایسه اسناد صحیح  
از ابی النبیخ السیوطی و از الة الحفاد و الصواعق و فی الریاض عن الحسین بن علی بن ابی طالب  
قال اتیت علی عمر بن الخطاب و هو علی المنبر فصدت الیه و قلت له نزل عن منبر ابی و اذ  
الی منبر ایک فقال عمر لم کن ابی منبر و اخذنی فاجلسنی منیه فجلت قلب حصا میدی فلما  
نزل انطلق لی الی منبر له فقال لی من عکاک فقلت و الله اعلمنی صد فقال یا بنی و علمت  
فشا تا و اذ انجمله آنست که روزی بر در عمر بن الخطاب آمد و دید که پیشش عبد الله بن  
عمر ستمیة ان خود است و اجازت نیافت اما حسین صلوات الله علی بنیاد و علیه اجازت  
نه طلبید و باز گشت و گفت هرگاه با بن عمر اجازت نشد مرا چگونه اجازت نخواهد داد  
این خبر به عمر بن الخطاب رسید فرمود آیا خبر شما که ام کسل است که بدولت شما نشود  
و بر سر احوال ما توجه شما رسته فی الریاض عن عبید بن حصین قال قال الحسن الحسین بن علی

[illegible]

۲۷

[illegible]



باب علی بن ابی طالب

باب علی بن ابی طالب

باب علی بن ابی طالب











اور عالم شام نے لکھا داسے چھوٹا ہے  
 ہوگا پادشاہ درغہ اور جبریل نے  
 تیس برس پہلے بعد میں سے  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خلافت  
 سے کہا اور حضور نے کہ فرمایا میں  
 اب جہان سے اسے چھوٹا ہے  
 ہوا اور اللہ داد اور توفی اور  
 دارم ہدیہ میں رہا میں کی  
 ہوا خلافت بنی امی خلافت جو  
 ہوا میں اور اس کے ساتھ اس کے





الحسن عليه السلام في خطبه يوم الجمعة  
 في ذكر من كان من بني النضير  
 في ذكر من كان من بني النضير  
 في ذكر من كان من بني النضير

الى ابن عمر فشهد وقال يا بعد يا ابن عمر انك حدثني انك لا تحب ان يبيت ليلة سودا ليرى  
 عليك فيها امير واني احدثك انك ان تشق عصا المسلمين او تسي في فساد ذات بينهم فخر ابن  
 عمر ابياتي عليه السلام قال يا بعد فانك قد كانت قبلك خلفا لهم ابناء ولسيل بنك بنجر من  
 ابناءهم فلم يرد في ابناءهم ما رايته في انك لكنهم اختاروا المسلمين حيث علموا الخير انك  
 تحذر في ان تشق عصا المسلمين ولم اكن لا فعلنا انا ورجل من المسلمين فاذا اتبعوا اعلوا  
 فانما انا رجل من المسلمين فقال رحمتك الله فخرج ابن عمر ثم ارسل الى ابن ابي بكر فشهد  
 ثم اخذ في الكلام فقطع عليه الكلام وقال انك واشد يدوزن ان الاوكل في امر انك  
 لا تشدوا الله لا تفعل واشد يدوزن هذا امر شوري بين المسلمين ولتعر فتها عليك فصد  
 ثم وثب وفضي ثم ارسل الى ابن الزبير فقال ابن الزبير انما انت تعلق روع كلاما خرج  
 من حجر وغل في حجر اخر انك عذت الى هذين الرجلين فتغث في مناخرهما وعلما على ايتنا  
 فقال ابن الزبير انك قد بلغت الامارة فاغرها وطم انك فتالعه انا لا نايح انك  
 معك لا تنكح نسمع ونطيع لا نجمع لمبيعة ابدانهم راح وصعد معوية المنبر فحمد الله واشتد  
 عليه ثم قال انا وجدنا احاديث الناس في اغواء وغيوا ان ابن عمر وابن ابي جبر  
 وابن الزبير لم يبايعوا يزيد وقد سمعوا طاعوا وبايعوا فقال هل الشام واشد  
 لا مرضي حتى يبايعوا له علي روس لا شهاد ولا افسر بنا عننا قهم فقال سبحان  
 ما سرع الناس الى قريش لا يسمع هذه المقالة من احد منكم بعد اليوم ثم فقال الناس  
 بالبح ابن عمر وابن ابي بكر وابن الزبير وهم يقولون لا والله فيقول الناس على واخل

ابن عمر في خطبه يوم الجمعة  
 في ذكر من كان من بني النضير  
 في ذكر من كان من بني النضير  
 في ذكر من كان من بني النضير

الحسن عليه السلام في خطبه يوم الجمعة  
 في ذكر من كان من بني النضير  
 في ذكر من كان من بني النضير  
 في ذكر من كان من بني النضير





قال ابن سرین وقد عروبن خرام علی معویۃ فقال لا ذکرہ فی امۃ محمد بن سخیف  
علیہا قال نصحت وطلت برائی وانہ لم یبق الا بنی وانباء وہم وابنی احت قال  
عطیہ بن قیس خطب معویۃ فقال للہم ائمتنا محمد بن ابی ہریرۃ وایمنا ابی ہریرۃ  
قبلہ ما آلت انما جلی حب الوالا اللہہ ولیس لما صنعت یہ ابلا فا قبضہ قبل ان یبلغ  
ذلک وولد یزید الشقی المرئی سنۃ خمس وست وعشرین وحبہ ابوہ ولیعمرہ  
واکرہ الناس علی ذلک کما تقدم فی الصواعق وسبب خروج الحسین علیہ السلام من  
ان یزید لما استخلف سنۃ ستین رسل بعاطہ بالمدینۃ ان یاخذہ البیعة عن الحسین  
فصر حکمۃ خوفا علی نفسہ فسمع بال الکوفہ فارسلوا الیہ ان یاہیم لیبایعہ ویجی  
عنہم ہم فہم من الجور فہاء ابن عیا وین لہ عذرہم وقتلہم لابیہ وخذلہم لاختیہ قال  
فان مذہب فلا تذبہ بالہ فالی فکی بن عباس قال واحسینا وقال لابن عمر  
نحو ذلک فانی فکی ابن عمر ویتل بن عیینہ وقال ہتودعک اشد من قتل ونہاء ابن ہریرۃ  
ایضا فقال لہ حدثنی لی ان بکتہ کبشاہر حرمنا فما حب ان اکون انا ذلک الکثیر وقرول  
اخیرہ اباک وسفہاء الکوفۃ ان لیتخفوک فیخرجوک ویسلوک فتقدم ولات حین مناص وقد  
تذکر ذلک لیلۃ قتله فترحم علی اخیه الحسن ولما بلغ مسیرہ اخاہ محمد بن الحنفیہ کان بن یدیرہ  
طست تیو ضافہ فی کتبہ لارہ من دموعہ ولم یبق بکتہ احد الا من حزن مسیرہ وقد مر  
اما مسلم بن عقیل فبایعہ من ال الکوفۃ اثنی عشر الفا وقیل اکثر من ذلک امر یزید  
ابن زیاد ان یجاء الیہ فقتلہ وارسل براسہ الیہ فنکرہ وخرہ من الحسین ونفی الحسین فی

[illegible]





[illegible]



اور حسن در عبد الرحمن اور  
ابو کہیم ہے اور کھارک  
سنان چار برائے انسان نے  
اس طرح برین زیادہ کیا ہے  
مرد عبد اللہ اور حسن اور  
افلق چار برین زیادہ کیا ہے  
اہل تاریخ نے مددگارین  
اولاد اور بنی خاندان





علی السلام کی ولادت پانچ سال قبل از ولادت حضرت مسیح علیہ السلام  
 کا ہوا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت پانچ سال بعد از ولادت  
 حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت  
 پانچ سال بعد از ولادت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا ہے اور حضرت عیسیٰ  
 علیہ السلام کی ولادت پانچ سال بعد از ولادت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتنہ بابی ہریرہ بیان فرمود و از نام آن یر بخت ہم  
 بہ ابی ہریرہ خبر داده بود و ابو ہریرہ میگفت کہ اگر بخوام نام او ہر زبان بیارم  
 لیکن مرا زندہ نخواهند گذاشت و اخرج البخاری من حدیث ابی ہریرہ ہکے استی  
 علی یری اعلمہ من قریش فقال مروان لغتہ اللہ علیہم علیہ قال ابو ہریرہ تو شیئت عن  
 اقول فلان بن فلان اخرج الحاکم ان ابی ذر سمع ابی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول ذابلغت  
 نبوا منہ اربعین اخذوا عباد اللہ فحالا عبیدوا واما قال اللہ جل و علا ساد اللہ و علا ساد  
 اخرج البیہقی عن ابی السیبل را سی نبوا منہ علی منہرہ فسارہ ذاک لم یرضا کافا فاشی  
 انما ہی نبیا اعطیہ ما فقرت عینہ و فی روایتہ فتنہ لنت انما اعطینا الک الکوفہ وانا انزلناہ  
 فی لیلۃ القدر ہذا فی ازالہ الخفاء و فی اثبت بالسنتہ عن ابی عبیدہ قال رسول اللہ لایسرا  
 امر امتی تا ما بالقسط حتی یوں دل من نیلمہ رجل من بنی امیہ فقال لہ یزید و اخرج لروایا  
 فی مسندہ عن ابی ہریرہ سمعت رسول اللہ یقول اول من یدل سنتی رجل من بنی امیہ  
 فقال لہ یزید ہذا فی الصواعق مترجمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود  
 کہ امر امت من قائم خواہد ماند بعدل و انصاف و اول کہ سیکہ در دین رخنہ خواہد کرد  
 و سنت و طریقہ را یدل خواہد ساخت نامش یزید خواہد بود چنانچہ یزید پدید بخت  
 ستون دین و بنیاد خانہ حضرت سید المرسلین ابراہنداخت و امارت ایمان و قصر  
 امن امان را منہدم ساخت بزرگی نوشتہ کہ کاریکہ یزید کرد کسی کہ فر فرنگ بنہم کردہ با  
 و بعد شہادت آنحضرت خانہ کعبہ انیز خراب کرد و در آنجا برعنا پدید آورد و در میان

اور ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت پانچ سال بعد از ولادت  
 حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت  
 پانچ سال بعد از ولادت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا ہے اور حضرت عیسیٰ  
 علیہ السلام کی ولادت پانچ سال بعد از ولادت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا ہے

اور ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت پانچ سال بعد از ولادت  
 حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت  
 پانچ سال بعد از ولادت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا ہے اور حضرت عیسیٰ  
 علیہ السلام کی ولادت پانچ سال بعد از ولادت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا ہے

اور ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت پانچ سال بعد از ولادت  
 حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت  
 پانچ سال بعد از ولادت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا ہے اور حضرت عیسیٰ  
 علیہ السلام کی ولادت پانچ سال بعد از ولادت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا ہے



اور مفتوی اس قدر ظالم عالم عالم  
 اور بلاغت اور علم اور عل اور زہد  
 اور مفتوی اس قدر ظالم عالم عالم  
 اور بلاغت اور علم اور عل اور زہد  
 اور مفتوی اس قدر ظالم عالم عالم  
 اور بلاغت اور علم اور عل اور زہد

















[illegible]



[illegible]

[illegible]

ہاں کی دینی کے دین کی متابعت  
متابعت راہ دین سے ہے کہ پورا  
پیشوا اور اسکی شفقت سے  
راہ باب فرمیں اور شفقت سے  
دین سے جس شخص کو کہ متابعت میں  
خود کھول دیں اور فضائل ام سے

اور اس کے واسطے کہ وہ اپنے  
 دل میں جو باتیں تھیں ان کی  
 باتیں سن کر وہ بہت خوش  
 ہوا اور اس کے دل میں  
 جو باتیں تھیں ان کی  
 باتیں سن کر وہ بہت خوش  
 ہوا اور اس کے دل میں







اینجکه چون کجگو خدا که واسطه آزار و  
 رسد نیا و نه خجسته و نه بجا و نه نیازی و نه  
 او را و نه خجسته و نه بجا و نه نیازی و نه  
 اینجکه چون کجگو خدا که واسطه آزار و  
 رسد نیا و نه خجسته و نه بجا و نه نیازی و نه

وراشاعة في اشراط الساعة أو رده كه انما السبيل على الذين يظلمون الناس  
 ويبيعون في الارض فسادا اولئك لهم عذاب اليم اشاره است بسوئی فرید و هر که  
 بعد از از بنی امیه بوده اند و در احوال عبید راشد بن زیاد ملعون کی زلفات گوید  
 و قد صح عن الترمذی که چون سر عبید راشد بن زیاد و اصحاب او را به مسجدی کوفه آوردند  
 در رجه نادند من آنجا رسیدم آواز مردم شنیدم که میگفتند آمد آید ناگاه ماری آمد  
 و در میان آن سر درآمد و سوراخ بینی عبید راشد بن زیاد خرید و ساعتی درنگ  
 کرد و بیرون آمد و بر رفت تا غائب شد باز مردم گفتند که آمد آید دیگر بار آن مار  
 آمد و آنچه پیشتر کرده بود باز کرد و همچنین چند بار تکرار نمود و در فی الصواعق و مختار  
 شمر دوی الحوشن و غیره بد بخان را بعد از عاقبت بسیار کشت و بر عشاء می آن  
 بد بخان اسپهبد و امیدند و در دنیا بخشنان و در عقبی بعد از عذاب تیران مبتلا شد  
 جزا بجا کسب و او را شد بد العقاب و رسول خدا که همه قاتلان امام حسین  
 بعد از او و زنج گر قمار اند روی عن عامر بن سعد البجلي انه قال يوم قتل الحسين  
 بن علي رايت البني صلي الله عليه وآله وسلم في المنام فقال لي رايت البرار بن غادة  
 فاقراه مني السلام واخبره ان قتلته الحسين في النار وان يحيي اهل الارض عن العذاب  
 الا ليم فاتيته البرار فخرته فقال صدق الله ورسوله قال رسول الله من راني  
 فان الشيطان لا يتصورني صورتي اخرجه ابن الاخير و هذا عذاب الآخرة  
 وهو اشد والقي واما عذاب الدنيا فقد قال الزهري لم يبق احد من حضرة قتله

اینجکه چون کجگو خدا که واسطه آزار و  
 رسد نیا و نه خجسته و نه بجا و نه نیازی و نه  
 او را و نه خجسته و نه بجا و نه نیازی و نه  
 اینجکه چون کجگو خدا که واسطه آزار و  
 رسد نیا و نه خجسته و نه بجا و نه نیازی و نه

اینجکه چون کجگو خدا که واسطه آزار و  
 رسد نیا و نه خجسته و نه بجا و نه نیازی و نه  
 او را و نه خجسته و نه بجا و نه نیازی و نه  
 اینجکه چون کجگو خدا که واسطه آزار و  
 رسد نیا و نه خجسته و نه بجا و نه نیازی و نه

اینجکه چون کجگو خدا که واسطه آزار و  
 رسد نیا و نه خجسته و نه بجا و نه نیازی و نه  
 او را و نه خجسته و نه بجا و نه نیازی و نه  
 اینجکه چون کجگو خدا که واسطه آزار و  
 رسد نیا و نه خجسته و نه بجا و نه نیازی و نه















لکھا کہ منہ پر پتھر پڑھا اور  
 خود دیکھنے پر شجاعت وغیرہ اور  
 کمال و سکایا گیا اور کہا کہ شام  
 کل بیعت کی بعد کہماں کیون  
 انارہ کیا عبد الرحمن بن اورو  
 زید کی بیعت اور عبد اللہ بن  
 دہم شمار کے چپ رہے حضرت  
 اہل حجاز نے اس حکم کو مشککیت  
 پیوند حضرت طہرے سے کہا کہ

اور میں پوچھا ہوں تیرے لیے کہ تو نے کیا کیا ہے  
تو مسلمانوں کے اعتماد کو کیا کوشش  
کیا تو خدا میں درمیان اور خدا  
پر عمل کر رہا ہے یا نہیں  
اور میں نے کہا اب بعد تحقیق میں  
کیا تو خدا اور میں کے درمیان  
میں نے خدا سے کہا اب بعد اس کے  
اور میں نے کہا اب بعد اس کے

مسلمانان که از خود مولا می خود طاعت و بندگی بجای آورند و قومی عبادت  
 کرد و خدا را برای غنیمت و نعمت پس این عبادت تجارت و بازرگان است و دیگران  
 عبادت که و خدا را برای ادای شکر نعمت او که لا تقدر ولا تحصى است پس این  
 عبادت احرار و آزادگان است **حکما قال** الله تعالی قلین من عبادی الشکور  
 و در کار خدا استعانت از کسی نمی جست و خود برای وضو و آیه می کشید و هرگاه  
 پشت بر میخواست اول صواک میفرمود و وضو ساخته شروع به نماز میکرد و آنچه  
 در روز و راد فو می شد اندر شب قضای فرمود و میگفت هر دمان دوست  
 دارید مرا بدوستی اسلام و انرا طحسب شما بر من عار است و امر کرد و ز  
 بروی که بگو از شیعیان که شمار از عذاب خدا باز نخواهم داشت تا آنکه شما با محال  
 صالحه خود را فرین نخواهید ساخت و بولایت ما نخواهید رسید مگر بوسع و تقوی  
 و اطاعت خدای جل و علا و وصیت میکنم شمارا به عقیقه نه به دنیا را با سعی

و غلامان است که از خود مولا می خود طاعت و بندگی بجای آورند و قومی عبادت  
 کرد و خدا را برای غنیمت و نعمت پس این عبادت تجارت و بازرگان است و دیگران  
 عبادت که و خدا را برای ادای شکر نعمت او که لا تقدر ولا تحصى است پس این  
 عبادت احرار و آزادگان است **حکما قال** الله تعالی قلین من عبادی الشکور  
 و در کار خدا استعانت از کسی نمی جست و خود برای وضو و آیه می کشید و هرگاه  
 پشت بر میخواست اول صواک میفرمود و وضو ساخته شروع به نماز میکرد و آنچه  
 در روز و راد فو می شد اندر شب قضای فرمود و میگفت هر دمان دوست  
 دارید مرا بدوستی اسلام و انرا طحسب شما بر من عار است و امر کرد و ز  
 بروی که بگو از شیعیان که شمار از عذاب خدا باز نخواهم داشت تا آنکه شما با محال  
 صالحه خود را فرین نخواهید ساخت و بولایت ما نخواهید رسید مگر بوسع و تقوی  
 و اطاعت خدای جل و علا و وصیت میکنم شمارا به عقیقه نه به دنیا را با سعی

غم دین خور که غم غم دین است	همه غمها سر و ترا ز این است
غم دین خور که بهیو دوست	همچو بس در جهان نیا دوست

**فصل در بیان شدت بکاء آنحضرت صلوات الله  
 علی نبینا وعلیه از خون و شیت رب العزرة و  
 و مناجات آنمعدن رسالت**

ابو سعید صمعی که از عدول محمد ثانی است روایت میکند که شبی از شبها طواف میکردم

مسلمانان که از خود مولا می خود طاعت و بندگی بجای آورند و قومی عبادت  
 کرد و خدا را برای غنیمت و نعمت پس این عبادت تجارت و بازرگان است و دیگران  
 عبادت که و خدا را برای ادای شکر نعمت او که لا تقدر ولا تحصى است پس این  
 عبادت احرار و آزادگان است **حکما قال** الله تعالی قلین من عبادی الشکور  
 و در کار خدا استعانت از کسی نمی جست و خود برای وضو و آیه می کشید و هرگاه  
 پشت بر میخواست اول صواک میفرمود و وضو ساخته شروع به نماز میکرد و آنچه  
 در روز و راد فو می شد اندر شب قضای فرمود و میگفت هر دمان دوست  
 دارید مرا بدوستی اسلام و انرا طحسب شما بر من عار است و امر کرد و ز  
 بروی که بگو از شیعیان که شمار از عذاب خدا باز نخواهم داشت تا آنکه شما با محال  
 صالحه خود را فرین نخواهید ساخت و بولایت ما نخواهید رسید مگر بوسع و تقوی  
 و اطاعت خدای جل و علا و وصیت میکنم شمارا به عقیقه نه به دنیا را با سعی

مسلمانان که از خود مولا می خود طاعت و بندگی بجای آورند و قومی عبادت  
 کرد و خدا را برای غنیمت و نعمت پس این عبادت تجارت و بازرگان است و دیگران  
 عبادت که و خدا را برای ادای شکر نعمت او که لا تقدر ولا تحصى است پس این  
 عبادت احرار و آزادگان است **حکما قال** الله تعالی قلین من عبادی الشکور  
 و در کار خدا استعانت از کسی نمی جست و خود برای وضو و آیه می کشید و هرگاه  
 پشت بر میخواست اول صواک میفرمود و وضو ساخته شروع به نماز میکرد و آنچه  
 در روز و راد فو می شد اندر شب قضای فرمود و میگفت هر دمان دوست  
 دارید مرا بدوستی اسلام و انرا طحسب شما بر من عار است و امر کرد و ز  
 بروی که بگو از شیعیان که شمار از عذاب خدا باز نخواهم داشت تا آنکه شما با محال  
 صالحه خود را فرین نخواهید ساخت و بولایت ما نخواهید رسید مگر بوسع و تقوی  
 و اطاعت خدای جل و علا و وصیت میکنم شمارا به عقیقه نه به دنیا را با سعی

مسلمانان که از خود مولا می خود طاعت و بندگی بجای آورند و قومی عبادت  
 کرد و خدا را برای غنیمت و نعمت پس این عبادت تجارت و بازرگان است و دیگران  
 عبادت که و خدا را برای ادای شکر نعمت او که لا تقدر ولا تحصى است پس این  
 عبادت احرار و آزادگان است **حکما قال** الله تعالی قلین من عبادی الشکور  
 و در کار خدا استعانت از کسی نمی جست و خود برای وضو و آیه می کشید و هرگاه  
 پشت بر میخواست اول صواک میفرمود و وضو ساخته شروع به نماز میکرد و آنچه  
 در روز و راد فو می شد اندر شب قضای فرمود و میگفت هر دمان دوست  
 دارید مرا بدوستی اسلام و انرا طحسب شما بر من عار است و امر کرد و ز  
 بروی که بگو از شیعیان که شمار از عذاب خدا باز نخواهم داشت تا آنکه شما با محال  
 صالحه خود را فرین نخواهید ساخت و بولایت ما نخواهید رسید مگر بوسع و تقوی  
 و اطاعت خدای جل و علا و وصیت میکنم شمارا به عقیقه نه به دنیا را با سعی



بنی اسرائیل کے لئے ایک نیا ملک بنانا  
 اور ان کو اس میں آباد کرنا  
 اور ان کو اس میں ایک نیا  
 اور ان کو اس میں ایک نیا  
 اور ان کو اس میں ایک نیا

وہاں سے لے کر ان کے پاس پہنچنے تک  
ان کو یہ بتایا کہ اگر وہ اپنے  
مذہب کی خاطر اس ملک میں رہنا  
چاہتے ہیں تو ان کو اپنی قوم  
کے ساتھ رہنا چاہیئے۔

[illegible]

چاکر کا اور غصوں نے کہا مردان ابن  
لوگوں سے بیعت لیتا تھا  
اور سر چاکر کی سنت ابو بکر  
کی کہتے ہیں ابو بکر اور عمر کی سنت  
نہیں ہے لیکن سر قتل و قیصر کی  
سنت ہے جس کی مردان نے پورے





ابن خالان کہتی ہیں کہ  
 چہ در انشور میں اور انراج کیا  
 ابوعلی اور حاکم بن علی کے طبقہ والے  
 سے کہ تحقیق بنی جلی کے کو دینے میں میرے  
 ویکم میں اولاد حاکم کو دینے میں میرے  
 منبر پر بیٹھا جی جلی کے کو دینے میں میرے  
 وفات کی بغیر یا واقعہ حاکم کے کو دینے میں میرے

<p>                         بود در جمع شامیان حاضر                          زوچہ پر سی بسوئے من کن رو                          زمزم و بوبیس و خیف و نا                          ناودان و مقام ابراہیم                          طیبہ و کوفہ کربلا و فرات                          بر علو مقام او واقف                          زہرہ شاخ و دوحہ زہرہ است                          لائے راغ حیدر بر کرار                          رود از نحر بر زبان قریش                          نے نہایت رسید فضل و کم                          عامل دولت است محل او                          ہم عرب ہم عجم بود قاصد                          خاتم الانبیاست نقش نگین                          فاج از خمی او شبیم و فا                          روشنائی فراخی ظلمت سوز                          از چہین ہمد راو شدہ مشتق                          کہ کشاید بوسے کس دیدہ                     </p>	<p>                         بود فراش کن سخنور نادر                          گفت من می شناسم شکیکو                          آنکس است این کہ مکہ و بطحا                          حرم و حل و بیت و رکن و طیم                          مروہ و معی صفا حجر عسرات                          ہر یک آمد بقدر آن عارف                          قرۃ العین سید الشہد است                          میوہ بارغ آسمند مختار                          چو کند جاسے در میان قریش                          کہ برین سرور ستودہ شبیم                          نور و عت است منزل او                          از چہین عتد دولت ظاہر                          جد اور ابہ مسند تسکین                          لایح از روی او فروغ ہوا                          طالعش آفتاب روز افزون                          جد او مصدر ہدایت خلق                          از جیانایش پسندیدہ                     </p>
--	---

ابن خالان کہتی ہیں کہ  
 چہ در انشور میں اور انراج کیا  
 ابوعلی اور حاکم بن علی کے طبقہ والے  
 سے کہ تحقیق بنی جلی کے کو دینے میں میرے  
 ویکم میں اولاد حاکم کو دینے میں میرے  
 منبر پر بیٹھا جی جلی کے کو دینے میں میرے  
 وفات کی بغیر یا واقعہ حاکم کے کو دینے میں میرے





[illegible]

این جسد خاصه کامل نفس و هوا  
 جای ایشان مقرب و وصال  
 ز آسمان مد سیم و دهر پر تو  
 ز آسمان خورجی درخشندش  
 قصه موج بوفراش رسید  
 از درم بهیر آن نگو کردار  
 بوفراش نذر م نکر قبول  
 بود از ان موج نوال عطا  
 همه جا از بر اسے هر پنج  
 یا فتم بوسے این مدیح عیان  
 قلته خالصاً لوجه الله  
 قال زمین العباد و العباد  
 ز انکه ما اهل بیت احسانیم  
 ابر جو دیم بر نشیب و فراز  
 آقا بیم بر سپر عسلا  
 چون ضرر و وق بان و فاد کرم  
 از برای خد اسے بود رسول

می برند از گزیدگان خد ا  
 جائے آنان چیم بید و ضلال  
 بر زمین سگ همی کنند عو  
 بر زمین کوشید و خفاش  
 چون بدان شاه حق شناس رسید  
 کرد عالی روان ده و دهنار  
 گفت مقصود من خدا و رسول  
 ز انکه عمر شریف را از خطا  
 کرده ام صرفت در مدح و ثوی  
 بجهت کفاره چنان سخنان  
 لا لان استفیض ما عطا  
 مانو دیه عوض لا نرتا و  
 هر چه دادیم باز نستانیم  
 قطره از ما بسا نگر و باز  
 نفتد عکس ما و گر سومی ما  
 گشت بینا قبول کرد دم  
 هر چه آمد از و چه رو چه قبول

این جسد خاصه کامل نفس و هوا  
 جای ایشان مقرب و وصال  
 ز آسمان مد سیم و دهر پر تو  
 ز آسمان خورجی درخشندش  
 قصه موج بوفراش رسید  
 از درم بهیر آن نگو کردار  
 بوفراش نذر م نکر قبول  
 بود از ان موج نوال عطا  
 همه جا از بر اسے هر پنج  
 یا فتم بوسے این مدیح عیان  
 قلته خالصاً لوجه الله  
 قال زمین العباد و العباد  
 ز انکه ما اهل بیت احسانیم  
 ابر جو دیم بر نشیب و فراز  
 آقا بیم بر سپر عسلا  
 چون ضرر و وق بان و فاد کرم  
 از برای خد اسے بود رسول

این جسد خاصه کامل نفس و هوا  
 جای ایشان مقرب و وصال  
 ز آسمان مد سیم و دهر پر تو  
 ز آسمان خورجی درخشندش  
 قصه موج بوفراش رسید  
 از درم بهیر آن نگو کردار  
 بوفراش نذر م نکر قبول  
 بود از ان موج نوال عطا  
 همه جا از بر اسے هر پنج  
 یا فتم بوسے این مدیح عیان  
 قلته خالصاً لوجه الله  
 قال زمین العباد و العباد  
 ز انکه ما اهل بیت احسانیم  
 ابر جو دیم بر نشیب و فراز  
 آقا بیم بر سپر عسلا  
 چون ضرر و وق بان و فاد کرم  
 از برای خد اسے بود رسول

این جسد خاصه کامل نفس و هوا  
 جای ایشان مقرب و وصال  
 ز آسمان مد سیم و دهر پر تو  
 ز آسمان خورجی درخشندش  
 قصه موج بوفراش رسید  
 از درم بهیر آن نگو کردار  
 بوفراش نذر م نکر قبول  
 بود از ان موج نوال عطا  
 همه جا از بر اسے هر پنج  
 یا فتم بوسے این مدیح عیان  
 قلته خالصاً لوجه الله  
 قال زمین العباد و العباد  
 ز انکه ما اهل بیت احسانیم  
 ابر جو دیم بر نشیب و فراز  
 آقا بیم بر سپر عسلا  
 چون ضرر و وق بان و فاد کرم  
 از برای خد اسے بود رسول





ہونے لگا ہوا ہے اس کے لئے  
 ہونے لگا ہوا ہے اس کے لئے  
 ہونے لگا ہوا ہے اس کے لئے  
 ہونے لگا ہوا ہے اس کے لئے

وغیرہم وگفت ابو بکر بن شیبہ اصح الاسامیہ کلہا روی الزہری عن علی بن  
 الحسین عن ابیہ عن علی و ہر گاہ کہ در سفر میشد خود را پوشیدہ میداشت  
 و اظہار نسب شریف از کسی نمیکرد عرض کردند کہ یا بن رسول اللہ باعث  
 این چیست فرمود منہو اسم کہ با ظہار نسب رسول خدا مالی بگیرم کہ آنرا خود  
 ببردان میدہم و ہر کس کہ چیزی عطا فرمود حقیر میداد و کبھی اظہار نمی فرمود  
 و با وجود احتیاج ہیچ برای خود نمیداشت و ہمہ را در راہ خدا صرف  
 مینمود و روش کہ وفات یافت معلوم شد کہ قوت صد خانہ اہل مدینہ از طرف  
 آنجناب مقرر بود و ہمہ پناہ میرسانید و بعد وفات دیدند کہ در پشت مبارک  
 بینماست زہری آنجا حاضر بود و گفت بن رسیدہ است کہ آنحضرت  
 آب کشید برای کسی کہ ضعیف فائق بود و در پشت خود بار کردہ میرسانید  
 و این بینما از ان بار است و ہر گاہ براہ میرفت ہیچ طرف ملتفت نمیشد و ہر  
 جسم شریف و عنص لطیف از کثرت عبادت و شدت طاعت نجف و لاغر  
 گشتہ کہ بجز روح عظم ہیچ باقی نبود و روزی پسرش حضرت امام محمد باقر  
 عرض کرد تا کجا نوبت خواہد رسید فرمود آیاتو جواب خواہی داد و ہر پردگاہ  
 من ہر قدر کہ در راہ خدا را رنجی و محنتی و مشقتی و ذلتی رسید محبوبتر است  
 نزد من از دنیا و مافیہا **ابیات**

ہر کہ او و عشق یابد ز مدگی کار او پیوستہ باشد بندگی

و ہر گاہ کہ در سفر میشد خود را پوشیدہ میداشت  
 و اظہار نسب شریف از کسی نمیکرد  
 عرض کردند کہ یا بن رسول اللہ باعث  
 این چیست فرمود منہو اسم کہ با ظہار نسب رسول خدا مالی بگیرم کہ آنرا خود  
 ببردان میدہم و ہر کس کہ چیزی عطا فرمود حقیر میداد و کبھی اظہار نمی فرمود  
 و با وجود احتیاج ہیچ برای خود نمیداشت و ہمہ را در راہ خدا صرف  
 مینمود و روش کہ وفات یافت معلوم شد کہ قوت صد خانہ اہل مدینہ از طرف  
 آنجناب مقرر بود و ہمہ پناہ میرسانید و بعد وفات دیدند کہ در پشت مبارک  
 بینماست زہری آنجا حاضر بود و گفت بن رسیدہ است کہ آنحضرت  
 آب کشید برای کسی کہ ضعیف فائق بود و در پشت خود بار کردہ میرسانید  
 و این بینما از ان بار است و ہر گاہ براہ میرفت ہیچ طرف ملتفت نمیشد و ہر  
 جسم شریف و عنص لطیف از کثرت عبادت و شدت طاعت نجف و لاغر  
 گشتہ کہ بجز روح عظم ہیچ باقی نبود و روزی پسرش حضرت امام محمد باقر  
 عرض کرد تا کجا نوبت خواہد رسید فرمود آیاتو جواب خواہی داد و ہر پردگاہ  
 من ہر قدر کہ در راہ خدا را رنجی و محنتی و مشقتی و ذلتی رسید محبوبتر است  
 نزد من از دنیا و مافیہا

امام رضا (ع) فرمود کہ ہر کس کہ در راہ خدا  
 رنج بردارد و در راہ خدا  
 رنج بردارد و در راہ خدا  
 رنج بردارد و در راہ خدا







اور عیالین عبد القدوس فیہم جمیع مانع منہ ملا اور  
 اور ان کے آخستہ سے بھی کچھ عدا کی گمان سے بچا  
 اور ان کے آخستہ سے بھی کچھ عدا کی گمان سے بچا  
 اور ان کے آخستہ سے بھی کچھ عدا کی گمان سے بچا

حضرت علی بن ابی طالب علیه السلام فرمود که من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد  
 و من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد  
 و من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد  
 و من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد

از شماره آن حال بسیار گریتم و گفتم کاش بجای تو می بودم و تو سالم می بودی  
 حضرت فرمود که تو می پنداری که اینها بر من گرانی میکنند اگر خواهم می توانم  
 از خود رفع کرد ولیکن من میسم که باشد اخوت الکی خاطر من بیاید پس  
 دشمنان و پاهای از زنجیر بایرون آورد که اگر خواهم چنین می توانم کرد  
 و باز دستها و پاهای خود را در غل و زنجیر داخل کرد و فرمود که دو منزل  
 بیشتر با ایشان نخواهم رفتن بعد از چهار روز دیدم که موکلان آن حضرت  
 گریه می کردند و در مدینه تحمل حضرت می گفتند من رفتم و حقیقت حال را از شما  
 سوال کردم گفتند کار این مرد بسیار غریب است ما در تمام شب بیدار  
 بودیم و صراحت می نمودیم و چون صبح شد در محل نظر کردیم نصیر از غل  
 و زنجیر چسبیده در محل ندیدیم نهی گفت که من بعد از آن رفتم نزد علی و  
 او از من سوال کرد و حال آنحضرت را من این واقعه را با و نقل کردم علی  
 گفت در جهان روزی که پاسبان ما را بنیافته نزد من آمد و گفت مرا  
 با تو چه کار است از آنحضرت علیه السلام خونی بر من مستولی شد که نتوانستم  
 نسبت با و اراده کنم گفتم اگر خواهی نزد من باش تا ترا گرامی دارم  
 گفت من نمی خواهم و بیرون رفت و دیگر او را ندیدم من گفتم که علی بن  
 الحسین علیه السلام چنان نیست که تو گمان کرده او اراده در خاطر ندارد  
 و پیوسته مشغول عبادت پروردگار خود است عبد الملک گفت نیکو نقلی است

و من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد  
 و من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد  
 و من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد  
 و من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد

و من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد  
 و من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد  
 و من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد  
 و من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد و من را از این دنیا ببرد



[illegible]

و از آنجمله آنست که در طوان دست زنی مروی بر حجر اسود و چسبید هر چند  
 جبهه کردند از آنجا باز نشد مردم گفتند که دستهای ایشان را می باید بریدن نگاه  
 آنحضرت علیه السلام در آنجا رسید و دست مبارک خود بر ایشان مالید و دستهای  
 ایشان کشاده شدند و رفتند و از آنجمله آنست که بعد از شهادت حضرت امام حسین  
 علیه السلام محمد بن الحنفیه پیش علی بن الحسین آمده گفت من تخم تو ام و از تو بزرگی تر  
 ام و با امامت من را و از تمام سلاح رسول خدا بمن بده آن حضرت فرمود ای عیسی  
 از خدا استعاضه بترس و دعوی آنچه حق تو نیست کن دیگر با محمد بن الحنفیه معاخذ کرد  
 فرمود ای عیسی یا پیش حاکمی رویم که میان ما و شما حکم کند گفت آن حکم کیست فرمود  
 حجر الاسود و هر دو پیش وی آمدند فرمود ای عیسی سخن گوئ پس سخن گفت پس جواب  
 نیامد آن حضرت دست بدعا برداشت و خدای تعالی را با اسماء و عظام بخواهد طلب  
 آنکه در حجر الاسود را بسخن در آورد پس وی حجر الاسود کرد و گفت سخن آن  
 خدای که موافق بندگان خود را در تو نداده است ما را خبر کن که امامت و  
 وصایت بعد از حسین بن علی علیه السلام حق کیست حجر الاسود بر خود و بنی عباس یا بنی  
 نزدیک بود که از جای خود بیفتند و زبان عزیزی فصیح گفت که ای محمد مسلم دار  
 که امامت و وصایت بعد از حسین بن علی حق ابن الحسین است و مناقیه و  
 کراماته کثیره شیره و دره بنده سیره بذا فی شواهد النبوة

فصل در بیان وفات آنحضرت

و از آنجمله آنست که در طوان دست زنی مروی بر حجر اسود و چسبید هر چند  
 جبهه کردند از آنجا باز نشد مردم گفتند که دستهای ایشان را می باید بریدن نگاه  
 آنحضرت علیه السلام در آنجا رسید و دست مبارک خود بر ایشان مالید و دستهای  
 ایشان کشاده شدند و رفتند و از آنجمله آنست که بعد از شهادت حضرت امام حسین  
 علیه السلام محمد بن الحنفیه پیش علی بن الحسین آمده گفت من تخم تو ام و از تو بزرگی تر  
 ام و با امامت من را و از تمام سلاح رسول خدا بمن بده آن حضرت فرمود ای عیسی  
 از خدا استعاضه بترس و دعوی آنچه حق تو نیست کن دیگر با محمد بن الحنفیه معاخذ کرد  
 فرمود ای عیسی یا پیش حاکمی رویم که میان ما و شما حکم کند گفت آن حکم کیست فرمود  
 حجر الاسود و هر دو پیش وی آمدند فرمود ای عیسی سخن گوئ پس سخن گفت پس جواب  
 نیامد آن حضرت دست بدعا برداشت و خدای تعالی را با اسماء و عظام بخواهد طلب  
 آنکه در حجر الاسود را بسخن در آورد پس وی حجر الاسود کرد و گفت سخن آن  
 خدای که موافق بندگان خود را در تو نداده است ما را خبر کن که امامت و  
 وصایت بعد از حسین بن علی علیه السلام حق کیست حجر الاسود بر خود و بنی عباس یا بنی  
 نزدیک بود که از جای خود بیفتند و زبان عزیزی فصیح گفت که ای محمد مسلم دار  
 که امامت و وصایت بعد از حسین بن علی حق ابن الحسین است و مناقیه و  
 کراماته کثیره شیره و دره بنده سیره بذا فی شواهد النبوة

و از آنجمله آنست که در طوان دست زنی مروی بر حجر اسود و چسبید هر چند  
 جبهه کردند از آنجا باز نشد مردم گفتند که دستهای ایشان را می باید بریدن نگاه  
 آنحضرت علیه السلام در آنجا رسید و دست مبارک خود بر ایشان مالید و دستهای  
 ایشان کشاده شدند و رفتند و از آنجمله آنست که بعد از شهادت حضرت امام حسین  
 علیه السلام محمد بن الحنفیه پیش علی بن الحسین آمده گفت من تخم تو ام و از تو بزرگی تر  
 ام و با امامت من را و از تمام سلاح رسول خدا بمن بده آن حضرت فرمود ای عیسی  
 از خدا استعاضه بترس و دعوی آنچه حق تو نیست کن دیگر با محمد بن الحنفیه معاخذ کرد  
 فرمود ای عیسی یا پیش حاکمی رویم که میان ما و شما حکم کند گفت آن حکم کیست فرمود  
 حجر الاسود و هر دو پیش وی آمدند فرمود ای عیسی سخن گوئ پس سخن گفت پس جواب  
 نیامد آن حضرت دست بدعا برداشت و خدای تعالی را با اسماء و عظام بخواهد طلب  
 آنکه در حجر الاسود را بسخن در آورد پس وی حجر الاسود کرد و گفت سخن آن  
 خدای که موافق بندگان خود را در تو نداده است ما را خبر کن که امامت و  
 وصایت بعد از حسین بن علی علیه السلام حق کیست حجر الاسود بر خود و بنی عباس یا بنی  
 نزدیک بود که از جای خود بیفتند و زبان عزیزی فصیح گفت که ای محمد مسلم دار  
 که امامت و وصایت بعد از حسین بن علی حق ابن الحسین است و مناقیه و  
 کراماته کثیره شیره و دره بنده سیره بذا فی شواهد النبوة



[illegible][illegible][illegible]

او لا عقل سے دانستنی است  
 مہاتر کہ پوچھیں عجم  
 حضرت ابی بن کعبہ رضی اللہ عنہ  
 فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے  
 بھائی کو دیکھا کہ وہ اپنے  
 بھائی کے ساتھ بیٹھ کر  
 کھانا کھا رہا تھا  
 میں نے کہا کہ یہ کون  
 ہے؟ وہ نے کہا کہ یہ  
 حضرت ابی بن کعبہ  
 رضی اللہ عنہ ہے۔

ابن الحسین علیہما السلام را در وقت وفات پنجاہ و ہفت سال عمر بود و وقت  
 آنحضرت علیہ السلام در سال نو و پنج ہجری واقع شد و بعد از امام حسین  
 سی و پنج سال زندگانی کرد و در کشف الغمہ از آنحضرت روایت کرده است  
 کہ عمر شریف آنحضرت پنجاہ و ہشت سال بود و بعضی پنجاہ و نہ سال نیز گفته  
 اند کہ ذاتی جلال العیون ہر اما قالو و اولاد امجاد آنحضرت یازدہ پسر و نہ دختر از  
 دختران سہ دختر فاطمہ و سلیمہ و خدیجہ صاحب اولاد بودند و اسامی پسران  
 آنحضرت ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام و زید و عبد اللہ و عمر و الحسین  
 ہوا الا صغر و علی ازین شش سپر اولاد باقی ماندہ و الحسن و الحسین و الاکبر و القاسم  
 و سلیمان و عبد الرحمن و از اولاد امام حسین علیہ السلام روز کر بلا ہجرت  
 حضرت علی الاصفہر زین العابدین باقی ماندہ حتی سیمانہ تعالی از صلب  
 ایشان اولاد امجاد بیرون آورد و شرق و غرب از سادات عظام علم  
 ساخت و نیز پلید کہ اولاد کثیر داشت منتقم حقیقی نامی و نشانی از و  
 نگذاشت و اللہ اصدق القائلین وعدہ خود را کہ از پیغمبر خدا صلی اللہ  
 علیہ و آلہ و سلم فرمودہ بود بجا آورد انا اعطیناک الکثیر یعنی ترا  
 من اولاد کثیرہ بنظیر در دنیا و خیر کثیر و حوض کوثر و عقبی عطا فرمودم و ان  
 شایک ہوا لاتر یعنی دشمن تو دم بریدہ و منقطع النسل است اللهم احسننا  
 فی زمرہ محب آل سید المرسلین در زقنا شفاعتہم القیام تحت اہم یوم الدین

زیادت تہنیدار لگات ہوتے  
 سارے ہزار سوار علیہما السلام  
 حضرت ابی بن کعبہ رضی اللہ عنہ  
 فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے  
 بھائی کو دیکھا کہ وہ اپنے  
 بھائی کے ساتھ بیٹھ کر  
 کھانا کھا رہا تھا  
 میں نے کہا کہ یہ کون  
 ہے؟ وہ نے کہا کہ یہ  
 حضرت ابی بن کعبہ  
 رضی اللہ عنہ ہے۔

خطبہ شہین و زینت جہان  
 حضرت ابی بن کعبہ رضی اللہ عنہ  
 فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے  
 بھائی کو دیکھا کہ وہ اپنے  
 بھائی کے ساتھ بیٹھ کر  
 کھانا کھا رہا تھا  
 میں نے کہا کہ یہ کون  
 ہے؟ وہ نے کہا کہ یہ  
 حضرت ابی بن کعبہ  
 رضی اللہ عنہ ہے۔

[illegible]

باب الخامس

فی امام الاولیاء و مقتدی العلماء و محبت اہل معادلت بزرگان ارباب مشاہدہ گلدستہ  
حدیثہ مصطفیٰ برگزیدہ نسل علی مرتضیٰ ابو جعفر محمد بن علی القریشی الماشی المہدئ  
الملقب بالباقر علیہ السلام و وی امام پنجم است از ائمتہ اثنا عشر علیہم السلام  
اہم شریفش محمد و جب لقب وی بہ باقر برائے مہارت و توسع دہی و علوم و  
کشف حقائق و وقایع و لطائف و اشارات و رموزات و تحقیقات کتاب شہ  
و رسولہ بود و ہوا امام جلیل رابع مجمع علی جلالہ و معدونی فقہاء المہدینہ

س

ولادت آنحضرت در مدینه روز جمعه بیستم ماه صفر سنه سبع و فسیسین من الهجرة پیش از شهادت حضرت امام حسین علیه السلام بسه سال است و مادر و سفاطمه بنت الحسن ابن علی که او را ام عید الله نیز میگفتند و آنحضرت بجنب الطرفین بود و نسب بزرگوارش امام حسن علیه السلام و امام حسین علیه السلام هر دو میر سید و اول علوی که از دو علوی بھر سید آن حضرت علیه السلام بودند و اولاد آنحضرت را حسنی و حسینی میگویند و نزد علای امامیه در ولادت آنحضرت احتمالات است شیخ طوسی ابن شهر آشوب و دیگران روایت کرده اند که ولادت شریف آنحضرت در روز جمعه یاسه شنبه غره ماه حیب واقع شد و بعضی سوم ماه صفر نیز گفته و در مدینه مشرفه در سال پنجاه و هفت از هجری متولد شد بکذا فی جلال العیون

[illegible]

و بعضی کتب آمده که غره رحیم است و باین قائل شده شیخ طبرسی و ابن شهر آشوب  
 و غیر آنها هذا قالوا و کتبت آنحضرت ابو عبد الله و ابو جعفر و القاب آنحضرت باقر  
 و شاکر و هادی و مشهورترین القاب بود رسول خدا صلی الله علیه و آله باین لقب  
 او را لقب ساخت روایت است از جابر بن عبد الله گفت که فرمود رسول خدا  
 روزی که لشکران تنقی حتی تلقی ولد امن الحسین یقال محمد بن عبد الله بن عبد الله بن عبد الله  
 افاد لقبیته فافتره نئی السلام یعنی قریب است که درخواستی یافت اے جابر  
 از فرزندان مرا که از اولاد امام حسین علیه السلام خواهد بود که لقب و باقر است  
 و علم را می شناسد بر این مرسوم شد گفتی پس سلام ما با و برسان و از آنحضرت  
 منقولست که بر جابر در آمد و بروی سلام کرد و در وقتی که تا پناشده بود  
 جواب سلام من داد و گفت تو کیستی گفت من محمد بن علی بن الحسین ام گفت پیش بیا  
 امو فرزند رسول خدا پیش آمد دست مرا بوسید پس میل کرد تا پای مرا بوسید  
 من پرا کشیدم گفت رسول خدا ترا سلام گفته است من گفتم و علی رسول الله سلام  
 و رحمة الله وبرکاته پس گفتم این چون بوده است جابر گفت روزی یا رسول خدا  
 صلی الله علیه و آله و سلم بودم مرا گفت ای جابر شاید تو یافانی تا آن وقتیکه ملاقات کنی  
 باین از فرزندان من که ویرا محمد بن علی الحسین علیه السلام گویند خدائی تعالی  
 ویرا و صحت خواهد داد ویرا سلام از من برسان و در بعضی روایت چنین آمده  
 که رسول خدا صلی الله علیه و آله فرمود ای جابر بقاتو بعد از ملاقاتی و اندکی خواهد بود

در این کتاب از روایتی که در این کتاب است  
 در این کتاب از روایتی که در این کتاب است  
 در این کتاب از روایتی که در این کتاب است

در این کتاب از روایتی که در این کتاب است  
 در این کتاب از روایتی که در این کتاب است  
 در این کتاب از روایتی که در این کتاب است

در این کتاب از روایتی که در این کتاب است  
 در این کتاب از روایتی که در این کتاب است  
 در این کتاب از روایتی که در این کتاب است

مفتول جو ہر اہل ایمان علیہ السلام کے  
مردی سے حسن بھری سے فرما اور  
بھری ہو اہل ایمان کے فرمایا اور  
اور عبد اللہ اور عبد الرحمن کے  
عبد اللہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ کے  
کے اور علی اور عبد  
بعضوں کے





این خط که ساخته خوش است و از این خطی  
 راسه است و حسن است و از این خطی  
 راسه است و حسن است و از این خطی  
 راسه است و حسن است و از این خطی

و موز مادر باسلام که دند و گدشتند بعد از آن بن بختیاب او رفتم و عرض کردم  
 که این جماعت که از پیش تو بیرون آمدند ایشانرا منی شناسیم فرمود که این برادران  
 شما انداز من عرض کردم ایشان بر آنحضرت علیه السلام ظاهر میشوند فرمود آری  
 همچنانکه شما می آید و از حلال و حرام می پرسید ایشان هم می آیند و کسبایلی و دینی  
 می کنند و از آنجمله آنست که شخصی به در خانه آنحضرت علیه السلام رفت و در بکونت  
 کینزکی بیرون آمد آن شخصی دست خود بر پستانش زد و گفت که به مولای خود خبر ما  
 برسان آنحضرت علیه السلام از درون خانه آواز داد درون در آئی مادر مباد  
 ترا عرض کرد که من آن کینز بدی نمیدانم شنیده بودم فرمود راست میگوئی اگر شما  
 لنگان برید که این دیوار را پیش ابصار را حاجب ندخانی پیش ابصار شما پس میان  
 ما و شما چه فرق باشد زیرا بار دیگر آنچنین گفتی و از آنجمله آنست که جبار دالبلیه  
 روزی بختیاب حضرت آمد فرمود چرا بید آمدی عرض کرد که سفیدی برسد  
 پیدا شده که خاطر مرا مشغول میدارد حضرت فرمود بمن بنجائی بوی نمود دست  
 مبارک خود بر و مالید سفیدی غائب شد و سیاهی نمود و اگر گشت آئینه بوی دادند  
 دید که نموی وی سیاه شده است و از آنجمله آنست که ابوبصیر که بصیر و کفوف بود  
 روزی بنجد دست حضرت آمد و عرض کرد که شما در تبت پیغمبرید حضرت فرمود آری  
 گفت پیغمبر صلعم و ارث همه پیغمبران است حضرت فرمود آری علوم ایشان میراث  
 گرفته است ابوبصیر گفت شما نیز میراث گرفته اید علم پیغمبر را فرمود آری ابوبصیر گفت

و ده داد و انظار من چراغ  
 و ده داد و انظار من چراغ  
 و ده داد و انظار من چراغ  
 و ده داد و انظار من چراغ

این خط که ساخته خوش است و از این خطی  
 راسه است و حسن است و از این خطی  
 راسه است و حسن است و از این خطی  
 راسه است و حسن است و از این خطی



[illegible]



[illegible]





و ان شاء علی بالصواب ہر اہل اہل

والصالحين

در احوال قبله ارباب شریعت و کجی اصحاب طریقت کشف اسرار و توحید و مبدی

در سال صد و چهارده بود و سن شریف آنحضرت پنجاه و هفت سال بود مدت  
امامت آن حضرت نوزده سال و دو ماه بود و ابن بابویه و دیگران ذکر کرده اند  
که شهادت آنحضرت به امر ابراهیم بن ولید واقع شد و آنحضرت را مسموم کردند  
و بعضی هشام بن عبد الملک را نیز گفته اند و به روایت قطیبه و ندی شهادت  
آنحضرت صلوات الله علی نبینا وعلیه یام عبد الملک بود مخالف اقوال مشهوره و  
تواریخ مضبوطه و شاید از آن روایت هشام افتاده باشد و قبر مقدس  
آنحضرت صلوات الله علی نبینا وعلیه با اتفاق در یقین است و در پیروی پرور  
و جبر زنگوار خود حضرت امام حسن علیه السلام و کلینی بسند معتبر روایت کرده است  
که چون حضرت امام محمد باقر بدار بقار حلت فرمود حضرت امام جعفر صادق هرب  
می فرمود که چرا غمی افروختند و در آن حجره که آنحضرت علیه السلام در آن حجره  
وفات یافته بود بگفتی جلال العیون و در بعضی کتب ایشان آورده که وفات  
آنحضرت در ماه ربیع الاول و نزد بعضی ربیع الثانی و حدیث ابی نصری الجلی  
بین دو قول میکند زیرا که بنا بر مشهور دانستی که وفات حضرت امام زین العابدین  
علیه السلام خارج از ماه محرم نبود پس انقضای دو ماه لاحاله آخر ربیع الاول خواهد بود

و الله اعلم بالصواب هذا ما قالوا

**باب ششم**

در احوال قبله ارباب شریعت و کعبه اصحاب طریقت کثات اسرار و معجزات





[illegible]



عذاب دروغ بین گفتار بین  
عقاب که بنوا لایه و در سوزن  
از آفتاب در آفتاب  
دور آفتاب در آفتاب  
عقاب که بنوا لایه و در سوزن  
از آفتاب در آفتاب  
دور آفتاب در آفتاب

و ترکیب طبیعت وی از اصول برهان و حجت جیش رسول خدا و مادرش قبول زهره  
و پدرش علی مرتضی برین جراتی است که و داد که باشد که بمعاشرت خود شمع شود  
روزی سفیان ثوری بخد مت حضرت آمد وصیت خواست و عرض کرد که وصیتی  
فرما که از آنجا بدارم شاید که خدا متعالی آن وصیت را در حق من نافع گرداند  
حضرت فرمود ای سفیان لامر و لکذوب یعنی نیست مروت مرد دروغ و غلو را و لا احرار  
لحسود یعنی نیست راحت مر جاسد را و لا سود و لسی الخلق نیست سرد آرزو خلق را  
و لا اخوة للملوك و نیست برادری و قرابت مر سلاطین و امارا را سفیان عرض کرد  
زیاده ازین فرما فرمود ای سفیان گفت عن محارم الله تکن عابدا یا زوار خود را  
از منتهیات خدائی تعالی تا بشوی عابد و از من کاظم الله لک تکن عینا یعنی  
رضی شو بخیر یک خدا و قسمت تو کرده تا غنی شوی و حسن جوار من جاکر کن  
مسلم با همسانان نیکوی کن تا مسلمان شوی و لا تصحب الفاجر فی غیبتک فی فحوره  
با فاسق متشنین که غالب آید بر تو در بدکاری و تبو سرا میست کند نشسته کرد ارجی

**بیت**

صحبت صالح ترا صالح کند صحبت طالح ترا طالح کند  
و شاور فی امورک الذین یحبون طاعت الله و غروجل یعنی مشاورت کن در کارهای  
با مردانی که طاعت خدا یه نیکی و اخلاص بخشود و نیاز میکنند بعد از آن سفیان  
عرض کرد که زیاده ازین فرما حضرت فرمود من ارا و غیرا بلا عشیره و میبته بلا سلطان

عقاب که بنوا لایه و در سوزن  
از آفتاب در آفتاب  
دور آفتاب در آفتاب  
عقاب که بنوا لایه و در سوزن  
از آفتاب در آفتاب  
دور آفتاب در آفتاب

عقاب که بنوا لایه و در سوزن  
از آفتاب در آفتاب  
دور آفتاب در آفتاب  
عقاب که بنوا لایه و در سوزن  
از آفتاب در آفتاب  
دور آفتاب در آفتاب

عقاب که بنوا لایه و در سوزن  
از آفتاب در آفتاب  
دور آفتاب در آفتاب  
عقاب که بنوا لایه و در سوزن  
از آفتاب در آفتاب  
دور آفتاب در آفتاب



فلیخرج من ذل المعصية الى عز الطاعة كيكي عزت بخوابه بغير برادران و خويشان  
 و صولت خوابه بغير سلطنت و مدد گاران پس بايد که از خواري فرماني  
 خدا خود را بپرون آر دو بک عزت طاعت و بندگی خدا رجوع کند باز سفيان  
 عرض کرد که ز ياد ازين بگو حضرت فرمود من يصاحب صاحب سوء لا يسلم  
 و من يدخل مدخل السور يتيهم و من لا يسلم لسانه يندم يعني کسیکه مصاحبت کند  
 صاحب بدی را سلامت نماند از بدی و کسیکه در آید در مقام بد البته متهم  
 شود و کسیکه زبانش در اختيار نباشد پشيمانی گردد قال الشيخ عبد الرحمن سلمي  
 رحمه الله في كتاب رنج مشايخ الصوفية في اول حرف الحميم جعفر بن محمد الصادق  
 كنية ابو عبد الله الا اخلاق العالية و الفتوت الطاهرة و شان في فهم القرآن  
 ان صح عنه حسن حكى عنه انه قال كل معرفة لا يقار بئاد و ام مراقبه الله عز وجل  
 و خوف تسليط نمونة و كل محنة لا يقار بئاد و ام الموافقة فذلك عز و ر و اشهر  
 آنحضرت فرمود هر معرفتی که باد و ام مراقبه و مشاهده و ترس حق سبحانه باشد  
 پس آن ظلم و ضلالت و غوایت و جهالت است و هر محنتی که با موافقت محبوب  
 و مثال مروی بنود پس آن محبت غرور و دور و غ و فتور است مردی  
 ازان حضرت سوال کرد که فتوت چیست فرمود ليست بالفسق و الفجور لكن  
 الفتوت طعام مضروع و نابل مبذول و بشير مقبول و عفاف و اذی كهفوف  
 یعنی نیست کرم و بزرگی نفس و فجور بلکه طعام دادن بر دمان و عطا و نوال

و در این باب که ازین بگو حضرت فرمود من يصاحب صاحب سوء لا يسلم  
 و من يدخل مدخل السور يتيهم و من لا يسلم لسانه يندم يعني کسیکه مصاحبت کند  
 صاحب بدی را سلامت نماند از بدی و کسیکه در آید در مقام بد البته متهم  
 شود و کسیکه زبانش در اختيار نباشد پشيمانی گردد قال الشيخ عبد الرحمن سلمي  
 رحمه الله في كتاب رنج مشايخ الصوفية في اول حرف الحميم جعفر بن محمد الصادق  
 كنية ابو عبد الله الا اخلاق العالية و الفتوت الطاهرة و شان في فهم القرآن  
 ان صح عنه حسن حكى عنه انه قال كل معرفة لا يقار بئاد و ام مراقبه الله عز وجل  
 و خوف تسليط نمونة و كل محنة لا يقار بئاد و ام الموافقة فذلك عز و ر و اشهر  
 آنحضرت فرمود هر معرفتی که باد و ام مراقبه و مشاهده و ترس حق سبحانه باشد  
 پس آن ظلم و ضلالت و غوایت و جهالت است و هر محنتی که با موافقت محبوب  
 و مثال مروی بنود پس آن محبت غرور و دور و غ و فتور است مردی  
 ازان حضرت سوال کرد که فتوت چیست فرمود ليست بالفسق و الفجور لكن  
 الفتوت طعام مضروع و نابل مبذول و بشير مقبول و عفاف و اذی كهفوف  
 یعنی نیست کرم و بزرگی نفس و فجور بلکه طعام دادن بر دمان و عطا و نوال

و در این باب که ازین بگو حضرت فرمود من يصاحب صاحب سوء لا يسلم  
 و من يدخل مدخل السور يتيهم و من لا يسلم لسانه يندم يعني کسیکه مصاحبت کند  
 صاحب بدی را سلامت نماند از بدی و کسیکه در آید در مقام بد البته متهم  
 شود و کسیکه زبانش در اختيار نباشد پشيمانی گردد قال الشيخ عبد الرحمن سلمي  
 رحمه الله في كتاب رنج مشايخ الصوفية في اول حرف الحميم جعفر بن محمد الصادق  
 كنية ابو عبد الله الا اخلاق العالية و الفتوت الطاهرة و شان في فهم القرآن  
 ان صح عنه حسن حكى عنه انه قال كل معرفة لا يقار بئاد و ام مراقبه الله عز وجل  
 و خوف تسليط نمونة و كل محنة لا يقار بئاد و ام الموافقة فذلك عز و ر و اشهر  
 آنحضرت فرمود هر معرفتی که باد و ام مراقبه و مشاهده و ترس حق سبحانه باشد  
 پس آن ظلم و ضلالت و غوایت و جهالت است و هر محنتی که با موافقت محبوب  
 و مثال مروی بنود پس آن محبت غرور و دور و غ و فتور است مردی  
 ازان حضرت سوال کرد که فتوت چیست فرمود ليست بالفسق و الفجور لكن  
 الفتوت طعام مضروع و نابل مبذول و بشير مقبول و عفاف و اذی كهفوف  
 یعنی نیست کرم و بزرگی نفس و فجور بلکه طعام دادن بر دمان و عطا و نوال

و در این باب که ازین بگو حضرت فرمود من يصاحب صاحب سوء لا يسلم  
 و من يدخل مدخل السور يتيهم و من لا يسلم لسانه يندم يعني کسیکه مصاحبت کند  
 صاحب بدی را سلامت نماند از بدی و کسیکه در آید در مقام بد البته متهم  
 شود و کسیکه زبانش در اختيار نباشد پشيمانی گردد قال الشيخ عبد الرحمن سلمي  
 رحمه الله في كتاب رنج مشايخ الصوفية في اول حرف الحميم جعفر بن محمد الصادق  
 كنية ابو عبد الله الا اخلاق العالية و الفتوت الطاهرة و شان في فهم القرآن  
 ان صح عنه حسن حكى عنه انه قال كل معرفة لا يقار بئاد و ام مراقبه الله عز وجل  
 و خوف تسليط نمونة و كل محنة لا يقار بئاد و ام الموافقة فذلك عز و ر و اشهر  
 آنحضرت فرمود هر معرفتی که باد و ام مراقبه و مشاهده و ترس حق سبحانه باشد  
 پس آن ظلم و ضلالت و غوایت و جهالت است و هر محنتی که با موافقت محبوب  
 و مثال مروی بنود پس آن محبت غرور و دور و غ و فتور است مردی  
 ازان حضرت سوال کرد که فتوت چیست فرمود ليست بالفسق و الفجور لكن  
 الفتوت طعام مضروع و نابل مبذول و بشير مقبول و عفاف و اذی كهفوف  
 یعنی نیست کرم و بزرگی نفس و فجور بلکه طعام دادن بر دمان و عطا و نوال

و در این باب که ازین بگو حضرت فرمود من يصاحب صاحب سوء لا يسلم  
 و من يدخل مدخل السور يتيهم و من لا يسلم لسانه يندم يعني کسیکه مصاحبت کند  
 صاحب بدی را سلامت نماند از بدی و کسیکه در آید در مقام بد البته متهم  
 شود و کسیکه زبانش در اختيار نباشد پشيمانی گردد قال الشيخ عبد الرحمن سلمي  
 رحمه الله في كتاب رنج مشايخ الصوفية في اول حرف الحميم جعفر بن محمد الصادق  
 كنية ابو عبد الله الا اخلاق العالية و الفتوت الطاهرة و شان في فهم القرآن  
 ان صح عنه حسن حكى عنه انه قال كل معرفة لا يقار بئاد و ام مراقبه الله عز وجل  
 و خوف تسليط نمونة و كل محنة لا يقار بئاد و ام الموافقة فذلك عز و ر و اشهر  
 آنحضرت فرمود هر معرفتی که باد و ام مراقبه و مشاهده و ترس حق سبحانه باشد  
 پس آن ظلم و ضلالت و غوایت و جهالت است و هر محنتی که با موافقت محبوب  
 و مثال مروی بنود پس آن محبت غرور و دور و غ و فتور است مردی  
 ازان حضرت سوال کرد که فتوت چیست فرمود ليست بالفسق و الفجور لكن  
 الفتوت طعام مضروع و نابل مبذول و بشير مقبول و عفاف و اذی كهفوف  
 یعنی نیست کرم و بزرگی نفس و فجور بلکه طعام دادن بر دمان و عطا و نوال



اور ہوا اور واقعہ عاشورہ کے  
دن کے سرے سے حصین بن نمیر  
نے اس کے زیادہ واقعہ عاشورہ کے  
اور تمام اس واقعہ کے سرور کو  
خوار کے اہل و عیال کو خوار کے  
اور کچھ خفیہ و غیبی کے

[illegible][illegible][illegible]







ابو القاسم محمد ہمدانی اور وہ اولاد  
 حسن فی عسکری اور امام شمس  
 علی ہادی نقی اور ابو محمد امام  
 ابو جعفر امام محمد نقی اور ابو الحسن امام  
 ابو حسن امام علی موسیٰ رضا اور  
 اور ابو عبد اللہ امام موسیٰ کاظم اور  
 علی ابن حسین امام جعفر صادق  
 عبد اللہ امام زین العابدین  
 حسین اور اولاد اجداد حضرت امام حسین

















عجب جانور بن اینگنا بزرگ  
 اندر کربان چون ایند بر سر  
 بیچاره ایست که در این  
 اندر کربان چون ایند بر سر  
 بیچاره ایست که در این

تو منطوقی و نامی ترجمی کردند گویند کلمات را در همین شب از قید خلافتی برد  
 پس عرض کردم یا رسول خدا رو پدر من فدای تو باد بفرمان کلمات را حضرت  
 فرمود بگو یا صبا مع کل صوت و لسان النظام لهما و منشر بایع الدولت اساکا یا صبا لک الحسنی  
 و یا صبا لک الاعظم الاکبر المخرجون الملکین الذی لم یطلع علیه من المخلوقین یا حلیم یا اناة  
 الایمری عن اناة یا ذا المروت الای لم یقطع ابد او لا یخصی عدد افسر حنی و له اخبار  
 شیه و نواد کرشیرة فصل

در بیان کشف و کرامات آنحضرت علیه السلام که انظر الی شمس ابن من الالسن هت ویرا  
 کرامات بسیار است و از آنجه است که این چیزی از شفیق بخنی نقل کرده که گفت در سفر حج  
 بقا و سیه رسیدم جوانی دیدم خود بر روی گندم گون بالای بامهای خود نشیند پوشیده  
 شعله بر کتف خود زده و نعلین در پا کرده از میان مردم بیرون آمده و تنهانشته  
 با خود گفت که این از صوفیه می نماید همانا که میجو حسد که درین راه سفر بر گردن مسلمانان  
 بار باشد بروم و ویرا منرش کنم تا زمین باز است چون نزدیک وی رسیدم فرمود یا شفیق  
 اجنبوا اکثر اسن الطن ان بعض الطن انتم با خود گفتم این جوان هر آئینه بنده ایست صالح چون  
 برسم و از وی بچلی خودم از نظم غائب شد چون بمنزل دیگر رسیدم دیدم که در نماز است  
 و لرزه بر اعضائی وی افتاده و اشک از چشمهای روان است گفتم بروم و از وی  
 عذری بخواهم صبر کردم تا نماز شد و روی من کرد و گفت یا شفیق بخوان این آیه  
 را انی لغافلین تاب و امری عمل صالحا ثم اهدی پس در دل من گذشت اینکه این جوان

در آنجا که بگویند که این  
 عرض کیا من است مولای من  
 سرور است اسه مولای من  
 یکسبی که بفرماید او را  
 او بفرماید که بفرماید  
 او بفرماید که بفرماید  
 او بفرماید که بفرماید

بیمات اندر تعالی بنفست و کبریا  
 عابدون که او را تعالی بنفست و کبریا  
 داسطه که او را تعالی بنفست و کبریا  
 دوزخ که او را تعالی بنفست و کبریا  
 داسطه که او را تعالی بنفست و کبریا  
 دوزخ که او را تعالی بنفست و کبریا  
 داسطه که او را تعالی بنفست و کبریا  
 دوزخ که او را تعالی بنفست و کبریا

فصل اسکیان من که در این  
 در آنجا که بگویند که این  
 عرض کیا من است مولای من  
 سرور است اسه مولای من  
 یکسبی که بفرماید او را  
 او بفرماید که بفرماید  
 او بفرماید که بفرماید  
 او بفرماید که بفرماید

محفلِ بدشمن کے اور بیادِ خوشدوستان  
 شریفانِ عالم اور پادشاہِ دیوان  
 جب چرخِ اسود کے پاس پہنچے  
 دوگونے نے غفلت کی اور ایک طرف  
 پیشے کے چرخِ اسود کو کافی کر دیا اور  
 چرخِ اسود کو دوسرا دیا ایک شخص نے  
 امرائے شام سے کہ شام کے شہنشاہ  
 عطا پوچھا کہ کون ہے تیرا دوست  
 امیر عطا پوچھا کہ کون ہے تیرا دشمن  
 طرف راہ نہی اور یہ چرخ

تصدیق چو آب جیو  
 سے ایک طرف ہو سکے نہ مانگے کیا میں  
 نہین بچا پنا میں اس طرف غیب کی  
 ایسا ناول شام اویں طرف غیب کی  
 اور اوکڑا خود سوئی کی غیب کی  
 شاعر بیان حاضر تھا اور غیب کی  
 میں ایک بچا تھا پون اور غیب کی  
 غزل قصیدہ لکھا تھا غیب کی  
 اور غیب کی کو تیرا نام نہ بھیج  
 کہات کہ غیب کی حالت کے  
 کہات کہ غیب کی حالت کے

[illegible]

او نه که در علم و ادب و فن و کمال و شرف و  
 و خاوندی و دوستی و محبت و مروت و  
 او نه که در علم و ادب و فن و کمال و شرف و  
 و خاوندی و دوستی و محبت و مروت و





خجلی کو انا بیونٹے کہ بھین اوسکو  
خوار کیا تیرا اوسکو واسطے اکر کر کے  
راست کردار اور راست بیون جا  
راست نظر کا وہ کھوٹا جائے تیرے  
راست فراق و طعلت دیا موت سے  
راست بین پر گئے ہیں جس سے  
راست اور تیری حل نہیں چھوٹتی  
راست سے کب بوش کیگی تیرا جان  
راست سے کب مرض رو رہے تیرے  
راست سے کب کھڑے تیرے  
راست سے کب کھڑے تیرے

روحوں میں اور روبرو  
انہی ہوئی اور روبرو  
نور ہے جس کو نور ہے جس کو نور ہے  
جس کو نور ہے جس کو نور ہے  
جس کو نور ہے جس کو نور ہے  
جس کو نور ہے جس کو نور ہے  
جس کو نور ہے جس کو نور ہے  
جس کو نور ہے جس کو نور ہے

۳۷۱  
 کہنے سے جو بھی دیکھو زائل  
 اگر جو عادت کی ہو اس سے نیکو نہ ہو  
 وہ ضرور جو خدا سے آدی پائے  
 پان خضوہا وہ خدا سے ہے نفس اور  
 جان اور یہ گزیر کی قرار نہ پائی  
 یہ مقام قریب و دوصل میں اور  
 میں بہت سناں پرست  
 یہ کہانی کہانی پرست

ایمان کے اور عرض کیا جو مقصود  
ہم پہنچے ابو فرحش تہ وہ دم قبول  
نیک کہ داد کے واسطے ارادہ نہ  
امام نے سنا و سبقت و اس  
ادبی دانشا حق شناس یعنی امام ابن  
بو فرحش کی بیعت کر کے کباب  
دینی ہو چکا اور انھوں نے اس کی بیعت  
جسے شمس الدین کا خطاب تھا اور نصیحت  
چاندی صاحب پر تو زمین  
اور گری



اور خدا سے محبت اور ہر اس  
 شخص کو جو اس سے محبت  
 کرے وہ جنت میں داخل ہوگا  
 اور جو اس سے نفرت کرے  
 وہ جہنم میں داخل ہوگا  
 اور جو اس سے بیگانہ ہو  
 وہ جہنم میں داخل ہوگا  
 اور جو اس سے بیگانه ہو  
 وہ جہنم میں داخل ہوگا

حضرت موسیٰ علیہ السلام پیوستہ فرزند پسندیدہ خود را رضامی نامید میفرمود  
 که بخوانید فرزند مرا رضا چون بان حضرت خطاب میکرد آنحضرت را ابو الحسن نامید  
 و مادر آنحضرت تکتیم کینر که حمیده مادر امام موسی کاظم بود و لما اسماء منها بنجیده و شفاة  
 و ام البنین و استقده اسماء علی تکتیم رویت است که حمیده که از جمله اشرف و بزرگواران  
 عجم بود کینر کے خرید و او را تکتیم مستی اگر دانید و آن جاریہ سعادت مندترین زنان  
 بود و عقل و دین و حیا و خاتون خود حمیده را تعظیم می نمود و از روزیکه خرید  
 او را هرگز نزد او نمی نشست برای تعظیم و اجلال و پس حمیده روزی با امام موسی  
 گفت که ای فرزند گرامی تکتیم جاریہ است که من از و بهتر ندیدم در زیر کی و محاسن اخلاق  
 و میداتم تفسلی که از و بوجود آید پاکیزه خواهد بود و او را بتوسیع بخشیم و از و لطاس  
 می کنم که رعایت حرمت او کنی چون حضرت امام رضا از و بوجود آمد و از لطا بهره  
 می گرفتند حضرت امام رضا شیر بسیار می آشامید روزی طاهره گفت که  
 مرضه دیگر بمرسانید که مرا یاری کند گفتند مگر شیر تو کی میکند گفت و دروغ نمیشوید  
 بخدا سوگند که شیر من کم نیست ولیکن لافل و او را دیکه بیشتر داشتیم و با ناعادت کردیم  
 بسبب سیر دادن او کم شده است و باین سبب با و نینچا هم که او را از خود ترک ننمایم  
 و چون حمیده بنجید و حضرت امام رضا را خرید شبیه حضرت رسول خدا صلی الله علیه و آله  
 را در خواب دید آنحضرت با و گفت که ای حمیده بنجید را بفزند خود موسی تملیک نما  
 که از و فرزندی بهم خواهد رسید که بهترین اهل زمین باشد و باین سبب حمیده بنجید را

اور خدا سے محبت اور ہر اس  
 شخص کو جو اس سے محبت  
 کرے وہ جنت میں داخل ہوگا  
 اور جو اس سے نفرت کرے  
 وہ جہنم میں داخل ہوگا  
 اور جو اس سے بیگانہ ہو  
 وہ جہنم میں داخل ہوگا  
 اور جو اس سے بیگانه ہو  
 وہ جہنم میں داخل ہوگا

حضرت موسیٰ علیہ السلام پیوستہ فرزند پسندیدہ خود را رضامی نامید میفرمود  
 که بخوانید فرزند مرا رضا چون بان حضرت خطاب میکرد آنحضرت را ابو الحسن نامید  
 و مادر آنحضرت تکتیم کینر که حمیده مادر امام موسی کاظم بود و لما اسماء منها بنجیده و شفاة  
 و ام البنین و استقده اسماء علی تکتیم رویت است که حمیده که از جمله اشرف و بزرگواران  
 عجم بود کینر کے خرید و او را تکتیم مستی اگر دانید و آن جاریہ سعادت مندترین زنان  
 بود و عقل و دین و حیا و خاتون خود حمیده را تعظیم می نمود و از روزیکه خرید  
 او را هرگز نزد او نمی نشست برای تعظیم و اجلال و پس حمیده روزی با امام موسی  
 گفت که ای فرزند گرامی تکتیم جاریہ است که من از و بهتر ندیدم در زیر کی و محاسن اخلاق  
 و میداتم تفسلی که از و بوجود آید پاکیزه خواهد بود و او را بتوسیع بخشیم و از و لطاس  
 می کنم که رعایت حرمت او کنی چون حضرت امام رضا از و بوجود آمد و از لطا بهره  
 می گرفتند حضرت امام رضا شیر بسیار می آشامید روزی طاهره گفت که  
 مرضه دیگر بمرسانید که مرا یاری کند گفتند مگر شیر تو کی میکند گفت و دروغ نمیشوید  
 بخدا سوگند که شیر من کم نیست ولیکن لافل و او را دیکه بیشتر داشتیم و با ناعادت کردیم  
 بسبب سیر دادن او کم شده است و باین سبب با و نینچا هم که او را از خود ترک ننمایم  
 و چون حمیده بنجید و حضرت امام رضا را خرید شبیه حضرت رسول خدا صلی الله علیه و آله  
 را در خواب دید آنحضرت با و گفت که ای حمیده بنجید را بفزند خود موسی تملیک نما  
 که از و فرزندی بهم خواهد رسید که بهترین اهل زمین باشد و باین سبب حمیده بنجید را

اور خدا سے محبت اور ہر اس  
 شخص کو جو اس سے محبت  
 کرے وہ جنت میں داخل ہوگا  
 اور جو اس سے نفرت کرے  
 وہ جہنم میں داخل ہوگا  
 اور جو اس سے بیگانہ ہو  
 وہ جہنم میں داخل ہوگا  
 اور جو اس سے بیگانه ہو  
 وہ جہنم میں داخل ہوگا

کسی شخص سے نہ فرماتے تھے کہ عرض کیا  
 کہ لوگوں نے اسے اپنی رسول اللہ اسکا  
 کیا یا حضرت بہ فرمایا میں نہیں جانتا کہ  
 اظہار نصیب رسول اللہ سے حاصل کروں  
 کہ وہاں دیکھا ہوں اور یہ کچھ عطا کر کے تھے  
 پوچھ رہا ہوں اور یہ کچھ عطا کر کے تھے  
 اظہار کر کے تھے اور یہ کچھ عطا کر کے تھے  
 یہ کچھ لینے پاس تھے یہ عطا کر کے تھے  
 راہ میں دیدیتے تھے

۱۶۲  
جس دن المہر نے وفات کی  
معلوم ہوا کہ سرینہ میں فوت ہو گیا  
لکھا تا کہ میری کھانا اور بعد وفات  
پوشیدہ پہنچا کر ان کے لئے نشت  
تشریف کے پہنچا کر ان کے لئے نشت  
مبارک دین میں بخشنے میں دیر چھین  
فصل اور فرق کو درمیان دین چھو  
ان کے نشان میں چھو

اور اپنی پشت مبارک پر کھڑے ہو کر اپنے  
چپ راہ میں چلتے ہوئے کہے کہ میں اور  
خود تیرے اور تمہیں شرف عظمیٰ ملے گا  
اسد رب خف اور تیرے ملاحت سے  
کہ تجھ کو اور تیرے خدا امام محمد باقر سے  
ایک دین اور تیرے خدا امام محمد باقر سے

یہ شخص کہ وہ جو کہیں بھی آتا ہے  
 ہر جگہ پر اس کی تعریف کی جاتی ہے  
 اور اس کی ہر بات کو سنا کر  
 دل میں اس کی تعظیم کی جاتی ہے  
 اس کی ہر بات کو سنا کر  
 دل میں اس کی تعظیم کی جاتی ہے  
 اس کی ہر بات کو سنا کر  
 دل میں اس کی تعظیم کی جاتی ہے

رسول اللہ فی المنام و امیر المؤمنین علی سے فقال رسول اللہ علی انک فی نظر نور اللہ  
 عز وجل و یطیق بحکمتہ یصیب ولا یخطی و یعلم ولا یجهل قد بدلی حکما و علما یعنی رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ و علی رضی اللہ عنہما امام حضرت امام موسی کاظم در روایا فرمودند  
 کہ فرزند تو علی الرضا می بیند بنور خدا و میگویند بحکمت خدا کہ همه جواب است و احتمال خطا  
 ندارد و عالم است کہ در آن جہل را دخلی نیست و بر کرده شد سینہ تے کینہ او از علم و  
 حکمت فی جامع الاصول فی ذکر الرضا انتہای لیه امامہ الشیعہ فی زمانہ و فضائلہ اکثر  
 من ان یحیی و ابن اثیر در شرح کتاب نبوت از جامع الاصول گفته کہ مجدد و مدبّر امامیہ  
 بر سر این تائید علی ابن موسی الرضا بود و از کلمات طیبات آنحضرت است کہ فرمود  
 لحنا کلثان من الثواب لیسنا ضعفان من العذاب من کان منا لم یطع اللہ عز وجل  
 فلیس منا و انت اذا اطعت اللہ تعالی فانت منا اهل البیت و ابن توج علیہ السلام  
 اخرجه اللہ تعالی من اهل المعصیۃ و لیس من اللہ عز وجل و من احد قرابتہ و لا ینال  
 احد ولایۃ اللہ الا بطاعتہ سبحانہ و لقد قال رسول اللہ لعلی بن عبد المطلب اتونی  
 باعالم لا یحسابکم و انسابکم ایاہ البیت و جب حقنا بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم  
 فمن اخذ بر رسول اللہ حقنا و لم یعط الناس من نفسه مثله فلاح له و قال رجل و انشدت  
 خیر الناس فقال ہذا لا تخلف خیر منی کان الفی اللہ عز وجل و اطوع لہ سبحانہ و اللہ  
 انشدت ہذا لایہ ان اگر کم عند اللہ اتقیم و قال رجل علی وجہ الارض شرف  
 منک ایاہ فقال التقوی ثم خیرکم حضرت فرمود بدر گاہ خدا نسب و حسب و رعی آید و تقوی

خواہی کی اور کہان اپ سہم پر  
 مذہبوں آپ جیسا میں کہنا ہوں  
 نہیں ہیں آپ کی اور سزا اور  
 مقدس میں اس سے جو میری زبان  
 سے نکلا ہے درگزر کہ دو اور  
 معاف کہ دو یا امام نے خدا  
 بخشے کہا اور میں نے اللہ جل جلالہ  
 سے جہاں پہنچا ہے پھر جہاں  
 رسالت اور نبوت کی واقعہ تامل  
 عالیشان آنحضرت کا قابل رات

۳۶۶

اور نبوت اور دلائل  
 کرامت کے سب ایک دن ایک لمحہ  
 اشتیاق سے اس کے آبا سے  
 حق میں ایک بات کا لائق کی  
 فرمایا کہ وہ اسے ہی کہے  
 فرماتے ہیں کہ اسے  
 افسوس ہے کہ اسے  
 درگزر کہ دو یا امام نے  
 فرمایا ہے کہ اسے  
 زیادہ نہیں کہ اسے  
 فتح دینے والی ہے انبیاء کے  
 جو اوصوف نے بتا کر کہ اسے



[illegible]









و این خبر به مامون رسید فضل بن سهل که وزیر و مشیر او بودی گفت که اگر امام علی  
 موسی رضا علیه السلام بمصلی عید بعین حال خواهد رفت خداوند که چه فتنه بر پا کرد  
 و چه هنگامه شود مای ترسم که چگونه بسلاست خواهند آمد پس مامون یکی از خواص  
 خود را بمحدث حضرت فرستاد که من آنحضرت را تکلیف دادم و در مشقت و محنت  
 انداختم و دوست ندارم که با آنحضرت مشقتی و رنجی برسد آنحضرت مراجعت نمود  
 فرماید و به مصلی عید تشریف نه برد کسیکه همیشه ناز عید میکرد بدستور بامردمان  
 خواهم کرد پس حضرت سوزه را خود طلب فرمود و پوشیده سوار شد و جماعت  
 بخانه نمود پس خلف شد تدرمان در این روز و انتظام نیافت امر ایشان در  
 ناز عید هزار چیمانی فضل الخطاب آنحضرت از جمله ولیایت که تصرف در جرات  
 و حاکم بکانت و دیگر امارات بجد و بیکران لیکن قطره از بحر ذخاری آریم از آنجمله  
 آنست که بعد از آنکه مامون آنحضرت را ولیعهد خویش ساخت هرگاه که آنحضرت  
 تشریف فرما بملاقات وی شدی حاجبان و خادمانش استقبال آنحضرت کردند  
 و پرده را که بر در سرای مامون آویخته بودی بالا برداشتند تا آنحضرت در آید  
 و آخر الامر بموجب تقابل یکدیگر صفا نفیس و هوایا را باب صدق و صفا میدارند  
 نفرته از جناب آنحضرت پیدا کردند و با یکدیگر اتفاق نمودند که بعد ازین قریحه  
 معهود استقبال نکنند و پرده را بر ندارند چون دیگر بار حضرت تشریف آورد  
 ایشان که نشسته بودند نه اختیار جریبند و استقبال آنحضرت کردند و پرده را

و این خبر به مامون رسید فضل بن سهل که وزیر و مشیر او بودی گفت که اگر امام علی  
 موسی رضا علیه السلام بمصلی عید بعین حال خواهد رفت خداوند که چه فتنه بر پا کرد  
 و چه هنگامه شود مای ترسم که چگونه بسلاست خواهند آمد پس مامون یکی از خواص  
 خود را بمحدث حضرت فرستاد که من آنحضرت را تکلیف دادم و در مشقت و محنت  
 انداختم و دوست ندارم که با آنحضرت مشقتی و رنجی برسد آنحضرت مراجعت نمود  
 فرماید و به مصلی عید تشریف نه برد کسیکه همیشه ناز عید میکرد بدستور بامردمان  
 خواهم کرد پس حضرت سوزه را خود طلب فرمود و پوشیده سوار شد و جماعت  
 بخانه نمود پس خلف شد تدرمان در این روز و انتظام نیافت امر ایشان در  
 ناز عید هزار چیمانی فضل الخطاب آنحضرت از جمله ولیایت که تصرف در جرات  
 و حاکم بکانت و دیگر امارات بجد و بیکران لیکن قطره از بحر ذخاری آریم از آنجمله  
 آنست که بعد از آنکه مامون آنحضرت را ولیعهد خویش ساخت هرگاه که آنحضرت  
 تشریف فرما بملاقات وی شدی حاجبان و خادمانش استقبال آنحضرت کردند  
 و پرده را که بر در سرای مامون آویخته بودی بالا برداشتند تا آنحضرت در آید  
 و آخر الامر بموجب تقابل یکدیگر صفا نفیس و هوایا را باب صدق و صفا میدارند  
 نفرته از جناب آنحضرت پیدا کردند و با یکدیگر اتفاق نمودند که بعد ازین قریحه  
 معهود استقبال نکنند و پرده را بر ندارند چون دیگر بار حضرت تشریف آورد  
 ایشان که نشسته بودند نه اختیار جریبند و استقبال آنحضرت کردند و پرده را

و این خبر به مامون رسید فضل بن سهل که وزیر و مشیر او بودی گفت که اگر امام علی  
 موسی رضا علیه السلام بمصلی عید بعین حال خواهد رفت خداوند که چه فتنه بر پا کرد  
 و چه هنگامه شود مای ترسم که چگونه بسلاست خواهند آمد پس مامون یکی از خواص  
 خود را بمحدث حضرت فرستاد که من آنحضرت را تکلیف دادم و در مشقت و محنت  
 انداختم و دوست ندارم که با آنحضرت مشقتی و رنجی برسد آنحضرت مراجعت نمود  
 فرماید و به مصلی عید تشریف نه برد کسیکه همیشه ناز عید میکرد بدستور بامردمان  
 خواهم کرد پس حضرت سوزه را خود طلب فرمود و پوشیده سوار شد و جماعت  
 بخانه نمود پس خلف شد تدرمان در این روز و انتظام نیافت امر ایشان در  
 ناز عید هزار چیمانی فضل الخطاب آنحضرت از جمله ولیایت که تصرف در جرات  
 و حاکم بکانت و دیگر امارات بجد و بیکران لیکن قطره از بحر ذخاری آریم از آنجمله  
 آنست که بعد از آنکه مامون آنحضرت را ولیعهد خویش ساخت هرگاه که آنحضرت  
 تشریف فرما بملاقات وی شدی حاجبان و خادمانش استقبال آنحضرت کردند  
 و پرده را که بر در سرای مامون آویخته بودی بالا برداشتند تا آنحضرت در آید  
 و آخر الامر بموجب تقابل یکدیگر صفا نفیس و هوایا را باب صدق و صفا میدارند  
 نفرته از جناب آنحضرت پیدا کردند و با یکدیگر اتفاق نمودند که بعد ازین قریحه  
 معهود استقبال نکنند و پرده را بر ندارند چون دیگر بار حضرت تشریف آورد  
 ایشان که نشسته بودند نه اختیار جریبند و استقبال آنحضرت کردند و پرده را



اور لاہوری بی اور حسن اور حسین علی ابوجعفر محمد بن علی الباقدر اور زید  
اور عبد اللہ اور علی اور حسن اور حسین علی ابوجعفر محمد بن علی الباقدر اور زید  
اور لاہوری بی اور حسن اور حسین علی ابوجعفر محمد بن علی الباقدر اور زید

بغایت لطیف داد و فرمود که اینهارا نگاہدار که بآن زافات نگاہ داشته خواهی شد  
 بعد از آن مراجعت به عراق کردم و در راه بعضی از گردان یزدان آمدند و قافله  
 ما را غارت کردند چنانچه با من سوگایراهن گشته هیچ نماند و بر هیچ چیز تاسف نداشتم  
 که بر آن پیراهن و منسقه عطائے آنحضرت تماسف بودم و در سخن آنحضرت که آنرا  
 نگاہدار که بآن نگاہ داشته خواهی شد متفکر بودم ناگاه دیدم که یکی از گردان بر  
 اسب من سوار و جامه یارانی من در برآمد و نزدیک من بایستاد منتظر آنکه از جامه  
 جمع شوند و این بیت را بخوند گرفت که در اسرار بیت غلت من تلاوة و گریه غار  
 کرد با خود گفتم عجب است که دزد می از گردان طریق محبت اهل بیت میورد و پس طمع کرده  
 مگر پیراهن و منسقه آن حضرت بدست من آید و پیراهن من تصفیه را که گفته است  
 گفت ترا با این چه کار گفتم در این سبزی است که خواهم گفت گفت صاحب این تصفیه  
 ازان مشهور تر است که کسی بداند گفتم کیت آن گفت دعویل بن علی الخراسانی شاعر  
 آل محمد گفتم سید و ائمه که دعویل تم و این تصفیه من گفته ام اعتدال بسیار  
 کرد و اهل قافله را طلب کرد و از ایشان استفسار نمود همه گواهی دادند که این  
 دعویل است هر چه از قافله گرفته بود باز پس داد و هیچ نگاه نداشت و بفرستد  
 و از محل خطر را گذرانید پس من قافله به برکت آن پیراهن و منسقه از بلا  
 برستم و نگاہ داشته شدیم و این تصفیه در بعضی روایات از پنجاه بیت  
 زیاده است و در آنجا ذکر قبور اهل بیت کرده است و چنین روایت است

[illegible]

[illegible]

که در آن قصیده چون پایین بیت رسید که	
و قبر به بغداد نفس ز کیت	قصص الرحمن بالغرفات
حضرت امام رضا فرمود که ای عجب! بین موضوع بیت دیگر الحاق کنم که قصیده تو بآن تمام شود گفت بلی یا ابن رسول الله فرمود شعر	

وقبر بطوس نالما من مینیه  
 تحت علی الاشار بالز فرات  
 وعبیل پرسید که این قبر که خواهد بود یا ابن رسول الله فرمود که قبر من زود باشد که  
 طوس محل آمد و شد و وستان اهل بیت شود هر که مرا زیارت کند درین غربت بامن  
 باشد و در درج من روز قیامت و از آنجمله آنست که یکی از اهل بیاج گفته است که  
 رسول خدا را در خواب دیدم که بیاج تشریف آورده و در مسجد یک فرودی آیند  
 فرود آمده است پیش روی رفتم و سلام کردم در نظرویی طبعی بود از برگ خرابافته  
 پراز خرمای تر رسول خدا کنفی زان خرمای من داد بشم دم هفتده بود تعبیر چنان کردم  
 که بعد دهر خرمای خود اہم نیست چون بعد از بست روز شنیدم کہ حضرت امام رضا  
 علیہ السلام در آن مسجد فرود آمده است فی الحال خدمت او شتافتم ویرادر همان  
 موضع کہ رسول خدا را دیده بودم بافتم طبعی بر همان صفت پیش روی نمادہ سلام کردم  
 جواب داد مرا نزد یک خود خواند و کنفی از خرمای من داد بشم دم آنهم هفتده خراب بود  
 گفتم یا ابن رسول الله خرمای بیشتر ازین میخوانم فرمود اگر رسول خدا بیشتر بتوبید ادا  
 من هم نیز می دادم و از آنجمله آنست فطاع طریق تاجر سے را در راه کہ ان برون گفتند

[illegible]

فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ہوں کہ ادا و غفلت میں نہ رہوں  
 جواب سلام دیا اور کہا کہ میں  
 وہ دینا ہوتا ہے کہ میں جانتا ہوں  
 ایسا اور سلام دیا اور سو فیضان  
 منقول ہے کہ میں جانتا ہوں  
 باقی ہوا اور امام علیہ السلام سے

و درمان دیرپا زبردت کرد و در زبان وی از کار برفت چنانکہ آسانی سخن نمیشد  
 چون بہ خراسان رسید شنید کہ حضرت امام رضا علیہ التہتیمہ و الشہادہ ریشاپور است  
 باخود گفت کہ وی ہل بیت نبوت است پیش وی روم شاید کہ این را علاجی تواند  
 کرد شب در خواب دیدم کہ پیش امام رضا آدم و طلب شفاعت کردم فرمود کہ  
 بستان کمونی و صغر و ملح و آزاب آب تر کن و دوسہ بار در دہان گیر کہ شقایابی از  
 خواب بیدار شدم و اعتبار نکردم چون بہ ریشاپور رسیدم حضرت امام رضا برون  
 رفتہ بود و در بعضی رابطہ تزلزل کردم بعد ازان بخدمت حضرت رفتم و قصہ  
 خود را باز گفتم و ذکر خواب نکردم حضرت امام رضا فرمود کہ داروی تو ہمان است  
 کہ در خواب با تو گفتم بودم گفت یا ابن رسول اللہ شیخا ہم کہ دیگر بار بشنوم فرمود کہ  
 بستان قدری کمونی و صغر و ملح و آب تر کن و دوسہ بار در دہان گیر کہ شقایابی  
 آن شخص چنان کرد و شقایافت و از آنجملہ آنست ابو اسمعیل سندی گوید کہ بخدمت حضرت  
 امام رضا علیہ السلام در آمد و یک کلمہ عزنی منید ہستم بر آنحضرت بعت سند و سلام گفتم  
 آنحضرت بہمان لغت جواب داد و بعد ازان سوالات کردم زبان سندی وی ز ہمہ  
 بہمان زبان جواب گفت چون بیرون آمدم عرض کردم کہ من زبان عزنی منید ہستم  
 و عا کہ فی خدا متعالی مرا بدہنتن آن لہم کہ اوند دست مبارک پر لہبائے من مالید  
 فی الحال بزبان عزنی سخن گفتن آغاز کردم و از آنجملہ آنست کہ راوی گوید غیریت حج کردم  
 جاریہ من برای من جامہ را ترتیب کردہ بود کہ در ان احرام بندم چون احرام بید

ادا و غفلت میں نہ رہوں  
 فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ہوں کہ ادا و غفلت میں نہ رہوں  
 جواب سلام دیا اور کہا کہ میں  
 وہ دینا ہوتا ہے کہ میں جانتا ہوں  
 ایسا اور سلام دیا اور سو فیضان  
 منقول ہے کہ میں جانتا ہوں  
 باقی ہوا اور امام علیہ السلام سے

فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ہوں کہ ادا و غفلت میں نہ رہوں  
 جواب سلام دیا اور کہا کہ میں  
 وہ دینا ہوتا ہے کہ میں جانتا ہوں  
 ایسا اور سلام دیا اور سو فیضان  
 منقول ہے کہ میں جانتا ہوں  
 باقی ہوا اور امام علیہ السلام سے

فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ہوں کہ ادا و غفلت میں نہ رہوں  
 جواب سلام دیا اور کہا کہ میں  
 وہ دینا ہوتا ہے کہ میں جانتا ہوں  
 ایسا اور سلام دیا اور سو فیضان  
 منقول ہے کہ میں جانتا ہوں  
 باقی ہوا اور امام علیہ السلام سے



دعویٰ امام  
اور اسی قدر چاہیے  
کہ فیض ابن مطہر غزنت میں حاضر ہوا  
اس ارادہ سے کہ حضور کو سال کہ  
کہ نماز نافلہ کی جو عادتیں ہیں وہ تہنیک یا  
نہیں کیا کرتے تھے یہ معلوم نہیں ہے حضرت  
سماں گارز سے سوال کیا کہ فیض علیہ السلام  
جس وقت وہ قیوم کو کراٹھا تھا تو کونسا  
ایک سالوں کا امام سے پہلے کہ خون پر  
۸۸۳

۸۸۳  
تھے وزیرِ جانبِ غزنت  
فیض رحمت میں حاضر ہوئے  
اور سالِ حرام اور حلال کی  
کے لئے ایک مہرِ عادل تیار کیا  
کے لئے ایک مہرِ بین بنے کہ اگر ابو جعفر  
اجازت دے گا تو میں اپنے پیچھے  
میں اپنے پیچھے اپنے پیچھے  
کے لئے ایک مہرِ عادل تیار کیا  
کے لئے ایک مہرِ بین بنے کہ اگر ابو جعفر  
اجازت دے گا تو میں اپنے پیچھے

[illegible]

انچه ثابت شود بقول ثقات

دادار خیر یحییٰ آل

تونی آخر یوم سن سنه ثلاث و مائتین و قد سم فی مائه الزمان و انتهى فی تاریخ الایام

[illegible]



امام کے سامنے بیٹھ آیا آپ نے افاقہ فرمایا اور فرمودہ

اور زفرہ رکھتے ہیں فرمان باذن اللہ

لوگو! کو اس کی طرح میں کھاؤ

اور ہر دس کو ایک چکر کرنا شروع کرو

زفرہ کرو اور ماوراء النہر دو

میں بلبل فرمایا کہ

[illegible][illegible]



روز جمعه ده روز از رجب گذشته یکصد و نود و پنج هجری و مادر آنحضرت ام ولد بوده است و نام وی خیزران و قیل ریخته و قیل کن سن اهل الماریه القبطیه نزد علماء امامیه اشتر آنست که روز ولادت آنحضرت جمعه بوده است پانزدهم ماه مبارک رمضان یا نوزدهم و شیخ طوسی از عباس روایت کرده است که ولادت آنحضرت در دهم ماه مبارک رجب بوده است و دعای که از ناحیه مقدس حضرت صاحب الامر علیه السلام در آن جمله شهادت بر حقیقت این قول میدهد و مکان ولادتش اتفاق در مینه طیبست و مادر بزرگوار آنحضرت ام ولد بود که او را سکینه میگفتند و بعضی خیزران و ریخته نیز گفته اند و اشتر آنست که ثوبیه بوده است و بعضی مزین نیز گفته اند و مرویست که در اهل بیت ماریه مادر ابراهیم فرزند رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم بوده است هذا ما قالوا و در ولادت حضرت امام علی موسی الرضا علیه السلام عقب از حضرت امام محمد تقی علیه السلام مانده زیرا که حضرت امام علی موسی رضا علیه السلام را دو و سپر بودی که نام موسی است و دیگر آنحضرت علیه السلام و یک دختر فاطمه بود از موسی عقب مانده و از کمال علم و ادب و فضلی که از حضرت امام محمد تقی علیه السلام داشت در صغر سن مأمون مشغول و مشغول شد و دختر خود ام الفضل را بر زنی بوسی داد و همراه آنحضرت بعد مینه روان ساخت و هر سال هزار هزار در هر بوی فرستادی و بعد وفات پدر خود حضرت امام موسی رضا علیه السلام در سن چهارده سالگی در بعضی از کوچه ها بغداد با جمعی از کودکان ایستاده بود اتفاقا مأمون بقصد شکار بیرون میر گذری

یمن نے یمن یا ربی سوال کیا کہ  
کہ اگر وہ ہم کو درخت کا دھنسی ہے  
کہ اگر وہ ہم کو چمکے گا میں نے درخت  
کو دیکھا کہ اس سے حرکت نہ کرے گا  
طوفان ہوا ہے اشارہ کیا کہ  
اپنی جگہ پر قرار کر کے بیٹھو گرام  
سے میرا آقا متلو زمین ہے اور  
گرامات آدم سے ہے کہ

۴۹۲

اور دوزخ میں جا کر اودھنا  
 دوزخی امام علیہ السلام کی تائید  
 آئے دادا امام کے پاس حاضر ہوا  
 اور دوزخی میرے پاس  
 منتظر کیا دوزخی کے پیچھے  
 کیوں نہ آتا اور دوزخی  
 امام نے فرمایا کہ بیت علیہ السلام  
 حاضر ہو حکم دیا اور میرے  
 اور اسے خزانے میں رکھ دیا  
 اور دوزخی میرے پاس  
 اور دوزخی میرے پاس  
 امام کے پاس

فصل اول در بیان احوال و احوالات  
که در این کتاب مذکور است

در این کتاب مذکور است که در این کتاب مذکور است

این کتاب از حضرت امام حسین علیه السلام است که در روز عاشورا  
 در کربلا نوشته شد و در آن روز که کربلا در روز دهم از محرم است  
 و در آن روز که کربلا در روز دهم از محرم است و در آن روز که کربلا  
 در روز دهم از محرم است و در آن روز که کربلا در روز دهم از محرم است

که حضرت امام محمد تقی برین سر به گرفته است وزن خواسته است مامون در جوار آذنت  
 که ترا برای آن بوی ندادم که جلالت را بر وی حرام کنم می باید که بعد ازین مثل بین  
 سخنان بن نگوی و نه نویسی و از کلمات قدسیه آنحضرت است انه قال العادل الظلم والمعین له  
 والمراضی به شرکاء یعنی علی کننده ظلم و کسیکه مددگار ظالم و راضی فظلم باشد همه با شریک  
 اند و ظلم یعنی ظالم و معین و راضی و همه شکر کنند و فرمود یوم العدل علی الظالم اشد  
 من یوم الجور علی المظلوم روز عدل و انصاف یعنی روز قیامت بر ظالم سخت تر است  
 از روز ظلم او بر مظلوم و فرمود العلماء غریاء بکثرة الجهال بنیهم یعنی علماء و فضلاء غریبا اند  
 زیرا که جهلا میان ایشان بسیار اند و فرمود الصبر علی المصیبه مصیبه علی الشامت یعنی  
 صبر کردن بر مصیبت در رخاست بر کسیکه بگردد دیگر شادی میکند ایهیات

توجه دانی ذوق صبرای شیشه دل	فما صبر از بهر آن نقش چگل
هفت سال ایوب با صبر و رقما	در بلا خوش بود با ضیعت خدا
صبر نه تا شب متور داروش	صبر گل ناچار از فردا در دش

و فرمود من اهل فخر اکان ادنی عقوبته الحرام کسیکه امید از فاجری و فاسقی دارد کمترین  
 عقوبت آنکس است که محروم ماند و مقصد خود نرسد و حضرت فرمود اثنان علیان ابدان  
 صحیح محتجب و علیل غلط یعنی دو کس همیشه بیمار اند تنه درست و صحیح که پنهان کند و بیمار که پرنهان کند

**فصل در بیان کشف کرامت آنحضرت**  
 که پیش از آنکه در آنحضرت است و از آنجا است که چون مامون دختر خود ام الفضل را با آن حضرت

این کتاب از حضرت امام حسین علیه السلام است که در روز عاشورا  
 در کربلا نوشته شد و در آن روز که کربلا در روز دهم از محرم است  
 و در آن روز که کربلا در روز دهم از محرم است و در آن روز که کربلا  
 در روز دهم از محرم است و در آن روز که کربلا در روز دهم از محرم است

این کتاب از حضرت امام حسین علیه السلام است که در روز عاشورا  
 در کربلا نوشته شد و در آن روز که کربلا در روز دهم از محرم است  
 و در آن روز که کربلا در روز دهم از محرم است و در آن روز که کربلا  
 در روز دهم از محرم است و در آن روز که کربلا در روز دهم از محرم است

این کتاب از حضرت امام حسین علیه السلام است که در روز عاشورا  
 در کربلا نوشته شد و در آن روز که کربلا در روز دهم از محرم است  
 و در آن روز که کربلا در روز دهم از محرم است و در آن روز که کربلا  
 در روز دهم از محرم است و در آن روز که کربلا در روز دهم از محرم است



حضرت امام حسین علیه السلام در روز عاشورا  
 در میان کربلا در روز دهم محرم سال ۶۰  
 در روز دهم محرم سال ۶۰ در روز دهم محرم سال ۶۰  
 در روز دهم محرم سال ۶۰ در روز دهم محرم سال ۶۰

کلاه کرد و همراه آنحضرت ساخت تا به رینه بر دچون کوفه رسید آخر دزد نزول فرمود و بسجده  
 درآمد که در صحن آن درخت سدر بود که هنوز باری نیاورده کوزه آب طلبید و در پنج  
 آن درخت وضو ساخت بعد از آن بامردم نماز شام گذارد بعد از فراغ و در وقت  
 بیرون آمدن به پائین آن درخت رسیده میوه تازه بار آورده بود شیرین و در ده  
 مردم آنرا به تبرک گرفتند و میخوردند و از آنجمله آنست که یکی در سلف گفته که در عراق  
 بودم شنیدم که کسی در شام دعوای پیغمبری کرده است و بندها هنی بر دس نهاده آورده  
 و زندان جامع بوس است با آنجائے رستم و در بان را چیرے دادم و پیش دی رستم دیرا  
 یا عقل و قلم تمام یافتم از دس پر سیدم که قصه کو چون بوده است گفت من هر که بودم  
 از شام بعبادت مشغول در آن مسجدی که میگوشید سر مبارک حضرت امام حسین علیه السلام  
 آنجا نصب کرده بودند یک شب روی بقبله نشسته و به ذکر خدا مشغول بودم ناگاه  
 دیدم که شخصی پیش روی من آمد و گفت برخیز مرا تا منم اندک راه به برد خود را  
 در مسجد کوفه دیدم فرمود که میدانی که این کدام جائے است گفتم بل مسجد کوفه است  
 در نماز ایستاد و من نیز در نماز ایستادم چون از نماز فارغ شد بیرون آمد و من نیز  
 با و بیرون آمدم اندک بر رفت من نیز بر رفتم خود را در مسجد رسول الله صلی الله علیه  
 و آله و سلم یافتم بر روضه رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم سلام کردم و در نماز  
 ایستادم من نیز در نماز ایستادم پس بیرون آمدم من نیز بیرون آمدم اندک راه رفتم  
 و خود را در مسجدی که یافتم طواف کردم و من نیز طواف کردم پس بیرون آمدم من نیز بیرون آمدم

بر من نهادند و این باب  
 بس و راه چندی سبب  
 او در دس و در این باب  
 که شجاعت و دایم بودی  
 که حکم و دایم بودی  
 و گویا و بعضی از این  
 عبد الملک که موافق  
 کی روایت که موافق  
 عبد الملک که موافق

۳۹۵

در روز دهم محرم سال ۶۰ در روز دهم محرم سال ۶۰  
 در روز دهم محرم سال ۶۰ در روز دهم محرم سال ۶۰  
 در روز دهم محرم سال ۶۰ در روز دهم محرم سال ۶۰

[illegible]

لی اسماء بنت عبد الرحمن  
ابن ابی سلمہ بن وریقہ اسطوفی بابا  
المصداق علیٰ کبریا جلیل القدر والدہ کا نام  
سیدہ ورمقہ بیٹی کی والدہ سے  
دو زون حضرت صدیق کی ایک بیٹی  
پہلی صدیق دوطرف سے  
تکلیف المام کا ابو عبد اللہ اور آپ کے  
مستور

بعض سبب سے زیادہ  
ان کا سبب یہ ہے کہ  
سبب سے زیادہ  
ان کا سبب یہ ہے کہ

اور خرفی الاستقامت ملازم کا کلام ہے

[illegible]







[illegible]

لا تروا على قسائل الجبال خمس ستم  
 واثمن نوا بعد عز من معافسهم  
 ناداهم صاير من بعد ما قبروا  
 اين الوجوه التي كانت عنهم  
 غلبه الرجال فلم ينفصم اقليل  
 الے مقابرهم ما يكس ما نزلوا  
 ابن الاسرة والتجسان والخلل  
 من دونها تضرب الاستار والكل

حسن و قبح و غیره در این کتاب مذکور است و در این کتاب مذکور است که این کتاب از طرف حضرت علی بن ابی طالب علیه السلام تألیف شده است و در این کتاب مذکور است که این کتاب از طرف حضرت علی بن ابی طالب علیه السلام تألیف شده است و در این کتاب مذکور است که این کتاب از طرف حضرت علی بن ابی طالب علیه السلام تألیف شده است

فانفع القبر عنهم جنین ما لم یملک  
 تملک الوجه علیها الدود ونقل  
 مضمون این اشعار آنست که شب گذرانیده بر سر کوه های و سکونت در زیر دره های  
 ننگی خانی خود با نادر پناه باشند و از فتنه غالب برادران برایشان نفع نکر و سکونت  
 کوستان و پناه یافند و فرزند آهنگ و خجسته از عزت و غلبه پناه گاه های خود بر قبر  
 خود با و بعد از آنکه در قبر کرده شدند آواز داد ایشان را در حالیکه فریاد زننده بود  
 کجاست ان تشائی ز گین کجاست ان کلاه زرین و کجاست آن رویائی خوش و تازه که  
 برای آنها برده با و ساکنان تازه میشد پس بوضاحت جواب میداد قبر از جانب ایشان  
 در حال سوالات ایشان که بران رو پا کرده اند مسلط شده و اما و صاحبها بر باد رفته

ایات

در زمانه مرثیه سمراده اند	آن کی دانی و دیگر عذر مند
آن کی یاران و دیگر خست و مال	آن سیوم دانی الست آن حسن الضال
مالی ناید با تو بیرون از قصور	یار آمد لیک تا بالین گور
چون ترار و زی اجل یه پیش	یار گوید از زمان حال خویش
تا بدینجا پیش همه نیستیم	بر سر گورت زمانه ایستیم
فصل تو دانی است زد کن لقمه	که در آید با تو در قفس لحد
هم چو گشت بصر این طریق	با دفاتر از عمل نبود رفیق
گر بود نیکو ابر یارت شود	در بود بد و ر لحد مارت شود

مثنوی در الفیاض و غیره در این کتاب مذکور است و در این کتاب مذکور است که این کتاب از طرف حضرت علی بن ابی طالب علیه السلام تألیف شده است و در این کتاب مذکور است که این کتاب از طرف حضرت علی بن ابی طالب علیه السلام تألیف شده است و در این کتاب مذکور است که این کتاب از طرف حضرت علی بن ابی طالب علیه السلام تألیف شده است

در این کتاب مذکور است که این کتاب از طرف حضرت علی بن ابی طالب علیه السلام تألیف شده است و در این کتاب مذکور است که این کتاب از طرف حضرت علی بن ابی طالب علیه السلام تألیف شده است و در این کتاب مذکور است که این کتاب از طرف حضرت علی بن ابی طالب علیه السلام تألیف شده است















علی بن ابراهیم قمی و ابن عباس و زید و شنبه نهم ماه حجب و به روایت شهاب  
 بست و پنجم ماه جادی الاخری بود و روایت دیگر بست و نهم ماه مذکوره بود  
 و بر روایت دیگر بست ششم ماه مذکوره و بن شریف آنحضرت در آنوقت  
 به روایتی پچهل سال رسیده بود و بر روایت دیگر پچهل یک سال و چند ماه و در  
 هنگام وفات در بر رگوار نه که منصب جلیل تقدیر است کبری و خلافت عظمی  
 مقرر اند و یازدهم شش سال و پنج ماه تقریباً گذشته بود و مدت امامت آنحضرت سی و  
 سه سال و کسر بود و در قریب نیرده سال در مدینه طلیعه قامت فرمود و بعد  
 از آن شوال آنحضرت را به سر من رسد طلبید بست سال در سر من در کتوفن فرمود  
 در خانه که اکنون بن سلف است و بنابر قول ابن ابیویه و جماعتی دیگر مقیم  
 عباسی آنحضرت را شهید کردند و هر دو در وقت شهادت آنحضرت حضرت امام  
 حسن عسکری علیه السلام نزد حضرت بودند و اقامه

باب یازدهم در بیان احوال قدوة اولیا مستند الصالحی ارشاد  
 سرار لم نزل فی حضرت امام علی محمد بن عسکری علیه السلام  
 فضل و در بیان ولادت و اسم و لقب و کنیت آنحضرت اسم شریف آنحضرت حسن  
 بود و کنیت او ابو محمد و القاب نفیس زکی و هادی و عسکری است و خالص و سراج  
 و وجهه لقب وی عسکری گذشت و وی سینه چون پدر عسکری مشهور است  
 و لهذا را عسکری ثانی میگویند و مادر آنحضرت ام ولد بود نام و کسوف و بعضی

۱۰۴  
 و بنابر روایتی دیگر که در این کتاب است که آنحضرت در آنوقت  
 سی و سه سال و کسر بود و در قریب نیرده سال در مدینه طلیعه قامت فرمود و بعد  
 از آن شوال آنحضرت را به سر من رسد طلبید بست سال در سر من در کتوفن فرمود  
 در خانه که اکنون بن سلف است و بنابر قول ابن ابیویه و جماعتی دیگر مقیم  
 عباسی آنحضرت را شهید کردند و هر دو در وقت شهادت آنحضرت حضرت امام  
 حسن عسکری علیه السلام نزد حضرت بودند و اقامه

و بنابر روایتی دیگر که در این کتاب است که آنحضرت در آنوقت  
 سی و سه سال و کسر بود و در قریب نیرده سال در مدینه طلیعه قامت فرمود و بعد  
 از آن شوال آنحضرت را به سر من رسد طلبید بست سال در سر من در کتوفن فرمود  
 در خانه که اکنون بن سلف است و بنابر قول ابن ابیویه و جماعتی دیگر مقیم  
 عباسی آنحضرت را شهید کردند و هر دو در وقت شهادت آنحضرت حضرت امام  
 حسن عسکری علیه السلام نزد حضرت بودند و اقامه

و بنابر روایتی دیگر که در این کتاب است که آنحضرت در آنوقت  
 سی و سه سال و کسر بود و در قریب نیرده سال در مدینه طلیعه قامت فرمود و بعد  
 از آن شوال آنحضرت را به سر من رسد طلبید بست سال در سر من در کتوفن فرمود  
 در خانه که اکنون بن سلف است و بنابر قول ابن ابیویه و جماعتی دیگر مقیم  
 عباسی آنحضرت را شهید کردند و هر دو در وقت شهادت آنحضرت حضرت امام  
 حسن عسکری علیه السلام نزد حضرت بودند و اقامه

جلو کر دیا اور کہا جب جعفر بن  
محمد بن ادریس سے یہ سنا تو اس نے جواب  
دیا کہ میں نے اپنے والدین سے یہ سنا ہے

سایبیل گفته اند و حضرت امام علی النقی وی را حدیث نام نهاد و آن غصیفه که بمید  
نهایت صلاح و ورسی و تقوی بوده است فی فضل الخنثاک کانت ولادته فی  
سنة احدى و ثلاثین و مائتین و قبل سنة اثنتين و ثلاثین و مائتین و زیرو علما را امامیه  
و تراخ ولادت با سعادت آنحضرت افشک است که در سال دویست و سی و دوم  
هجرت واقع شد و بعضی دهم ماه مذکور و بعضی دوشنبه چهارم نیز گفته اند و شیخ  
مفید بیج الاول سال دویست و سی هجرت نقل کرده و مسکان ولادت مزین شرف  
است و بعضی هجری را نیز گفته اند

فصل در بیان کرامات آنحضرت

و آن بسیار و بسیار است از انجمله آنست که محمد ابن علی ابن ابراهیم  
ابن موسی ابن جعفر گفته که وقتی معینت برافناست نگاشت و پدر من گفت بیات  
پیش ابو محمد زکی برویم زیرا که وے را بخجو و سماجت وصف میکنند گفتم تو وی را  
می شناسی گفت من ویرانی شناسم و هرگز ندیده ام پس بقصد وے  
در راه ایستادیم پدر من در راه گفت که بر من حاجت ندارم بآنکه ما را پافقد و حرم پدر  
و ولایت درم را جامه سازیم و ولایت درم را آرد و خیم و صد درم را در سائر احوال  
نقشه کنم من باخو و گفتم که چه باشد که مرا سیصد درم دهد و صد درم را جامه سازیم  
و صد درم را نقشه کنم و صد درم را دراز گوش بخرم  
و بجانب کوستان روم چون بدرخانه وے رسیدیم

[illegible]





کہ کافر کے لئے جسے میں غصہ فیما  
 اوئی زیادتی علم کے اس واسطے  
 میں سے قبول دیکھا کہ کافر کا کفر  
 ایسا کافر کا کفر علیہ السلام اور  
 علاج اور میں میں اور میں میں  
 شریف اور کافر کا کفر اور  
 گنہ اول ہے ایسا کافر کا کفر اور  
 کہ کافر کے لئے جسے میں غصہ فیما  
 اوئی زیادتی علم کے اس واسطے  
 میں سے قبول دیکھا کہ کافر کا کفر  
 ایسا کافر کا کفر علیہ السلام اور  
 علاج اور میں میں میں اور میں میں  
 شریف اور کافر کا کفر اور  
 گنہ اول ہے ایسا کافر کا کفر اور



باب دوم

در بیان احوال حضرت صاحب الزمان علیه السلام رحمه الله الشاه رسول الله  
المستأنن حضرت امام محمد باقر علیه السلام و آباء الصلوة و السلام فی فصل الخطاب  
و ابو محمد الحسن العسكري و ولد محمد علیه السلام معلوم عند خاصته و محابه و ثقافت اهل  
و یروی ان کایه منت الی جعفر محمد الجواد عمه ابی محمد الحسن العسكري کانت تحبه تدعوه



[illegible]





سازمانی کنون کا مقرر ہوا اور انھوں نے یہ فیصلہ کیا کہ  
جب میں کوئٹہ میں رہتا ہوں تو میں اپنے  
میں سے جو اس سواری میں کوئی نہ لے کر  
ہوں اور نو غیر اوقات ہے میں پیدما  
کرنے والا ہے جب میں کوئٹہ میں  
آؤں گا تو میں اس کی طرف سے



در بیان احادیثی که در فضل بزرگی و ظهور آنحضرت وارد گشته است فی  
جامع الاصول فی الشرائع و علامه ابن سعد و ان رسول الله قال لولم  
یبق من الدنیا الا یوم واحد یطوّل الله ذلک الیوم حتی یمیت الله فیہ رجلاً منی  
او من اهل بیتی یا اهل بیته اسمی و اسم اهل بیته اسمی و اسم اهل بیته اسمی  
و جبرائی و رایتی اخری لا تنقض الدنیا حتی یمیت العرب من اهل بیتی رجل یواطی  
اسم اسمی اخره ابوداود و روی ابو العباس المشققی فی کتاب دلائل النبوة  
و المعجزة فی ذکر المهدی باسناده عن عاصم زر عن عبید الله انه قال قال رسول الله  
لا ینیب الی الیالی و الا یام حتی یمیت الله رجلاً من اهل بیتی یا اهل بیته اسمی  
اسمی یا اهل الارض عدلکم المیت قبل ذلک جبراع بن شمیم باسناده عن یحیی  
بن محمد بن صفی عن ابی علی انه قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم المهدی منّا  
اهل البیت صلوات الله تعالی فی لیلہ و سنا و الامام المستقبر الصالح من عترة محمد  
بن ابی طالب عن الحسن بن علی بن ابی حمزة و جعفر المهدی و باسناده عن ابی سعید الخدری  
انه قال قال رسول الله ینزل من السماء فی آخرت سبع و الا فثمان و الا فثع و غیر فیما

### فصل

در بیان احادیثی که در فضل بزرگی و ظهور آنحضرت وارد گشته است فی  
جامع الاصول فی الشرائع و علامه ابن سعد و ان رسول الله قال لولم  
یبق من الدنیا الا یوم واحد یطوّل الله ذلک الیوم حتی یمیت الله فیہ رجلاً منی  
او من اهل بیتی یا اهل بیته اسمی و اسم اهل بیته اسمی و اسم اهل بیته اسمی  
و جبرائی و رایتی اخری لا تنقض الدنیا حتی یمیت العرب من اهل بیتی رجل یواطی  
اسم اسمی اخره ابوداود و روی ابو العباس المشققی فی کتاب دلائل النبوة  
و المعجزة فی ذکر المهدی باسناده عن عاصم زر عن عبید الله انه قال قال رسول الله  
لا ینیب الی الیالی و الا یام حتی یمیت الله رجلاً من اهل بیتی یا اهل بیته اسمی  
اسمی یا اهل الارض عدلکم المیت قبل ذلک جبراع بن شمیم باسناده عن یحیی  
بن محمد بن صفی عن ابی علی انه قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم المهدی منّا  
اهل البیت صلوات الله تعالی فی لیلہ و سنا و الامام المستقبر الصالح من عترة محمد  
بن ابی طالب عن الحسن بن علی بن ابی حمزة و جعفر المهدی و باسناده عن ابی سعید الخدری  
انه قال قال رسول الله ینزل من السماء فی آخرت سبع و الا فثمان و الا فثع و غیر فیما

در بیان احادیثی که در فضل بزرگی و ظهور آنحضرت وارد گشته است فی  
جامع الاصول فی الشرائع و علامه ابن سعد و ان رسول الله قال لولم  
یبق من الدنیا الا یوم واحد یطوّل الله ذلک الیوم حتی یمیت الله فیہ رجلاً منی  
او من اهل بیتی یا اهل بیته اسمی و اسم اهل بیته اسمی و اسم اهل بیته اسمی  
و جبرائی و رایتی اخری لا تنقض الدنیا حتی یمیت العرب من اهل بیتی رجل یواطی  
اسم اسمی اخره ابوداود و روی ابو العباس المشققی فی کتاب دلائل النبوة  
و المعجزة فی ذکر المهدی باسناده عن عاصم زر عن عبید الله انه قال قال رسول الله  
لا ینیب الی الیالی و الا یام حتی یمیت الله رجلاً من اهل بیتی یا اهل بیته اسمی  
اسمی یا اهل الارض عدلکم المیت قبل ذلک جبراع بن شمیم باسناده عن یحیی  
بن محمد بن صفی عن ابی علی انه قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم المهدی منّا  
اهل البیت صلوات الله تعالی فی لیلہ و سنا و الامام المستقبر الصالح من عترة محمد  
بن ابی طالب عن الحسن بن علی بن ابی حمزة و جعفر المهدی و باسناده عن ابی سعید الخدری  
انه قال قال رسول الله ینزل من السماء فی آخرت سبع و الا فثمان و الا فثع و غیر فیما

در بیان احادیثی که در فضل بزرگی و ظهور آنحضرت وارد گشته است فی  
جامع الاصول فی الشرائع و علامه ابن سعد و ان رسول الله قال لولم  
یبق من الدنیا الا یوم واحد یطوّل الله ذلک الیوم حتی یمیت الله فیہ رجلاً منی  
او من اهل بیتی یا اهل بیته اسمی و اسم اهل بیته اسمی و اسم اهل بیته اسمی  
و جبرائی و رایتی اخری لا تنقض الدنیا حتی یمیت العرب من اهل بیتی رجل یواطی  
اسم اسمی اخره ابوداود و روی ابو العباس المشققی فی کتاب دلائل النبوة  
و المعجزة فی ذکر المهدی باسناده عن عاصم زر عن عبید الله انه قال قال رسول الله  
لا ینیب الی الیالی و الا یام حتی یمیت الله رجلاً من اهل بیتی یا اهل بیته اسمی  
اسمی یا اهل الارض عدلکم المیت قبل ذلک جبراع بن شمیم باسناده عن یحیی  
بن محمد بن صفی عن ابی علی انه قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم المهدی منّا  
اهل البیت صلوات الله تعالی فی لیلہ و سنا و الامام المستقبر الصالح من عترة محمد  
بن ابی طالب عن الحسن بن علی بن ابی حمزة و جعفر المهدی و باسناده عن ابی سعید الخدری  
انه قال قال رسول الله ینزل من السماء فی آخرت سبع و الا فثمان و الا فثع و غیر فیما











علی السلام کہ امام محمد  
 ایک کہ وہ گمان کہ تین  
 والدین کے ہوا کہ اس  
 یہ رضا کی اس وقت  
 اپنا دل لہو کیا  
 عشا نے اس کا نام رضا رکھا  
 اس واسطے کہ اس کے

[illegible][illegible]

کافران نبرد و بخت نصر و مالک خواهد شد ازین زمین را سخن نجم از اهل بیت من  
 یعنی مهدی علیه السلام و علامت شناختن لشکر این او چون باد شمعین طاف شود  
 لفظ است امت باشد یعنی هر کس این لفظ را بگوید معلوم شود که از لشکر این مهدی  
 است و مدت سلطنت او هفت سال باشد و در روایتی مشهور عالم را بعد از  
 خویش بر کند و در دنیا که در زیر کعبه مدفون است در زمان او بیرون آید  
 و مال را برابر قیمت کند غنی را و فقیر را برابر دهد و همه را یکسان بپوشد  
 و لشکر جانب هند بفرساید و گنجهای هند را در آرایش بیت المقدس  
 صرف کند و ملوک هند را در گردن ایشان طوق نماده پیش و بیاورد بسیار  
 شهر با و قلعه ها در زمان او فتح شود و خصوصاً این شهر اول قسطنطنیه دوم روم و سیه  
 سوم قاپلیچون برای فتح کنار دریا برسد بیرق خود در زمین قسطنطنیه فرو کند  
 تا و فتح کند برای نماز فجر آب از رود رود و بر رود و این دنبال آب کند  
 تا بکناره دیگر رسد بنید که تمام دریا خشک شده لشکر خود را از دریا بکشد  
 در زمین خشک بگذرد چنانچه نبی اسرائیل در زمان موسی از دریا گذشتند  
 بعد از آن مقابل قسطنطنیه شود و تکبیر گوید دیوارهای قلعه از هم بپاشند  
 و آنکه شهر فتح کند پس چنان شهر روم که در کعبه باز است و در هر بازاری  
 صد هزار دروگان متوجه شده چهار تکبیر گوید فتح شود و سی صد هزار کس را  
 بکشد و درین شهر از خزاین بیت المقدس تا بوقت که در سکنه بود و چنانچه

از نام این زمین که در زمان او فتح شود و در زمان او فتح شود و در زمان او فتح شود

این کتاب را در زمان او فتح شود و در زمان او فتح شود و در زمان او فتح شود

و مدت که در این کتاب را در زمان او فتح شود و در زمان او فتح شود و در زمان او فتح شود

از این کتاب را در زمان او فتح شود و در زمان او فتح شود و در زمان او فتح شود









اور حضرت جامع الاصول میں  
چند مقامات پر مذکور ہے اور  
میں نے اس کے ساتھ ہی لکھ دیا ہے  
میں نے اس کے ساتھ ہی لکھ دیا ہے  
میں نے اس کے ساتھ ہی لکھ دیا ہے  
میں نے اس کے ساتھ ہی لکھ دیا ہے

دوقات یا بعد از ان آن مرد میر و پسرش قائم مقام او باشد و ہمہ ہادی ہمدی  
باشند و قول ثالث نیست کہ تا آخر دنیا و قیام قیامت دوازده کس باشند کہ  
کہ علی بھی و صواب کنند ہر چند علی التوالی نباشند بلکہ ربیان ایشان زمانہ بعضی  
ظالمان ہم باشند و در فضل الخطاب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نقل کردہ  
کہ حضرت فرمود کہ از ما اثنا عشر ہمدی و ہادی ہضی ستہ و لقی ستہ و یصغ اشتر  
عروجل فی السادس احب یعنی از مایان دوازده ہمدی و امامان ہادی اندر  
ششتر از ایشان گذشتند و ششتر باقی مانند و خدا تعالیٰ خواهد کرد و با ششم  
کہ آن آخر دوازدهم ائمہ ہدی است انجہ دوست میدارد و این اشارہ  
بحضرت امام ہمدی است یعنی دین مبین کما ہو حقہ از وی ظاہر خواهد شد  
پس بر این تقدیر دوازده امام علیہم الصلوٰۃ والسلام اول نشان حضرت  
امیر المومنین علی مرتضیٰ و دوم امام حسن مجتبیٰ و سوم امام حسین شہید کہ بلا  
و چہارم علی بن الحسین زین العابدین پنجم حضرت ابو جعفر محمد الباقر و ششم  
ابو عبد اللہ جعفر الصادق و ہفتم ابو الحسن موسی الکلم و ہشتم ابو الحسن علی بن  
موسى الرضا و نهم ابو جعفر محمد تقی الخ و دہم ابو الحسن علی ہادی محمد تقی الزکی  
و یازدہم ابو محمد الحسن بن علی العسكري و دوازدهم امام الزمان خلیفۃ الرحمن  
حضرت امام ہمدی علیہم الصلوٰۃ والسلام جمعین خاتمہ در بیان  
تفصیل و ثواب زیارات ائمہ اطہار علیہم السلام

میں نے اس کے ساتھ ہی لکھ دیا ہے  
میں نے اس کے ساتھ ہی لکھ دیا ہے  
میں نے اس کے ساتھ ہی لکھ دیا ہے  
میں نے اس کے ساتھ ہی لکھ دیا ہے  
میں نے اس کے ساتھ ہی لکھ دیا ہے  
میں نے اس کے ساتھ ہی لکھ دیا ہے

۲۳۱  
ظہر والوقت کیلئے لکھا گیا ہے  
اور میں نے اس کے ساتھ ہی لکھ دیا ہے  
میں نے اس کے ساتھ ہی لکھ دیا ہے  
میں نے اس کے ساتھ ہی لکھ دیا ہے  
میں نے اس کے ساتھ ہی لکھ دیا ہے  
میں نے اس کے ساتھ ہی لکھ دیا ہے

میں نے اس کے ساتھ ہی لکھ دیا ہے  
میں نے اس کے ساتھ ہی لکھ دیا ہے  
میں نے اس کے ساتھ ہی لکھ دیا ہے  
میں نے اس کے ساتھ ہی لکھ دیا ہے  
میں نے اس کے ساتھ ہی لکھ دیا ہے  
میں نے اس کے ساتھ ہی لکھ دیا ہے



[illegible]

میں نے فرمایا ہر چیز  
اور جامعہ دلائل کی خبر  
کہ یہ سب باتیں ہیں جو  
سب سے پہلے میں اور  
ایسا سلسلہ آپ کے ساتھ شروع  
کرتے ہیں اور معروض کرتی کہ  
گروہ قرآن میں سرور ان حضرت  
رضا علیہ السلام کے دروازہ سے  
حضرت امون کی رائے

کے متین ہو چکا ہے یہ سب امریت  
کے ساتھ تیرہ کو کہ امام خراسان  
کے لئے مخصوص لوگوں کی ایک جماعت  
یلا سے بڑا ہی فضائل کو  
افعال کے نام کو بدینہ منورہ  
نہیں قرار دیا کرتے ہیں



علی آل و آرائم است ۛ اللہم بلغ صلائی و سلامی الی جناب نیک آلاطہ  
 و جعل مودتہم فی قلبی یوم القیمہ سبباً لا جاری فی النار فانک تعلم ان ولاہم قلبی  
 لکنون و قلبی لولایم مشغول و ہذا عندک وسیلتی و للنجاة من الدركات جملتی  
 و ارجو بحکمۃ العترۃ الطاہرۃ و الحیجۃ الساطعۃ الفور بان فی اقصد الدینا و الاخرۃ  
 من الفیل الدرجات الرقیعۃ و الوصول الی المقامات الممنیۃ انک علی کل شیء قدير  
 و بالا جابتہ جدير آمین آمین آمین

الہی بحق بنی فاطمہ اگر دعوتہم رد کنے و رد قبول	کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ سن و دست و دامن آل رسول
---	--

الحمد للہ رب العالمین و اصلوۃ و اسلام علی سید المرسلین  
 و آلہ الطاہرین کہ اصل کتاب وسیلۃ النجات فارسی بہان پختہ  
 ہوگی آئندہ صفحہ سے ترجمہ ہی متن اور حاشیہ پر  
 تحریر ہوگا  
 فقط

علی آل و آرائم است ۛ اللہم بلغ صلائی و سلامی الی جناب نیک آلاطہ  
 و جعل مودتہم فی قلبی یوم القیمہ سبباً لا جاری فی النار فانک تعلم ان ولاہم قلبی  
 لکنون و قلبی لولایم مشغول و ہذا عندک وسیلتی و للنجاة من الدركات جملتی  
 و ارجو بحکمۃ العترۃ الطاہرۃ و الحیجۃ الساطعۃ الفور بان فی اقصد الدینا و الاخرۃ  
 من الفیل الدرجات الرقیعہ و الوصول الی المقامات الممنیۃ انک علی کل شیء قدير  
 و بالا جابتہ جدير آمین آمین آمین

الہی بحق بنی فاطمہ اگر دعوتہم رد کنے و رد قبول	کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ سن و دست و دامن آل رسول
---	--

الحمد للہ رب العالمین و اصلوۃ و اسلام علی سید المرسلین  
 واکہ الظاہرین کہ اصل کتاب وسیلۃ النجات فارسی بہان پختہ  
 ہوگی آئندہ صفحہ سے ترجمہ ہی متن اور حاشیہ پر  
 تحریر ہوگا  
 فقط

علی آل و آرائم است ۛ اللہم بلغ صلائی و سلامی الی جناب نیک آلاطہ  
 و جعل مودتہم فی قلبی یوم القیمہ سبباً لا جاری فی النار فانک تعلم ان ولاہم قلبی  
 لکنون و قلبی لولایم مشغول و ہذا عندک وسیلتی و للنجاة من الدركات جملتی  
 و ارجو بحکمۃ العترۃ الطاہرۃ و الحیجۃ الساطعۃ الفور بان فی اقصد الدینا و الاخرۃ  
 من الفیل الدرجات الرقیعۃ و الوصول الی المقامات الممنیۃ انک علی کل شیء قدير  
 و بالا جابتہ جدير آمین آمین آمین

الہی بحق بنی فاطمہ اگر دعوتہم رد کنے و رد قبول	کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ سن و دست و دامن آل رسول
---	--

الحمد للہ رب العالمین و اصلوۃ و اسلام علی سید المرسلین  
 واکہ الظاہرین کہ اصل کتاب وسیلۃ النجات فارسی بہان پختہ  
 ہوگی آئندہ صفحہ سے ترجمہ ہی متن اور حاشیہ پر  
 تحریر ہوگا  
 فقط

پشیمانان و مومنان  
 که از معاف کردن  
 عیدگاه جادو گاه  
 لاجان و عیال  
 علیه السلام  
 جبریل حضور  
 تشریف فرمایان  
 که در قیامت  
 موسی و هارون  
 حاضر بودند

۴۳۶  
اور ان کے ارادوں  
اور عقائد پر جمع ہو  
ایک تشریف لائے تھیں  
تھے اور سو اس پر  
ظہور و انوار  
نظر آئے اور کیا  
نہ خفا کیلئے

اور دستار افروز  
بازار و سینه افروز  
بازار و سینه افروز  
بازار و سینه افروز  
بازار و سینه افروز



گرسے حضرت دروازہ پر کھڑے ہوئے اور تکبیر کی سب لوگوں نے تکبیر کی راوی  
 کہتا ہے ہماری نظر میں آتا تھا کہ درودیوار اور زمین و آسمان جواب دیتے ہیں  
 آپ کو اور تمام مرد کے باشندے گریہ و زاری اور نالہ و سقاری کرنے لگے  
 یہ خیر مامون کو پہنچنے فضل بن سہیل کہ اس کا وزیر اور شیر تھا اس نے مامون سے  
 کہا کہ اگر امام علی موسیٰ رضا علیہ السلام ہی حال ہی عید گاہ جاوینگے خدا جانے کیا  
 فتنہ برپا ہوا اور کیا ہنگامہ قائم ہو ڈرتا ہوں کیونکر سلامت رہوں گا مامون  
 نے ایک اپنے خواص کو بھیجا آپ کی خدمت میں کہ میں نے آپ کو تکلیف دی اور  
 محنت اور مشقت میں ڈالا میں نہیں چاہتا کہ آپ کو مشقت اور رنج پہنچو آپ  
 اپنے گھر کو تشریف لے جائیں عید گاہ نہ جاویں جو ہمیشہ نازل کو گنوٹ پر ہوتا ہے  
 بدستور پڑھا دیگا امام نے اپنے موزہ منگوا کر پہنے اور سوار ہوئے اور چلے  
 لوگ مختلف ہو گئے اور اوس روز عید کی نماز کا انتظام درست نہوایہ ترجمہ  
 ہے اس کا جو فضل الخطاب میں ہے اور امام اون اولیاء اللہ سے ہیں جن کا  
 قہر زندگی میں اور بعد موت کے یکساں ہے اور کرامتیں ان کی بھیجی ہیں لیکن  
 بحرِ رخا سے ایک قطرہ پیش کرتا ہوں آپ کی کرامتوں سے ہے بعد اس کے کہ  
 مامون نے آپ کو اپنا ولیعہد کیا جو وقت آپ اس کی ملاقات کے واسطے تشریف  
 لے جاتے مامون کے دربان اور خادم آپ کا استقبال کرتے اور اوس پردہ کو  
 جو اس کی محل میں اس کے دروازہ پر پڑا رہتا تھا اٹھا دیتے تھے آپ تشریف لاتے تھے

ده ہوا طبری یوم جب اپنے  
قصیدہ ہائے نکاحیہ پر اپنی  
جلی اور اوس پر بدہ کو اور ادا  
ادون لوگوں نے یہی یہ دیکھا  
کہا کہ جبکہ انہی نے یہ دیکھا  
ہے کہ کسی اور کو اس کی دینا  
کہ اس کا یہ اور کہ انہی نے  
کہ اس نے انہی نے علی الخراسانی  
کہ اس نے انہی نے فیض شریعت  
ہے کہ اس نے

کوی پوچی اور سستی نہ کی جائے اور  
 جیروں کو اور بے ضرورتوں  
 کیلئے سات نہ ہو نہ گدین  
 خبیث کی اور فلیکڑا  
 سائین بن نہ ہو نہ  
 سٹاپوس نصیحت کو اپنے  
 غراسان میں مانوں کہ  
 اور کیلئے اس کو  
 عمارت کو مع ال بیت  
 عمارت کو مع ال بیت

میرا حال پوچھا اور کہا قصیدہ مدارس آیت کو پڑھ میں نے حیلہ وحوالہ کیا اوسنے  
 امام کو بلایا آپ تشریف لائے امون نے کہا اے ابو الحسن میں نے دجل سے  
 قصیدہ مدارس آیت کو پوچھا اوسنے بنین پڑھا امام نے فرمایا اسی دجل قصیدہ کو  
 پڑھ میں نے پڑھا امون نے تعریف کی اور پچاس ہزار درہم مجکو دئیے امام نے  
 بھی وحیقہ رغایت کہے میں نے عرض کیا ای سردار میرے میں چاہتا ہوں کہ  
 حضور مجکو اپنے لباس سے کچھ رحمت کریں تاکہ میرا کفن ہو آپ نے وہ پیراہن  
 جو جسم میں تاعطا فرمایا اور ایک نہایت لطیف نسفہ دیا وہ ایک قسم کی لکڑی  
 ہے اور فرمایا کہ اسکو نگاہ رکھنا اسکی وجہ سے آفات سے محفوظ رہیگا بعد اسکو  
 میں عراق کو بلاراہ میں بعض گردنیکے اور ہماری قافلہ کو لوٹ لیا چنانچہ میری پاس  
 سوکھ پیراہن کہنے کے کچھ نہ ہا مجکو کسی چیز کا افسوس نہ تا مگر آپکے عطا کیے ہوئے پیراہن  
 اور نسفہ کا تا سفت تھا اور آپکے اس رشاد میں کہ اسکو نگاہ رکھنا اسکی وجہ سے محفوظ  
 رہیگا میں تنگہ تہا ناگاہ دیکھا میں نے کہا ایک شخص گردون کے میرے گھوڑے پر  
 سوار میرا جامہ پہنے ہوئے میرے برابر کھڑا ہے انتظار میں کہ سب بار اوسکے  
 جمع ہوں اور اس شعر کو پڑھنے لگا مدارس آیت غلت من تلاوة اور رونمیا  
 میں نے دل میں کہا تعجب ہے کہ ایک چور گردون سے اہلبیت کی محبت رکھتا ہے  
 مجکو طمع ہوئی کہ آپ کا پیراہن اور نسفہ مجکو ملیگا میں نے اوس سے کہا کہ یہ قصیدہ  
 کس نے کہا ہے اوسنے کہا مجکو اسے کیا کام میں نے کہا اس میں ایک راز ہے میرا

میں نے دجل سے  
 قصیدہ مدارس آیت کو پوچھا  
 اوسنے بنین پڑھا  
 امام نے فرمایا اسی دجل  
 قصیدہ کو پڑھ میں نے  
 پڑھا امون نے تعریف کی  
 اور پچاس ہزار درہم  
 مجکو دئیے امام نے بھی  
 وحیقہ رغایت کہے میں  
 نے عرض کیا ای سردار  
 میرے میں چاہتا ہوں کہ  
 حضور مجکو اپنے لباس  
 سے کچھ رحمت کریں تاکہ  
 میرا کفن ہو آپ نے وہ  
 پیراہن جو جسم میں  
 تاعطا فرمایا اور ایک  
 نہایت لطیف نسفہ دیا  
 وہ ایک قسم کی لکڑی  
 ہے اور فرمایا کہ اسکو  
 نگاہ رکھنا اسکی وجہ  
 سے آفات سے محفوظ  
 رہیگا بعد اسکو میں  
 عراق کو بلاراہ میں  
 بعض گردنیکے اور ہماری  
 قافلہ کو لوٹ لیا چنانچہ  
 میری پاس سوکھ پیراہن  
 کہنے کے کچھ نہ ہا  
 مجکو کسی چیز کا افسوس  
 نہ تا مگر آپکے عطا کیے  
 ہوئے پیراہن اور نسفہ  
 کا تا سفت تھا اور آپکے  
 اس رشاد میں کہ اسکو  
 نگاہ رکھنا اسکی وجہ  
 سے محفوظ رہیگا میں  
 تنگہ تہا ناگاہ دیکھا  
 میں نے کہا ایک شخص  
 گردون کے میرے گھوڑے  
 پر سوار میرا جامہ پہنے  
 ہوئے میرے برابر کھڑا  
 ہے انتظار میں کہ سب بار  
 اوسکے جمع ہوں اور اس  
 شعر کو پڑھنے لگا مدارس  
 آیت غلت من تلاوة اور  
 رونمیا میں نے دل میں  
 کہا تعجب ہے کہ ایک چور  
 گردون سے اہلبیت کی محبت  
 رکھتا ہے مجکو طمع ہوئی  
 کہ آپ کا پیراہن اور  
 نسفہ مجکو ملیگا میں نے  
 اوس سے کہا کہ یہ قصیدہ  
 کس نے کہا ہے اوسنے کہا  
 مجکو اسے کیا کام میں  
 نے کہا اس میں ایک راز  
 ہے میرا

میں نے دجل سے  
 قصیدہ مدارس آیت کو پوچھا  
 اوسنے بنین پڑھا  
 امام نے فرمایا اسی دجل  
 قصیدہ کو پڑھ میں نے  
 پڑھا امون نے تعریف کی  
 اور پچاس ہزار درہم  
 مجکو دئیے امام نے بھی  
 وحیقہ رغایت کہے میں  
 نے عرض کیا ای سردار  
 میرے میں چاہتا ہوں کہ  
 حضور مجکو اپنے لباس  
 سے کچھ رحمت کریں تاکہ  
 میرا کفن ہو آپ نے وہ  
 پیراہن جو جسم میں  
 تاعطا فرمایا اور ایک  
 نہایت لطیف نسفہ دیا  
 وہ ایک قسم کی لکڑی  
 ہے اور فرمایا کہ اسکو  
 نگاہ رکھنا اسکی وجہ  
 سے آفات سے محفوظ  
 رہیگا بعد اسکو میں  
 عراق کو بلاراہ میں  
 بعض گردنیکے اور ہماری  
 قافلہ کو لوٹ لیا چنانچہ  
 میری پاس سوکھ پیراہن  
 کہنے کے کچھ نہ ہا  
 مجکو کسی چیز کا افسوس  
 نہ تا مگر آپکے عطا کیے  
 ہوئے پیراہن اور نسفہ  
 کا تا سفت تھا اور آپکے  
 اس رشاد میں کہ اسکو  
 نگاہ رکھنا اسکی وجہ  
 سے محفوظ رہیگا میں  
 تنگہ تہا ناگاہ دیکھا  
 میں نے کہا ایک شخص  
 گردون کے میرے گھوڑے  
 پر سوار میرا جامہ پہنے  
 ہوئے میرے برابر کھڑا  
 ہے انتظار میں کہ سب بار  
 اوسکے جمع ہوں اور اس  
 شعر کو پڑھنے لگا مدارس  
 آیت غلت من تلاوة اور  
 رونمیا میں نے دل میں  
 کہا تعجب ہے کہ ایک چور  
 گردون سے اہلبیت کی محبت  
 رکھتا ہے مجکو طمع ہوئی  
 کہ آپ کا پیراہن اور  
 نسفہ مجکو ملیگا میں نے  
 اوس سے کہا کہ یہ قصیدہ  
 کس نے کہا ہے اوسنے کہا  
 مجکو اسے کیا کام میں  
 نے کہا اس میں ایک راز  
 ہے میرا







[illegible][illegible][illegible]



اور اس کا وہ دینے والا اور  
 ارشادات سے ہے علی غلہ کرنا  
 اور اس کا وہ دینے والا اور  
 ارشادات سے ہے علی غلہ کرنا  
 اور اس کا وہ دینے والا اور  
 ارشادات سے ہے علی غلہ کرنا

۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

ظالم پر زیادہ سخت ہوا اسکے روز ظلم سے مظلوم پر اور فرمایا ہے علمائے غریبان  
 اس واسطے کہ جاہل و خمن مہیت ہیں اور فرمایا ہے مصیبت پر صبر کرنا مصیبت ہے  
 اوس شخص پر کہ دوسرے پر مصیبت ہونے سے خوش ہوتا ہے ترجمہ اشعار  
 تو کیا جانتا ہے ذوق صبر اسے شیشہ دل علی الخصوص صبر واسطے اوس نقش  
 چگل بیج حین کے بیان مراد حسن ازلی ہے ساتھ برس ایوب یا صبر و رضا بلاتین  
 خوش تھا خدا کے مہمان کے ساتھ چاند کو صبر منور رکھتا ہے تمام شب صبر بھول گئے  
 نیز خوشبو منور رکھتا ہے فرمایا جو شخص فاسق و فاجر سے امید رکھتا ہو مگر سزا  
 اوسکی محروم رہنا ہے اور مقصد کو نہ پہونچنا اور فرمایا ہے دو شخص ہمیشہ بیمار  
 ہیں صحیح اور تندرست کہ پرہیز کرے اور بیمار کہ پرہیز کرے فصل امام کے  
 کشف و کرامات کے بیان میں کہ امتیں آپکی بیشمار ہیں اور ان میں سے  
 ہے کہ جب اسون نے اپنی دختر ام فضل کو آپ کے نکاح میں دیا آپ کے ہمراہ  
 کر دیا تھا کہ مدینہ منورہ لے جاوین جب کہ وہ میں پہونچے آخر دینیں قیام فرمایا  
 اور اوس مسجد میں اترے کہ جسکے صحن میں بیر کا درخت تھا کہ اوس وقت تک  
 نہ پھلا تھا امام نے کوزہ پانی کا منگایا اور اوسکی ٹہنیں ڈالا اور وضو کیا بعد  
 اوسکے لوگوں کے ساتھ نماز مغرب کی پڑھی بعد اوسکے باہر نکلتے وقت اوس  
 درخت کے نیچے پہونچے ناز سے پھل دسمیں لگے تھے شیرین اور تڑپے وہ انہ  
 لوگوں نے اوسکو تبرگالیا اور کھایا اور کرامات امام سے ہے کہ ایک شخص نے

۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

اور کلمات یہ کہ اوس معدن  
بھائی خلیفہ ہوا اور فضائل  
میں مومن ہوا اور فضائل  
اختیار کی سندہ دوسوا اوسکا  
عہد کیا اور وہاں  
اور وہاں اپنے سکونت  
رضت ہو گئی در بیت اللہ سے  
کر میں کہ آپ کے مومن سے  
اپنی شہادت میں ہوں سے  
عبداللہ السلام کی قبر سے  
ہا آپ کے بعد امام ہو گا  
اور آپ کی بقعہ



و الا بے اور خود بخش اولی  
 مشهور است کہ حوالی سمرقند  
 در یک ایام کاؤن میں زندہ  
 رہا ایک اعرابی سے  
 کہ کو دیکھا کاؤن کا دین  
 کہ میں دہی کے پچھے چلا  
 جب ایک فدیہ میں پہنچا اور





سید احمد جان کی زبان سے یہی بات جاری ہوئی اور

[illegible]

بہارِ نبوی ص ۱۰۰  
 درجہ اولیٰ امامت کے لئے  
 درجہ اولیٰ امامت کے لئے  
 درجہ اولیٰ امامت کے لئے

دو ہزار دینار اونے پاس بھیجی یہ وہی قسطنطین نے اونے واسطے بھیجی تھے  
 اب تک اسکی نہیں کھولی ہے اور دوسری قسطنطین کو کھولا اور سہن چار سو دینار تھے  
 متوکل نے ایک اور قسطنطینی دینار ملا کر معید سے کہا ان قسطنطینیوں کو اور تلوار کو  
 امام کے پاس لایا اور عذر خواہی کرادی کہتا ہے جب میں اسکو امام کی خدمت  
 میں لے گیا عرض کیا اسے سید میرا قصور معاف کر دو کہ میں نے نئے ادبی  
 کی اور بغیر اجازت کے آپ کے گھر میں آیا چونکہ خلیفہ کا حکم تھا میں معذور تھا امام نے  
 فرمایا وسیع الذہن ظلموا منی منقلب یقلبون یعنی اب معلوم کریں گے کہ میں  
 کس کوٹ پر بیٹھتا ہوں اور کرامات امام سے ہے ایک شخص نے قاضی کو قہر کی آپس  
 شکایت کی کہ وہ مجھ کو بت ایذا دیتا ہے فرمایا دو مہینے صبر کر جب دو مہینے  
 گزرے قاضی موزوں کیا ترجمہ شعرا اگر تو ظلم سے ایک کو ان کھوتا ہے  
 اپنے واسطے اسکو کھوتا ہے اس کو میں آخر کار اپنے کو گرا دیگا تو  
 تو یہ جانتا ہے کہ میرے واسطے کو ان کھوتا ہے اے یوسفو علی یوسفین کے  
 پھانسی والے اگر بھیڑ یا کچھ بھاڑے اس قتل کو اپنے سے بچنے سے کوئی بڑا  
 طریقہ پیدا کیا اسکی طرف ہر ساعت نفرین پہنچتی ہے جب تحقیق اپنی قبر میں  
 پہنچے گا تو اسوقت جانے گا تو کہ کبھی سے بھی وہ ناکسی وہ تو ہی ہے زخم اپنے اوپر  
 مارتا ہے تو اپنے اوپر اسوقت بوجھ لگتا ہے تو سیکڑوں کیسا  
 خدا نے پیدا کیے ہیں کوئی کیسا مثل صبر کے آدمی نے نہیں دیکھی صبر آرزو بہت جلد

کہ شہر کے قسطنطینیوں نے  
 قسطنطینیوں نے قسطنطینیوں کو  
 قسطنطینیوں نے قسطنطینیوں کو  
 قسطنطینیوں نے قسطنطینیوں کو

۲۵۱  
 قسطنطینیوں نے قسطنطینیوں کو  
 قسطنطینیوں نے قسطنطینیوں کو  
 قسطنطینیوں نے قسطنطینیوں کو

دو ہزار دینار اونے پاس بھیجی یہ وہی قسطنطین نے اونے واسطے بھیجی تھے  
 اب تک اسکی نہیں کھولی ہے اور دوسری قسطنطین کو کھولا اور سہن چار سو دینار تھے  
 متوکل نے ایک اور قسطنطینی دینار ملا کر معید سے کہا ان قسطنطینیوں کو اور تلوار کو  
 امام کے پاس لایا اور عذر خواہی کرادی کہتا ہے جب میں اسکو امام کی خدمت  
 میں لے گیا عرض کیا اسے سید میرا قصور معاف کر دو کہ میں نے نئے ادبی  
 کی اور بغیر اجازت کے آپ کے گھر میں آیا چونکہ خلیفہ کا حکم تھا میں معذور تھا امام نے  
 فرمایا وسیع الذہن ظلموا منی منقلب یقلبون یعنی اب معلوم کریں گے کہ میں  
 کس کوٹ پر بیٹھتا ہوں اور کرامات امام سے ہے ایک شخص نے قاضی کو قہر کی آپس  
 شکایت کی کہ وہ مجھ کو بت ایذا دیتا ہے فرمایا دو مہینے صبر کر جب دو مہینے  
 گزرے قاضی موزوں کیا ترجمہ شعرا اگر تو ظلم سے ایک کو ان کھوتا ہے  
 اپنے واسطے اسکو کھوتا ہے اس کو میں آخر کار اپنے کو گرا دیگا تو  
 تو یہ جانتا ہے کہ میرے واسطے کو ان کھوتا ہے اے یوسفو علی یوسفین کے  
 پھانسی والے اگر بھیڑ یا کچھ بھاڑے اس قتل کو اپنے سے بچنے سے کوئی بڑا  
 طریقہ پیدا کیا اسکی طرف ہر ساعت نفرین پہنچتی ہے جب تحقیق اپنی قبر میں  
 پہنچے گا تو اسوقت جانے گا تو کہ کبھی سے بھی وہ ناکسی وہ تو ہی ہے زخم اپنے اوپر  
 مارتا ہے تو اپنے اوپر اسوقت بوجھ لگتا ہے تو سیکڑوں کیسا  
 خدا نے پیدا کیے ہیں کوئی کیسا مثل صبر کے آدمی نے نہیں دیکھی صبر آرزو بہت جلد

[illegible]

بعض نے در شنبہ و شنبہ کے دنوں میں کچھ زیادہ تیرہ برس مدینہ منورہ میں قیام کیا بعدہ متوکل نے سرمن رکابین آپ کو بلایا بدین جس سرمن رکابین آپ نے قیام کیا اس گھر میں جہاں آپ کا دفن شریف ہے اور برابر قول بن بابہ کے اور ایک دوسری جماعت کے متقدم عباسی نے آپ کو شہید کیا زہر سے اور آپ کی شہادت کے وقت حضرت امام حسن عسکری آپ کے پاس تھے یہ قول تھا کہ اس نے کیا رحوال باب بیان میں احوال قدوہ اولیا مستند صلیا کثان اسرار لم یزلی حضرت ابو محمد حسن ابن عسکری کے سلام اللہ علیہ وعلی ابائہ فصل امام کی ولادت اور اسم اور لقب اور کنیت کے بیان میں اسم شریف آپ کا حسن تھا اور کنیت ابو محمد اور القاب آپ کے زکی اور ہادی اور عسکری ہیں اور خالص ورمراج اور عسکری لقب ہوئی وجہ بیان کی وہ بھی مثل انبی بآپ کے عسکری مشہور ہیں اسوجہ سے آپ کو عسکری ثانیہ کہتے ہیں والدہ آپ کی ام ولد تھیں نام ان کا سوسن اور بعض نے سلبیل کہا ہے اور حضرت امام علی نقی نے نام ان کا حدیث رکھا ہے اور وہ عقیقہ کریمہ بنت صاحب صلاح اور ورسی اور تقویٰ تحفین فصل الخطاب میں ولادت آپ کی سنہ دو سو اکتیس ہجری میں تھی اور کہا گیا ہے سنہ دو سو تیس ہجری میں واقع ہوئی اور بعض نے اکتیس بھی کہا ہے اور روز ولادت زیادہ مشہور جمعہ کون آٹھویں ربیع الثانی ہے اور بعض نے دسویں ماہ مذکور کی اور

بعض نے در شنبہ و شنبہ کے دنوں میں کچھ زیادہ تیرہ برس مدینہ منورہ میں قیام کیا بعدہ متوکل نے سرمن رکابین آپ کو بلایا بدین جس سرمن رکابین آپ نے قیام کیا اس گھر میں جہاں آپ کا دفن شریف ہے اور برابر قول بن بابہ کے اور ایک دوسری جماعت کے متقدم عباسی نے آپ کو شہید کیا زہر سے اور آپ کی شہادت کے وقت حضرت امام حسن عسکری آپ کے پاس تھے یہ قول تھا کہ اس نے کیا رحوال باب بیان میں احوال قدوہ اولیا مستند صلیا کثان اسرار لم یزلی حضرت ابو محمد حسن ابن عسکری کے سلام اللہ علیہ وعلی ابائہ فصل امام کی ولادت اور اسم اور لقب اور کنیت کے بیان میں اسم شریف آپ کا حسن تھا اور کنیت ابو محمد اور القاب آپ کے زکی اور ہادی اور عسکری ہیں اور خالص ورمراج اور عسکری لقب ہوئی وجہ بیان کی وہ بھی مثل انبی بآپ کے عسکری مشہور ہیں اسوجہ سے آپ کو عسکری ثانیہ کہتے ہیں والدہ آپ کی ام ولد تھیں نام ان کا سوسن اور بعض نے سلبیل کہا ہے اور حضرت امام علی نقی نے نام ان کا حدیث رکھا ہے اور وہ عقیقہ کریمہ بنت صاحب صلاح اور ورسی اور تقویٰ تحفین فصل الخطاب میں ولادت آپ کی سنہ دو سو اکتیس ہجری میں تھی اور کہا گیا ہے سنہ دو سو تیس ہجری میں واقع ہوئی اور بعض نے اکتیس بھی کہا ہے اور روز ولادت زیادہ مشہور جمعہ کون آٹھویں ربیع الثانی ہے اور بعض نے دسویں ماہ مذکور کی اور

بعض نے در شنبہ و شنبہ کے دنوں میں کچھ زیادہ تیرہ برس مدینہ منورہ میں قیام کیا بعدہ متوکل نے سرمن رکابین آپ کو بلایا بدین جس سرمن رکابین آپ نے قیام کیا اس گھر میں جہاں آپ کا دفن شریف ہے اور برابر قول بن بابہ کے اور ایک دوسری جماعت کے متقدم عباسی نے آپ کو شہید کیا زہر سے اور آپ کی شہادت کے وقت حضرت امام حسن عسکری آپ کے پاس تھے یہ قول تھا کہ اس نے کیا رحوال باب بیان میں احوال قدوہ اولیا مستند صلیا کثان اسرار لم یزلی حضرت ابو محمد حسن ابن عسکری کے سلام اللہ علیہ وعلی ابائہ فصل امام کی ولادت اور اسم اور لقب اور کنیت کے بیان میں اسم شریف آپ کا حسن تھا اور کنیت ابو محمد اور القاب آپ کے زکی اور ہادی اور عسکری ہیں اور خالص ورمراج اور عسکری لقب ہوئی وجہ بیان کی وہ بھی مثل انبی بآپ کے عسکری مشہور ہیں اسوجہ سے آپ کو عسکری ثانیہ کہتے ہیں والدہ آپ کی ام ولد تھیں نام ان کا سوسن اور بعض نے سلبیل کہا ہے اور حضرت امام علی نقی نے نام ان کا حدیث رکھا ہے اور وہ عقیقہ کریمہ بنت صاحب صلاح اور ورسی اور تقویٰ تحفین فصل الخطاب میں ولادت آپ کی سنہ دو سو اکتیس ہجری میں تھی اور کہا گیا ہے سنہ دو سو تیس ہجری میں واقع ہوئی اور بعض نے اکتیس بھی کہا ہے اور روز ولادت زیادہ مشہور جمعہ کون آٹھویں ربیع الثانی ہے اور بعض نے دسویں ماہ مذکور کی اور

بعض نے در شنبہ و شنبہ کے دنوں میں کچھ زیادہ تیرہ برس مدینہ منورہ میں قیام کیا بعدہ متوکل نے سرمن رکابین آپ کو بلایا بدین جس سرمن رکابین آپ نے قیام کیا اس گھر میں جہاں آپ کا دفن شریف ہے اور برابر قول بن بابہ کے اور ایک دوسری جماعت کے متقدم عباسی نے آپ کو شہید کیا زہر سے اور آپ کی شہادت کے وقت حضرت امام حسن عسکری آپ کے پاس تھے یہ قول تھا کہ اس نے کیا رحوال باب بیان میں احوال قدوہ اولیا مستند صلیا کثان اسرار لم یزلی حضرت ابو محمد حسن ابن عسکری کے سلام اللہ علیہ وعلی ابائہ فصل امام کی ولادت اور اسم اور لقب اور کنیت کے بیان میں اسم شریف آپ کا حسن تھا اور کنیت ابو محمد اور القاب آپ کے زکی اور ہادی اور عسکری ہیں اور خالص ورمراج اور عسکری لقب ہوئی وجہ بیان کی وہ بھی مثل انبی بآپ کے عسکری مشہور ہیں اسوجہ سے آپ کو عسکری ثانیہ کہتے ہیں والدہ آپ کی ام ولد تھیں نام ان کا سوسن اور بعض نے سلبیل کہا ہے اور حضرت امام علی نقی نے نام ان کا حدیث رکھا ہے اور وہ عقیقہ کریمہ بنت صاحب صلاح اور ورسی اور تقویٰ تحفین فصل الخطاب میں ولادت آپ کی سنہ دو سو اکتیس ہجری میں تھی اور کہا گیا ہے سنہ دو سو تیس ہجری میں واقع ہوئی اور بعض نے اکتیس بھی کہا ہے اور روز ولادت زیادہ مشہور جمعہ کون آٹھویں ربیع الثانی ہے اور بعض نے دسویں ماہ مذکور کی اور





جواب تیسرے مسئلہ کا یہ ہے اور تو جانتا تھا کہ جو تھے دن کے بخار کا بھی سوال کر  
اور بھول گیا اس لئے کہ یہ کوئی بردار سلاماً علیہ برہم ایک غذا کے پرچہ پر لکھا  
اور بخار دالے کی گردنیں ڈال دے میں نے ایسا ہی کیا وہ بیمار اچھا ہو گیا ایک  
شخص نے کہا ہے کہ میں نے آپ کو خط کو لکھا اور مشکوٰۃ کے معنی پوچھے اور عورت میری  
حاملہ تھی میں نے چاہا کہ اس کو دعائی خیر دین اور لڑکے کا نام رکھ دین میرے جو بچپن  
امام نے لکھا کہ مشکوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لقب ہے اور زوجہ اور  
لڑکے کی نسبت کچھ نہ لکھا اور آخر کتاب میں لکھا اللہ تیرے اجر کو بڑھا دے  
اور خلافت کو تجھ کو تیری زوجہ کے یہاں لڑکا پیدا ہوا مردہ پیدا ہو کر اس کے بچہ حاملہ  
ہوئی اور لڑکا بھی **فضل فی کوفات میں فضل الخطاب** بنی نہایت کی سنہ دوسواٹھ ہجری  
جمعہ کے دن چھٹی تاریخ ربیع الاول کو ہوئی اور کہا گیا ہے آجھوں اس مینے کی  
اور اس کے سوا بھی کہا گیا ہے سال مذکور سے مقام ہرمین تک میں اور  
دفرن ہوئے اسی شہر میں اپنے باپ کے پہلو میں اور اوچھون نے اور ان کے  
باپ نے اور جگہ قیام کیا تھا اور امامیہ کے نزدیک حسن عسکری صاحبزادے  
پیدا ہوئے ابو القاسم محمد منتظر صاحب مواب اور زندہ رہے امام حسن عسکریؑ  
بعد اپنے باپ کے چھ برس اور نہین چھوڑی اولاد حسن عسکری نے ظاہراً اور باطناً  
سوا ابو القاسم محمد منتظر کے امامیہ کے نزدیک اور تھی اولاد منتظر کی نصف شعبان  
کی رات سنہ دوسو و پچیس میں اللہ او کی ام ولد نہین جس کی لکائی نہین جو وفات پائی

سنہ دوسواں میں دنیا سے  
 علت کی جہاد اور مقام میں رہا  
 میں اپنے بزرگوار کے پہلو  
 اور میں ہوں علم شریف  
 دو اڑدھم بیان حال میں  
 حضرت صاحب الزمان غلیظہ الرحمن  
 حجۃ اللہ الشاہد رسول اللہ اللہان  
 کے علیہ علی بابہ الصلوٰۃ والسلام  
 آپ میں ہے اللہ تعالیٰ  
 شہید علیہ السلام

[illegible]

[illegible]

۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴۷۲  
 ۴۷۳  
 ۴۷۴  
 ۴۷۵  
 ۴۷۶  
 ۴۷۷

اچانک رات کو میرے کمرے  
 میں سے کھانسی کا ایک زوردار دھچکا  
 اسی لمحے کہ میں نے اپنے کمرے میں  
 نیند میں مبتلا ہو کر سو رہا تھا  
 اچانک رات کو میرے کمرے  
 میں سے کھانسی کا ایک زوردار دھچکا  
 اسی لمحے کہ میں نے اپنے کمرے میں  
 نیند میں مبتلا ہو کر سو رہا تھا

حق علیہ السلام و وہ بہت شریف  
جانتے ہیں کہ ان کی زبان سے کبھی  
نات فی حق اور یہ وہ ہیں جو  
اور دینے باز درازا دے گئے کچھ  
کی شان یہ ہے کہ وہ حق والا  
ہو اور دوسرے سے روئے  
دور انوشے اور ملک کی  
سکھانے اور ملک کی  
عالمین کے

اور کیا  
کی ہے کہ ایک شخص  
کی ہے پوچھا کہ ابھی  
عسکری سے بعد  
فلان اور نام  
فلان کو کہا  
اور پوچھا کہ  
اور پوچھا کہ  
اور پوچھا کہ  
اور پوچھا کہ

فغان اگر تو اندر نازد  
گر ای غمخواران  
بجو خطبات نام اسکا  
نام ہوتا کہیں  
وہ ایسا ہے کہ  
عدل اسکا ہر جگہ  
وہ جو اور ہے  
انھیں زہن کی  
ابو غنیمت کی  
بہار کی بات  
حق کی بات  
سب کی بات

اور غلامان سے اٹھا اور چھوڑا  
 کی کو دین بچا اور چھوڑا  
 اور اگر چہ چھوڑا ہو سکا تو فرمایا  
 بلکہ یہاں سے نہ رہا بلکہ یہاں سے  
 ایک اور شخص طہارت اور پیرانہ کی  
 بیکار سے کون ہو گا فرمایا اس  
 بہرہ وافر حاصل



عبداللہ بن مسعود سے روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے زمین کو زمین سے اور آسمان کو آسمان سے اور انسان کو انسان سے اور جانور کو جانور سے اور پتھر کو پتھر سے اور لکڑی کو لکڑی سے اور ہر شے کو اس کی مادہ سے پیدا کیا ہے۔

پیشاب اور پاخانہ کو زمین کہا جائیگی اور خوشبو اور نیک جسم سے ظاہر ہوگی اور پھیلنے کی اور صاحب مکارم اخلاق ہونگے اور جو دعا کرے اللہ تعالیٰ اس کو قبول کرے گا اور روح القدس کے ساتھ ان کو مدد دی جائیگی اور کوئی شے بندہ کے فعلوں سے اوپر پوشیدہ نہ رہیگی اور امام بن جائیگا اور جسے گا اور صحیح ہوتا ہے اور مریض ہوتا ہے اور کھاتا ہے اور پیتا ہے اور نکاح کرتا ہے اور نوحہ کرتا ہے اور عکس ہوتا ہے اور ہنستا ہے اور روتا ہے اور زندہ رہتا ہے اور مرتا ہے اور دفن ہوتا ہے اور زیارت کیا جاتا ہے **فصل** ان حدیثوں کے بیان میں کہ امام مہدی کے فضل اور بزرگی اور ظہور میں وارد ہوئی ہیں جامع الاصول میں قیامت کے اور اسکی علامتوں کے بیان میں ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا رسول اللہ نے اگر نہ باقی رہے گا دینا سے مگر فقط ایک ن بڑھادیکا اللہ اس کو دیکھو یا تنک کر دیکھا دیکھا اور ہمیں ایک مرد کو ہم میں سے اور ہمارے اہلبیت سے موافق ہوگا نام اس کا میرے نام کے اور میرے باپ کے نام کے یعنی محمد بن عبد اللہ نام اونکا ہوگا بھردیکا زمین کو از روئی عدل کے جیسے بھری زمین از روئے ظلم اور جور کے اور دوسری روایت میں ہے نہ گزریگی دنیا یا ثبات ملک ہوگا عرب کا میرے اہلبیت سے ایک مرد موافق ہوگا اسم اس کا میرے نام کے اخراج کیا اسکا ابو داؤد نے اور روایت کی ابو الجاسس تغفری نے کتاب اللآلئ النبوة والهجرات میں مہدی کے ذکر میں ساتھ اپنے ہناد کے عاصم سے اونھوں نے

ابن مسعود سے روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے زمین کو زمین سے اور آسمان کو آسمان سے اور انسان کو انسان سے اور جانور کو جانور سے اور پتھر کو پتھر سے اور لکڑی کو لکڑی سے اور ہر شے کو اس کی مادہ سے پیدا کیا ہے۔

۳۵۹  
مہدی کے بارے میں روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے زمین کو زمین سے اور آسمان کو آسمان سے اور انسان کو انسان سے اور جانور کو جانور سے اور پتھر کو پتھر سے اور لکڑی کو لکڑی سے اور ہر شے کو اس کی مادہ سے پیدا کیا ہے۔

ابن مسعود سے روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے زمین کو زمین سے اور آسمان کو آسمان سے اور انسان کو انسان سے اور جانور کو جانور سے اور پتھر کو پتھر سے اور لکڑی کو لکڑی سے اور ہر شے کو اس کی مادہ سے پیدا کیا ہے۔









باہر کلین اور مال کو برابر تقسیم کریں غنی اور فقیر کو برابر دین اور سب کو یکساں دیکھیں  
 اور ہندوستان کی طرف لشکر روانہ کریں اور ہند کے خزانہ کو بیت المقدس  
 کی آرایش میں صرف کریں اور ہند کے حاکموں کے گلے میں طوق پہنا کر ان کے سامنے  
 لاویں اور بہت سے شہر اور قلعے ان کے زمانے میں فتح ہوں خصوصاً تین شہر  
 اول قسطنطنیہ دوم رومیہ سوم قاطیہ جب واسطے فتح کے دریا کے کنارے پر  
 پہنچے علم اپنا زمین قسطنطنیہ پر گاڑ دے تاکہ وہ نہ کرے ناز صبح کے واسطے  
 پانی اوس سو دور وہ جاوے اور وہ پانی کا چھپا کرے یہاں تک کہ دوسرے  
 کنارہ پر پہنچے دیکھے کہ تمام دریا خشک ہو گیا ہے اپنے لشکر کو آواز دے  
 تمام لشکر خشک مین مین گزر جاوے جیسے بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام کے  
 زمانہ میں گزرے تھے بعد اوس کے قسطنطنیہ کے مقابل ہوا در تکبیر کے قلعہ کی  
 دیوار میں چھٹ جا دیں اوس وقت شہر کو فتح کرے پھر شہر رومیہ کی طرف متوجہ  
 ہوا اوس شہر میں سو بازار ہیں اور ہر بازار میں لاکھ دوکانیں چار بار تکبیر کے  
 وہ شہر بھی فتح ہوا اور تین لاکھ آدمیوں کو قتل کرے اور اس شہر میں لشکر  
 کے خزانہ میں سوا بت کہ جس میں سیکھ ہو جیسا کہ قرآن شریف میں وارد  
 ہے کلام اوسی اللہ بزرگ کا یہ کہ اوسے تمکو تابوت اوس میں سیکھ ہے  
 مگر اوسے رب کی طرف سے اور بقیہ اوس چیز سے جسکو چھوڑا ہوا آل موسیٰ  
 اور آل ہارون نے اور ایک روایت کے موافق خان پر نعمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور سب کو یکساں دیکھیں اور ہند کے خزانہ کو بیت المقدس کی آرایش میں صرف کریں اور ہند کے حاکموں کے گلے میں طوق پہنا کر ان کے سامنے لاویں اور بہت سے شہر اور قلعے ان کے زمانے میں فتح ہوں خصوصاً تین شہر اول قسطنطنیہ دوم رومیہ سوم قاطیہ جب واسطے فتح کے دریا کے کنارے پر پہنچے علم اپنا زمین قسطنطنیہ پر گاڑ دے تاکہ وہ نہ کرے ناز صبح کے واسطے پانی اوس سو دور وہ جاوے اور وہ پانی کا چھپا کرے یہاں تک کہ دوسرے کنارہ پر پہنچے دیکھے کہ تمام دریا خشک ہو گیا ہے اپنے لشکر کو آواز دے تمام لشکر خشک مین مین گزر جاوے جیسے بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں گزرے تھے بعد اوس کے قسطنطنیہ کے مقابل ہوا در تکبیر کے قلعہ کی دیوار میں چھٹ جا دیں اوس وقت شہر کو فتح کرے پھر شہر رومیہ کی طرف متوجہ ہوا اوس شہر میں سو بازار ہیں اور ہر بازار میں لاکھ دوکانیں چار بار تکبیر کے وہ شہر بھی فتح ہوا اور تین لاکھ آدمیوں کو قتل کرے اور اس شہر میں لشکر کے خزانہ میں سوا بت کہ جس میں سیکھ ہو جیسا کہ قرآن شریف میں وارد ہے کلام اوسی اللہ بزرگ کا یہ کہ اوسے تمکو تابوت اوس میں سیکھ ہے مگر اوسے رب کی طرف سے اور بقیہ اوس چیز سے جسکو چھوڑا ہوا آل موسیٰ اور آل ہارون نے اور ایک روایت کے موافق خان پر نعمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور سب کو یکساں دیکھیں اور ہند کے خزانہ کو بیت المقدس کی آرایش میں صرف کریں اور ہند کے حاکموں کے گلے میں طوق پہنا کر ان کے سامنے لاویں اور بہت سے شہر اور قلعے ان کے زمانے میں فتح ہوں خصوصاً تین شہر اول قسطنطنیہ دوم رومیہ سوم قاطیہ جب واسطے فتح کے دریا کے کنارے پر پہنچے علم اپنا زمین قسطنطنیہ پر گاڑ دے تاکہ وہ نہ کرے ناز صبح کے واسطے پانی اوس سو دور وہ جاوے اور وہ پانی کا چھپا کرے یہاں تک کہ دوسرے کنارہ پر پہنچے دیکھے کہ تمام دریا خشک ہو گیا ہے اپنے لشکر کو آواز دے تمام لشکر خشک مین مین گزر جاوے جیسے بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں گزرے تھے بعد اوس کے قسطنطنیہ کے مقابل ہوا در تکبیر کے قلعہ کی دیوار میں چھٹ جا دیں اوس وقت شہر کو فتح کرے پھر شہر رومیہ کی طرف متوجہ ہوا اوس شہر میں سو بازار ہیں اور ہر بازار میں لاکھ دوکانیں چار بار تکبیر کے وہ شہر بھی فتح ہوا اور تین لاکھ آدمیوں کو قتل کرے اور اس شہر میں لشکر کے خزانہ میں سوا بت کہ جس میں سیکھ ہو جیسا کہ قرآن شریف میں وارد ہے کلام اوسی اللہ بزرگ کا یہ کہ اوسے تمکو تابوت اوس میں سیکھ ہے مگر اوسے رب کی طرف سے اور بقیہ اوس چیز سے جسکو چھوڑا ہوا آل موسیٰ اور آل ہارون نے اور ایک روایت کے موافق خان پر نعمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور سب کو یکساں دیکھیں اور ہند کے خزانہ کو بیت المقدس کی آرایش میں صرف کریں اور ہند کے حاکموں کے گلے میں طوق پہنا کر ان کے سامنے لاویں اور بہت سے شہر اور قلعے ان کے زمانے میں فتح ہوں خصوصاً تین شہر اول قسطنطنیہ دوم رومیہ سوم قاطیہ جب واسطے فتح کے دریا کے کنارے پر پہنچے علم اپنا زمین قسطنطنیہ پر گاڑ دے تاکہ وہ نہ کرے ناز صبح کے واسطے پانی اوس سو دور وہ جاوے اور وہ پانی کا چھپا کرے یہاں تک کہ دوسرے کنارہ پر پہنچے دیکھے کہ تمام دریا خشک ہو گیا ہے اپنے لشکر کو آواز دے تمام لشکر خشک مین مین گزر جاوے جیسے بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں گزرے تھے بعد اوس کے قسطنطنیہ کے مقابل ہوا در تکبیر کے قلعہ کی دیوار میں چھٹ جا دیں اوس وقت شہر کو فتح کرے پھر شہر رومیہ کی طرف متوجہ ہوا اوس شہر میں سو بازار ہیں اور ہر بازار میں لاکھ دوکانیں چار بار تکبیر کے وہ شہر بھی فتح ہوا اور تین لاکھ آدمیوں کو قتل کرے اور اس شہر میں لشکر کے خزانہ میں سوا بت کہ جس میں سیکھ ہو جیسا کہ قرآن شریف میں وارد ہے کلام اوسی اللہ بزرگ کا یہ کہ اوسے تمکو تابوت اوس میں سیکھ ہے مگر اوسے رب کی طرف سے اور بقیہ اوس چیز سے جسکو چھوڑا ہوا آل موسیٰ اور آل ہارون نے اور ایک روایت کے موافق خان پر نعمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نقل کی ہے کہ امیر مہدی نے حضرت علی بن ابی طالب سے کہا کہ میں نے اپنے  
 ہاتھ سے تمہاری مولا کا ترجمہ کیا ہے اور وہ کافی ہے  
 لکھا ہے کہ امیر مہدی نے حضرت علی بن ابی طالب سے کہا کہ میں نے اپنے  
 ہاتھ سے تمہاری مولا کا ترجمہ کیا ہے اور وہ کافی ہے  
 نقل کی ہے کہ امیر مہدی نے حضرت علی بن ابی طالب سے کہا کہ میں نے اپنے  
 ہاتھ سے تمہاری مولا کا ترجمہ کیا ہے اور وہ کافی ہے

عیسیٰ بعد اونکے چالیس برس بادشاہی کریں مثل امام کی بادشاہت کے بعد اوسکو  
 یا جوج اور باجوج ظاہر ہوں بڑے سید لشکر کے ساتھ اولاد آدم علیہ السلام  
 ہوں چھوٹا دین کا ایک بالشت کا ہوا پڑا اونکا تین بالشت کا ہو عالم کو  
 خراب کریں اور حضرت عیسیٰ کو کوہ طور پر محصور کریں کمال شدت کے ساتھ  
 پس خدائے تعالیٰ مسلمانوں کو اونکی شر سے خلاص کرے اور اونکو ہلاک کرے  
 چنانچہ تفصیل اسکے حالات کی حدیث کی کتابوں میں مذکور ہے اور لکھا ہے  
 بعد اوسکے دابۃ الارض پیدا ہو بعد اوسکے آفتاب مغرب سے طلوع کرے  
 بعد اوسکے دروازہ توبہ کا بند ہو جاوے اور قرآن مجید اٹھایا جاوے  
 اور کعبہ کو اہل حبشہ ویران کریں بعد اوسکے قیامت قائم ہو اور اللہ  
 بڑا جاننے والا ہے ترجمہ آیہ کریمہ لو جھتے ہیں تحفے حالات قیامت سے  
 کہ کب ہے ٹھراؤ اونکا تم کسان مین ہوا دسکے مذکور سے تمہارے رب  
 تک ہے پوریج اوسکی یعنی وہ ہی جانتا ہے کہ قیامت کب ہوگی اور سب  
 نبیوں میں اور حضرت امام مہدی آخر ائمہ ہدایت جو مشہور بہ دروازہ امام مین  
 صحیح بخاری میں آخر کتاب الاحکام مین آخر باب اختلاف مین قبل کتاب التمسین  
 آخر ربع رابع مین صحیح سے ہے حدیث بیانی ہے شعبہ نے عبد الملک سے  
 سنائیں نے جابر بن عمر سے کہا انھوں نے سنائیں نے نبی صلی اللہ علیہ  
 سے فرماتے تھے ہونکے بارہ امیر پھر فرمایا ایک کلمہ مین نے اوسکو نہیں سنا

نقل کی ہے کہ امیر مہدی نے حضرت علی بن ابی طالب سے کہا کہ میں نے اپنے  
 ہاتھ سے تمہاری مولا کا ترجمہ کیا ہے اور وہ کافی ہے  
 لکھا ہے کہ امیر مہدی نے حضرت علی بن ابی طالب سے کہا کہ میں نے اپنے  
 ہاتھ سے تمہاری مولا کا ترجمہ کیا ہے اور وہ کافی ہے  
 نقل کی ہے کہ امیر مہدی نے حضرت علی بن ابی طالب سے کہا کہ میں نے اپنے  
 ہاتھ سے تمہاری مولا کا ترجمہ کیا ہے اور وہ کافی ہے

نقل کی ہے کہ امیر مہدی نے حضرت علی بن ابی طالب سے کہا کہ میں نے اپنے  
 ہاتھ سے تمہاری مولا کا ترجمہ کیا ہے اور وہ کافی ہے  
 لکھا ہے کہ امیر مہدی نے حضرت علی بن ابی طالب سے کہا کہ میں نے اپنے  
 ہاتھ سے تمہاری مولا کا ترجمہ کیا ہے اور وہ کافی ہے  
 نقل کی ہے کہ امیر مہدی نے حضرت علی بن ابی طالب سے کہا کہ میں نے اپنے  
 ہاتھ سے تمہاری مولا کا ترجمہ کیا ہے اور وہ کافی ہے

[illegible]

پی در پی بنون بلکہ او کو در میان میں بعض ظالمون کا ہی زمانہ ہوا و فضل الخطاب  
میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ  
ہم میں سے بارہ مہدی اور امان ہادی ہیں کہ چھ او نہیں گزرے اور  
چھ باقی رہے اور اللہ تعالیٰ کرے گا چھٹے کے ساتھ کہ آخر بارہ کا ہے اللہ ہی  
وہ جسکو دوست رکھتا ہے یہ اشارہ امام مہدی کی طرف سے یعنی دین میں بلحقہ  
اونسے ظاہر ہو گا پس اس تقدیر پر بارہ امام ہیں اول ذلک حضرت امیر المومنین  
علی رضی دوسرے امام حسن مجتبیٰ تیسرے امام حسین شہید کہ بلا چھٹے علی ابن  
حسین بن العابدین پانچویں ابو جعفر محمد باقر چھٹے ابو عبد اللہ جعفر صادق ۴  
ساتویں ابو الحسن موسیٰ کاظم آٹھویں ابو حسن علی ابن موسیٰ رضانویں ابو جعفر محمد تقی  
جواد دسویں ابو حسن علی ہادی محمد تقی زکی گیارھویں ابو محمد حسن بن علی عسکری  
بارھویں امام زمان علیہ السلام حضرت امام مہدی سلام اللہ علیہم اجمعین  
فائز واضح ہو کہ فرقہ امامیہ میں اثنا عشریہ اسکے قائل ہیں کہ محمد بن  
حسن عسکری جو سرداب میں مخفی ہو گئے ہیں زندہ ہیں اور وہی امام مہدی  
ہیں ایک وقت پر خروج کریں گے اور امامیہ اثنا عشریہ امامت کو بارہ میں  
حصر کرتے ہیں اور دوسرے فرقہ امامیہ اونسے اختلاف کرتے ہیں چنانچہ  
صواعق میں ہے کہ بعض کاوین سے یہ زعم ہے کہ ابو القاسم محمد ابن علی  
ابن عمر ابن حسن سبط مہدی ہیں معتمد خلیفہ عباسیہ نے او کو قید کیا تھا اونکے

بعض امام جات سے  
انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں  
افسوس کے ساتھ کہ امام جات سے  
قابل نہیں ہیں کہ امام جات سے  
ابن علی بن حسین کا پیغمبر ہو

740

بہن اور کل سادات کی خاطر علی  
 تنظیم کی خاطر انھوں نے نظم اور  
 سبب خیریت اور قرآن کریم کی کتاب  
 سید الانبیاء کے اور جو اوٹھیں  
 عام ملکات ظاہری اور باطنی  
 بہن اور صفات امامت اور باطنی  
 پاسے جاتے ہیں یا امامت اور  
 پاسے جاتے ہیں یا امامت اور  
 سر دار حضرت علی اور  
 سر دار حضرت علی اور

که کما علو الدلو له اجین و مذهبانی  
ادسک حالین شواذالتون  
این در واجب التظلمت  
این کسی که می نامی  
چنانچه او را می نامی  
کوچی اینا الم اور دین کاسر  
بجستنی خافور





کے خیال سے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے خاص فضل سے نوازا ہے اور اس کے لئے جو کچھ چاہتا ہے وہ اس کے لئے ہوتا ہے۔

بناتہ خشمیہ درست کر کے کام میں لادیں اور ساتھ نال عقلی کے مجھیں کہ نجات نقل طبعی گناہوں سے کہ مثل آب کے غرق کرنے والے ہیں اور قہر جنم میں ڈالتے ہیں بغیر اس کے کہ توسل ایسے لوگوں سے کیا جاوے کہ انھوں نے اپنے کو ظن کیا ہو اوس لطیف کا جو سب لطیفوں سے لطیف ہے مثل چوب کے کہ اوس نے اپنے کو ظن ہوا اسی لطیف کا کیا ہے ممکن نہیں کہ پس حسی ممکن ہو اپنی کو اوس ظن لطیف کے دلیں جگہ دینا چاہیے کہ ہر برکت سے اوس لطیف کے کہ منظوف اوس ظن کا ہو اتحاد ظن کا اوس لطیف کے ساتھ ہم ہو پنا دین ہم اور اپنی کو نقل گناہوں سے چھڑنا دین ہم اور وہ ظن لطیف ہر وقت میں کیا اب اور نادر الوجود ہوتا ہو ناچار اوس کو ڈھونڈنا چاہیے اور جان و دل سے اوس کی تابعداری اور معیت میں کوشش کہ ناچاہیے تاکہ اوس کے دلیں جگہ پیدا کرین ہم اور اس امت مرحومہ کے واسطے وہ ظن لطیفہ البیت مصطفویہ میں علیہ وعلیہم السلام کہ محبت اور تابعداری و تکی سبب اسکا ہوتی ہے کہ اوس کے دلوں میں اسکو جگہ پیدا ہو اور جو مکہ اوس کے دل نور لطیف حضرت باری جل اسمہ سے معور اور مملو میں بسبب بشارت ظرفیت اور محاورت مکان کے اوس خباب کے ساتھ ایک نسبت پیدا ہو کہ وہ نسبت نقل طبعی گناہوں کی دفع کیواسطے حکم تریاق رکھتی ہے کیا اچھا خوب ترجمہ شعر جو ہے پیار سے نے ہوس کی کہ کعبہ میں جاو کعبہ تر کہ پیر کو اوسنے پکڑا اور ناگاہ چو پچی اور اسمی اسطے حدیث میں وارو ہے

کے خیال سے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے خاص فضل سے نوازا ہے اور اس کے لئے جو کچھ چاہتا ہے وہ اس کے لئے ہوتا ہے۔

کے خیال سے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے خاص فضل سے نوازا ہے اور اس کے لئے جو کچھ چاہتا ہے وہ اس کے لئے ہوتا ہے۔



[illegible]



[illegible]

فائدہ حضرت شیخ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ نے بھی ایسا ہی طریقہ زیارت لکھا ہے  
بمذہب القلوب میں لکھا ہے اور کلمہ ایراد و شمنان آل سید انبیاء سے جو فصل اخیر  
کی روایت میں ہے اہل سنت کے مذہب کے موافق ہے ہم اعدای اولاد بنی  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برا جانتے ہیں اور منافق سمجھتے ہیں فرق ہم میں اور  
فرق امامیہ میں نقطہ یہ ہے کہ وہ اصحاب رسول اللہ کو جو اختیار امت مرحومہ محمدیہ  
ہیں اور بہترین ظالمین ہیں بعد انبیاء کے موافق ارشاد رسول خدا کے اور اعلیٰ درجہ کے  
اجبار اولاد رسول میں اعدائی اولاد بنی جانتے ہیں ان کو کفر کہتے ہیں اور ہم لوگ  
صحابہ کو اعلیٰ درجہ کا محبوب اولاد بنی اور اولاد کا خدمت گزار اور تعظیم کرنے والا  
جانتے ہیں اور ان کی تعظیم اور توقیر بسبب محبت جناب سالت کے فعل ولایتی ہیں  
کے فرض سمجھتے ہیں فقط اور صواعق میں نثران کیا شیخ نے جملہ ایک حدیث طویل سے  
اور انسانوں حقیق شرف اور منزلتہ اور ولایتہ واسطے رسول اللہ کے اور ان کی  
ذریعہ کے ہے پیش لیا دین تکوینی راہ راستے اطلاق میں آل بنی برادریدہ ہیں  
اور وہ اس کی طرف میرا وسیلہ ہیں امید رکھنا ہوں ان کے وسیلہ سے کیا جاوے  
قیامت کے دن مجھ کو میرا نامہ اعمال دینے باتھ میں ترجمہ شہر مشرق سے  
مغرب تک گرا ام ہے علی و آل علی کہو کافی ہیں ای میرے اللہ جو نچا میرے  
صلوٰۃ اور سلام کو اپنے نبی کی اور ان کی آل طہار کی جناب میں اور کر ان کی محبت  
کو میرے قلب میں قیامت کے دن صعب میری نجات کا فارستے پس تحقیق تو جانتا

[illegible]







ہذا کتاب فی فضائل حضرت مولانا محمد باعلی خاں غفر اللہ عنہ و ذنبہ و ستر عیوبہ اہل علم کی خدمت میں  
 عرض کرتا ہوں کہ کتاب فیض انساب سنی بہ وسیلہ النجات فی مناقب  
 آل حضرت کو تالیف فرمایا عمدۃ العلماء قدوة الفقہاء رئیس المتکلمین امام الاعظمین  
 مولانا محمد مدین سکنہ اللہ فی اعلیٰ علیین نے حضرت مولانا مرحوم  
 مدوح مشاہیر علمائے دارالعلوم و اعلیٰ فرنگی محل سہوین اوسن مانے سے  
 آج تک حضرت موصوف اعقاب مسجد فرنگی محل میں دعا فرماتے ہیں خلق کو  
 ہدایت کرتے ہیں مولانا مدوح مغفور نے اس کتاب ہدایت انساب کو  
 بسبب فساد زمانہ یعنی قلت علماء اور کثرت جہال کے واسطے ہدایت ہم ایسے  
 نئے علموں کے تحریر فرمایا اہل سنت جو سبب علمی کے ناواقف ہیں اپنے  
 سچے رسول کی اولاد کے فضل و کمال سے واقف ہوں اور ان کو حقوق کو جو  
 مسلمانوں پر واجب ہیں پہچانیں اور دوسرے فرقے کے لوگ جو بسبب جہالت کے  
 اہلسنت کو الزام دے جھٹی اور رنے تعظیم طبیعت رسالت لگاؤ میں کوئی باطنی نہی  
 سے بند ہوں اور نہ صفت مزاج تہمان اولاد رسول و رشید کان اعتبار تہل کو  
 اعداۃ نبویہ میں شمار کریں مگر مقتضای حکمہ الہی ایک مانہ دراز ملک جو ہر گز ان بہاۃ  
 معدن میں مخفی رہا یعنی مولانا مدوح کے مگر والو سے باہر نہ نکلا اتفاقاً اس بھقیدار کو  
 اس کتاب کا حال معلوم ہوئی اختیار دل نے چاہا کہ کچھوں لہذا زبدۃ العلماء عالم باعمل و عظم  
 فرنگی محل معدن اخلاق عظیم مولوی محمد برہم صاحب سے کہ مولانا محرم کے پڑھیں اور بفضلہ

مولانا محمد مدین سکنہ اللہ فی اعلیٰ علیین نے حضرت مولانا مرحوم  
 مدوح مشاہیر علمائے دارالعلوم و اعلیٰ فرنگی محل سہوین اوسن مانے سے  
 آج تک حضرت موصوف اعقاب مسجد فرنگی محل میں دعا فرماتے ہیں خلق کو  
 ہدایت کرتے ہیں مولانا مدوح مغفور نے اس کتاب ہدایت انساب کو  
 بسبب فساد زمانہ یعنی قلت علماء اور کثرت جہال کے واسطے ہدایت ہم ایسے  
 نئے علموں کے تحریر فرمایا اہل سنت جو سبب علمی کے ناواقف ہیں اپنے  
 سچے رسول کی اولاد کے فضل و کمال سے واقف ہوں اور ان کو حقوق کو جو  
 مسلمانوں پر واجب ہیں پہچانیں اور دوسرے فرقے کے لوگ جو بسبب جہالت کے  
 اہلسنت کو الزام دے جھٹی اور رنے تعظیم طبیعت رسالت لگاؤ میں کوئی باطنی نہی  
 سے بند ہوں اور نہ صفت مزاج تہمان اولاد رسول و رشید کان اعتبار تہل کو  
 اعداۃ نبویہ میں شمار کریں مگر مقتضای حکمہ الہی ایک مانہ دراز ملک جو ہر گز ان بہاۃ  
 معدن میں مخفی رہا یعنی مولانا مدوح کے مگر والو سے باہر نہ نکلا اتفاقاً اس بھقیدار کو  
 اس کتاب کا حال معلوم ہوئی اختیار دل نے چاہا کہ کچھوں لہذا زبدۃ العلماء عالم باعمل و عظم  
 فرنگی محل معدن اخلاق عظیم مولوی محمد برہم صاحب سے کہ مولانا محرم کے پڑھیں اور بفضلہ

اور زبردست کار اہل علم  
 مولانا محمد مدین سکنہ اللہ فی اعلیٰ علیین نے حضرت مولانا مرحوم  
 مدوح مشاہیر علمائے دارالعلوم و اعلیٰ فرنگی محل سہوین اوسن مانے سے  
 آج تک حضرت موصوف اعقاب مسجد فرنگی محل میں دعا فرماتے ہیں خلق کو  
 ہدایت کرتے ہیں مولانا مدوح مغفور نے اس کتاب ہدایت انساب کو  
 بسبب فساد زمانہ یعنی قلت علماء اور کثرت جہال کے واسطے ہدایت ہم ایسے  
 نئے علموں کے تحریر فرمایا اہل سنت جو سبب علمی کے ناواقف ہیں اپنے  
 سچے رسول کی اولاد کے فضل و کمال سے واقف ہوں اور ان کو حقوق کو جو  
 مسلمانوں پر واجب ہیں پہچانیں اور دوسرے فرقے کے لوگ جو بسبب جہالت کے  
 اہلسنت کو الزام دے جھٹی اور رنے تعظیم طبیعت رسالت لگاؤ میں کوئی باطنی نہی  
 سے بند ہوں اور نہ صفت مزاج تہمان اولاد رسول و رشید کان اعتبار تہل کو  
 اعداۃ نبویہ میں شمار کریں مگر مقتضای حکمہ الہی ایک مانہ دراز ملک جو ہر گز ان بہاۃ  
 معدن میں مخفی رہا یعنی مولانا مدوح کے مگر والو سے باہر نہ نکلا اتفاقاً اس بھقیدار کو  
 اس کتاب کا حال معلوم ہوئی اختیار دل نے چاہا کہ کچھوں لہذا زبدۃ العلماء عالم باعمل و عظم  
 فرنگی محل معدن اخلاق عظیم مولوی محمد برہم صاحب سے کہ مولانا محرم کے پڑھیں اور بفضلہ

ہذا کتاب فی فضائل حضرت مولانا محمد باعلی خاں غفر اللہ عنہ و ذنبہ و ستر عیوبہ اہل علم کی خدمت میں  
 عرض کرتا ہوں کہ کتاب فیض انساب سنی بہ وسیلہ النجات فی مناقب  
 آل حضرت کو تالیف فرمایا عمدۃ العلماء قدوة الفقہاء رئیس المتکلمین امام الاعظمین  
 مولانا محمد مدین سکنہ اللہ فی اعلیٰ علیین نے حضرت مولانا مرحوم  
 مدوح مشاہیر علمائے دارالعلوم و اعلیٰ فرنگی محل سہوین اوسن مانے سے  
 آج تک حضرت موصوف اعقاب مسجد فرنگی محل میں دعا فرماتے ہیں خلق کو  
 ہدایت کرتے ہیں مولانا مدوح مغفور نے اس کتاب ہدایت انساب کو  
 بسبب فساد زمانہ یعنی قلت علماء اور کثرت جہال کے واسطے ہدایت ہم ایسے  
 نئے علموں کے تحریر فرمایا اہل سنت جو سبب علمی کے ناواقف ہیں اپنے  
 سچے رسول کی اولاد کے فضل و کمال سے واقف ہوں اور ان کو حقوق کو جو  
 مسلمانوں پر واجب ہیں پہچانیں اور دوسرے فرقے کے لوگ جو بسبب جہالت کے  
 اہلسنت کو الزام دے جھٹی اور رنے تعظیم طبیعت رسالت لگاؤ میں کوئی باطنی نہی  
 سے بند ہوں اور نہ صفت مزاج تہمان اولاد رسول و رشید کان اعتبار تہل کو  
 اعداۃ نبویہ میں شمار کریں مگر مقتضای حکمہ الہی ایک مانہ دراز ملک جو ہر گز ان بہاۃ  
 معدن میں مخفی رہا یعنی مولانا مدوح کے مگر والو سے باہر نہ نکلا اتفاقاً اس بھقیدار کو  
 اس کتاب کا حال معلوم ہوئی اختیار دل نے چاہا کہ کچھوں لہذا زبدۃ العلماء عالم باعمل و عظم  
 فرنگی محل معدن اخلاق عظیم مولوی محمد برہم صاحب سے کہ مولانا محرم کے پڑھیں اور بفضلہ

کرد حق تعالی او را محبوب خلق ساخته و قدر و منزلت او در دل هر یک نهاد که کمال عزت عمر خودش بسپرد و  
 و در هر فن کتابی تصنیف و تالیف نموده چنانچه بمحمد کتب رسیده حواشی ثلثه زاهدیه جداگانه حاشیه نوشته و  
 حل مطلب بروی که شاید نموده تا آنکه مردم بعد ملاحظه حواشی و محتاج تحصیل مطلب حواشی مذکوره از دیگر نمی شود  
 حواشی او گویا استا و طلبه علم شدند و در منطق شرح مسلم تالیف داده و در فقه بعضی رسائل فارسی تصنیف و  
 و ترجمه حکایت الهامی که بهتر از آن متصوفیت تحریر فرموده و نیز بیشتر از مقامات خواصه شرح بدایه الحکمه از علامه  
 صدر تعلیقات تحریر فرموده و کتابی در مناقب اهل بیت نبوی علی صاحبهم و علیهم السلام یعنی (این کتاب) شرح  
 اسماء الحسنی هم تالیف نموده و در اصول فقه شرح مسلم عرض بر ملائمه خود بلکه بر سایر طلبه علم منتی نهاده که از  
 عمده شکران پیروان می تواند شد و وقت قلب گذارگی طبع جدیدی داشت که در بیان نبی آید اکثر در مجلس عظم  
 که نمی نشست و زبان سخن می کشاد آواز در گوی اواز که یسبه شری و اشکها مثل فواره از بر چشمانش جوش می  
 و بان خوش زبانی و شیرین لسانی کلام میکرد که هر یک متاثر میگشت عالمی و در محفل عطا و عطا حاضر میشد و جهانی تماش  
 گشته بدایت یافته چنانچه چند کس از ایت اسلام یافتند و بسیاری کسان بدایت توبه از اعمال سیئه اجر عظیم طلب  
 بان آدمی حاصل گشته در او اهل عال بتدریس علوم نقلیه و عقلیه اشتغال داشت و ملکه قوت نظریه بر قلب صافی او چنان  
 ارتکاز یافته بود که در اواخر حال ثلثه سبت سال بلکه از آمد عارضه ضعف بصارت او را عارض مانده بصیرت باطن  
 او در از ویاد بود و حفظ درس کتب میداد بلکه در انحالت بعضی از شرح مسلم و رسائل تالیف داده و احادیث بسیار  
 حفظ داشت چنانچه هنگام وعده ترجمه هزاران حدیث بر زبان می آورد و مردم میدانستند که گویا در اینست طیفانی  
 آمده و موج میریزد غرض مجرب بود و در خار یگان روزگار و یادگار اعصار و باطلهای قوت و اقیانمی مانده بسیار ملاقات  
 میفرمودند چنانچه هرگاه در فیض ابا دهمراه در فیض خان بزرگ تشریف شریف برده بود و دو سه بار بخدمت مولوی حقانی علیه  
 حاضر شده و استفاده برده و مصافحه بعیت کرده و میفرمود که خدمت مولوی را در تبرک که برین پیش می آید  
 می نمیم که در خواب آمده است و میگوید دل قوی دار حل شکلت بخوبی خواهد شد و این امر تمامت حیات و حیات بود  
 و بخدمت شاه شاکر الله علیه الرحمه هم بسیار حاضر شده و بشارت فرزند از خدمت او و خدمت شاه قدرت  
 صفی پوری یافته و در او اخراسن او را عارضه فقر لایح گشته و هم از چندی عارضه در و صدر لایح شد  
 ایضا این در و کشیده و ریج برداشت آفرشته او نمود و هر روز لایح میگشت آخر یکبار رکمال شدت کرد  
 و تاسه فر و شب بر یک حال قرار گرفت بعد سه روز طاقت بالکل سلب شد و تا میزده روز همین حالت ماند و در او  
 مطلق فرق گشته بطور معمول از مردم گفتگو میکرد و تشنه بر یک اهل عیال میفرمود و اکثر احادیث نبوی بر زبان  
 می آورد و اقوال و افعال بزرگان نقل میفرمود و وقت میکرد و همین حال تا بیخ بست و دوم از ماه ربیع الثانی





۹۱۲

DUE DATE

۹۲۰

۲۴۴۵



